﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿---اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: نصیر احمد قمر

جلد 25 | جمعۃ المبارک 15/جون 2018ء — 30 رمضان 1439 ہجری قمری ❁ 15/احسان 1397 ہجری شمسی | شمارہ 24

شوّال کے چھ روزے

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد عید کا دن چھوڑ کے شوال کے بھی چھ روزے رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب الصوم باب استجاب صوم ستۃ ایام من شوال)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

مخلوق کا ظلم ہمارے لئے کوئی نئی بات نہیں تھی کیونکہ ان کا دکھ دینا ایک غیر متبدّل سنّت ہے۔

خدا کی قسم! میں نے محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی پیروی کی ہے اور ہر لحظہ میں انہی کی روشنی سے منوّر کیا جاتا ہوں۔

وَمَا کَانَ جَوۡرُ الۡخَلۡقِ مُسۡتَحۡدَثًا لَّنَا   فَاِنَّ اَذَاھُمۡ سُنَّۃٌ لَّا تُغَیَّرُ

اور مخلوق کا ظلم ہمارے لئے کوئی نئی بات نہیں تھی کیونکہ ان کا دکھ دینا ایک غیر متبدّل سنّت ہے۔

اِذَا قِیۡلَ اِنَّکَ مُرۡسَلٌ خِلۡتُ اَنَّنِیۡ   دُعِیۡتُ اِلٰی اَمۡرٍ عَلَی الۡخَلۡقِ یَعۡسِرُ

جب مجھے کہا گیا کہ تُو مرسَل ہے تو میں نے خیال کیا کہ میں ایک ایسے امر کی طرف بلایا گیا ہوں جو مخلوق پر دشوار گزرے گا۔

اَمُکَفِّرِ! مَھۡلًا بَعۡضَ ھٰذَا التَّحَکُّمِ   وَخَفۡ قَھۡرَ رَبٍّ قَالَ لَا تَقۡفُ فَاحۡذَرُ

اے میرے مکفّر! اس زبردستی کرنے سے کسی قدر باز آجا اور خدا کے قہر سے ڈر جس نے ’’لَا تَقۡفُ‘‘ کہا ہے سو احتیاط کر۔

وَاِذۡ قُلۡتُ اِنِّیۡ مُسۡلِمٌ قُلۡتَ کَافِرٌ   فَاَیۡنَ التُّقٰی یَا اَیُّھَا الۡمُتَھَوِّرُ

جب مَیں نے کہا مَیں مسلمان ہوں۔ تُو نے کہا کہ کافر ہے۔ پس تقویٰ کہاں گیا اے بے جا دلیری کرنے والے!

وَاِنۡ کُنۡتَ لَا تَخۡشٰی فَقُلۡ لَّسۡتَ مُؤۡمِنًا   وَیَاۡتِیۡ زَمَانٌ تُسۡئَلَنَّ وَ تُخۡبَرُ

اور اگر تو ڈرتا نہیں تو تُو کہتا رہ کہ تُو مومن نہیں اور وہ زمانہ آرہا ہے کہ تُو پوچھا جائے گا اور تجھے مطّلع کیا جائے گا۔

وَاِنِّیۡ تَرَکۡتُ النَّفۡسَ وَالۡخَلۡقَ وَالۡھَوٰی   فَلَا السَّبُّ یُؤۡذِیۡنِیۡ وَلَا الۡمَدۡحُ یُبۡطِرُ

اور میں نے نفس، مخلوق اور خواہشِ نفس کو ترک کر دیا ہے۔ سو اب نہ گالی مجھے ایذا دیتی ہے اور نہ مدح فخر دلاتی ہے۔

وَکَمۡ مِّنۡ عَدُوٍّ بَعۡدَ مَا اَکۡمَلَ الۡاَذٰی   اَتَانِیۡ فَلَمۡ اَصۡعَرۡ وَمَا کُنۡتُ اَصۡعَرُ

اور بہت سے دشمن ہیں جو دکھ کو کمال تک پہنچا دینے کے بعد میرے پاس آئے تو نہ میں نے بے رُخی بَرتی اور نہ ہی کبھی بے رخی میرا شیوہ تھا۔

اَرَی الظُّلۡمَ یَبۡقٰی فِی الۡخَرَاطِیۡمِ وَسۡمُہٗ   وَاَمَّا عَلَامَاتُ الۡاَذٰی فَتُغَیَّرُ

مَیں دیکھتا ہوں کہ ظلم کا نشان ناکوں پر باقی رہ جاتا ہے لیکن تکلیف اٹھانے کی علامات، سو وہ تو بدل جایا کرتی ہیں۔

وَوَاللّٰہِ اِنِّیۡ قَدۡ تَبِعۡتُ مُحَمَّدًا   وَفِیۡ کُلِّ اٰنٍ مِّنۡ سَنَاہُ اُنَوَّرُ

اور خدا کی قسم! میں نے محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی پیروی کی ہے اور ہر لحظہ میں انہی کی روشنی سے منوّر کیا جاتا ہوں۔

عَجِبۡتُ لِاَعۡمٰی لَا یُدَاوِیۡ عُیُوۡنَہٗ   وَمِنَّا بِجَوۡرِ الۡجَھۡلِ یَلۡوِیۡ وَیَسۡخَرُ

مجھے اُس اندھے پر تعجب ہے جو اپنی آنکھوں کا علاج نہیں کرتا اور جہالت سے پیدا شدہ ظلم کی وجہ سے وہ ہم سے جھگڑتا اور ٹھٹھا کرتا ہے۔

اَتَنۡسٰی نَجَاسَاتٍ رَضِیۡتَ بِاَکۡلِھَا   وَتَھۡمِزُ بُھۡتَانًا بَرِیًّا وَّتَذۡکُرُ

کیا تو ان نجاستوں کو بھول رہا ہے جن کے کھانے کو تو پسند کر چکا ہے اور تو ایک بے گناہ شخص پر بہتان باندھتا ہے اور اس کا ذکر کرتا رہتا ہے۔

اِذَا قَلَّ عِلۡمُ الۡمَرۡءِ قَلَّ اتِّقَاءُہٗ   فَیَسۡعٰی اِلٰی طُرُقِ الشَّقَا وَیُزَوِّرُ

جب انسان کا علم کم ہوجاتا ہے تو اس کا تقویٰ بھی کم ہوجاتا ہے۔ سو وہ بدبختی کے راستوں پر دوڑتا اور فریب سے کام لیتا ہے۔

وَمَا اَنَا مِمَّنۡ یَّمۡنَعُ السَّیۡفُ قَصۡدَہٗ   فَکَیۡفَ یُخَوِّفُنِیۡ بِشَتۡمٍ مُّکَفِّرُ

اور میں ان لوگوں سے نہیں ہوں کہ تلوار ان کے ارادے کو روک سکے۔ سو ایک مکفّر مجھے گالیوں سے کیسے ڈرا سکتا ہے۔

لَنَا کُلَّ یَوۡمٍ نُصۡرَۃٌ بَعۡدَ نُصۡرَۃٍ   فَمُتۡ اَیُّھَا النَّارِیۡ بِنَارٍ تُسَعِّرُ

ہمیں ہر روز نصرت پر نصرت مل رہی ہے۔ سو اے حسد کی آگ میں جلنے والے! اس آگ کے ذریعہ ہلاک ہوجا جسے تو خود ہی بھڑکا رہا ہے۔

وُعِدۡنَا مِنَ الرَّحۡمٰنِ عِزًّا وَّسُؤۡدَدًا   فَقُمۡ وَامۡحُ ھٰذَا النَّقۡشَ اِنۡ کُنۡتَ تَقۡدِرُ

ہمیں خدائے رحمان کی طرف سے عزّت اور سرداری کا وعدہ دیا گیا ہے۔ سو اُٹھ۔ اگر تُو قدرت رکھتا ہے، تو اس نقش کو مٹا دے۔

اَلَا اِنَّمَا الۡاَیَّامُ رَجَعَتۡ اِلَی الۡھُدٰی   ھَنِیۡئًا لَّکُمۡ بَعۡثِیۡ فَبَشُّوۡا وَاَبۡشِرُوۡا

سن لو! زمانہ ہدایت کی طرف لوٹ پڑا ہے۔ تمہارے لئے میری بعثت مبارک ہو۔ پس خوش ہوجاؤ اور خوشی مناؤ۔

دَعُوۡا غَیۡرَ اَمۡرِ اللّٰہِ وَاسۡعَوۡا لِاَمۡرِہٖ   ھُوَ اللّٰہُ مَوۡلَانَا اَطِیۡعُوۡہُ وَاحۡضُرُوۡا

غیر اللہ کے حکم کو چھوڑ دو اور اللہ کے حکم (کی اطاعت) میں کوشش کرو۔ اللہ ہی ہمارا مولیٰ ہے اس کی اطاعت کرو اور حاضر ہوجاؤ۔

اَلَا لَیۡسَ غَیۡرُ اللّٰہِ فِی الدَّھۡرِ بَاقِیًا   وَکُلُّ جَلِیۡسٍ مَّا خَلَا اللّٰہَ یُھۡجَرُ

سنو! اللہ کے سوا زمانے میں کوئی باقی رہنے والا نہیں اور ہر ایک ہم نشین اللہ کے سوا جدا کیا جائے گا۔

تمّت

☆...☆...☆

..........(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 186 تا 188۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 14 مئی 2018ء بروز سوموار نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم ڈاکٹر راؤ حبیب الرحمٰن صاحب (آف لندن) کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرم ڈاکٹر راؤ حبیب الرحمٰن صاحب (آف لندن)

8 مئی 2018ء کو لمبی علالت کے بعد 92 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ آپ 1952ء میں خود بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ جماعت کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ میانوالی میں صدر جماعت کے علاوہ محلہ دارالرحمت ربوہ میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1990ء میں پاکستان سے ہالینڈ منتقل ہو گئے۔ اور وہاں اپنی جماعت کے صدر اور نیشنل سیکرٹری وقف نو کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم نمازوں کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، جماعتی خدمت کا شوق رکھنے والے، بہت ہمدرد اور شفیق انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم جمیل الرحمان جمیل صاحب کے والد اور مکرم سردار نصیر الدین ہمایوں صاحب (کارکن حفاظت خاص لندن) کے خسر تھے۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرم چوہدری حنیف محمود بھٹی صاحب (Mainz۔ جرمنی)

گزشتہ دنوں 53 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوۃ کے پابند، بہت ہمدرد، ہر دلعزیز، انتہائی مخلص اور خلافت کے جاں نثار تھے۔ ہر چھوٹے بڑے سے کمال شفقت سے پیش آتے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا، ایک پوتا اور پوتی یادگار چھوڑے ہیں۔

2۔ مکرمہ مقبول بیگم بٹ صاحبہ (کرائیڈن۔ یو کے)

3 اپریل کو 2018ء کو 91 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں کرم الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی تھیں۔ مرحومہ نیک، تہجد گزار، مالی قربانی کرنے والی، غریب پرور اور دعا گو خاتون تھیں۔ رمضان المبارک میں چار پانچ مرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل کرتی تھیں۔ خلافت سے محبت اور نظام جماعت سے گہری وابستگی تھی اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم نسیم افضل بٹ صاحب (نائب سیکرٹری جائیداد یو کے) کی والدہ تھیں۔

3۔ مکرم منیر احمد سنوری صاحب ابن مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب مرحوم (ریڈ برج۔ یو کے)

5/ اپریل 2018ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم حضرت چوہدری محمد علی صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ مرحوم بہت نیک، نمازوں کے پابند اور جماعت کے ساتھ پختہ تعلق رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔

4۔ مکرم احسان اللہ کرم علی صاحب (سکندر آباد دکن ۔انڈیا)

18 جنوری 2018ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے نانا حضرت غلام قادر شرق صاحب (آف سکندر آباد) کو بذریعہ خط حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کو بطور سیکرٹری اصلاح وارشاد اور زعیم انصاراللہ جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے حج بیت اللہ کی سعادت بھی پائی۔ گھر میں سب سے پہلے آپ نے MTA کی ڈش نصب کروائی اور پھر احباب جماعت کو اس سے استفادہ کرنے کی طرف توجہ دلاتے اور اس موقعہ پر مہمانوں کی خوب تواضع کیا کرتے تھے۔ خلافت سے بہت اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔ نمازوں کے پابند تھے اور اپنی اولاد کو بھی اس طرف توجہ دلایا کرتے تھے۔

5۔ مکرم حضور احمد صابر صاحب (تخت ہزارہ۔ ضلع سرگودھا)

2 اپریل 2018 کو پاکستان میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے دادا مکرم حسن محمد صاحبؓ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے۔ پاکستان بننے کے بعد ہجرت کر کے آپ تخت ہزارہ میں آباد ہوئے۔ مشکل وقت میں بڑے صبر سے گزارا کیا اور ہر طرح کے حالات میں جماعت کے ساتھ مخلصانہ طور پر وابستہ رہے۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند بہت نیک اور باوفا انسان تھے۔

6۔ مکرم خالد محمود صاحب ابن مکرم ماسٹر محمد صدیق صاحب (جرمنی)

25 جولائی 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نہایت خوش اخلاق اور ملنسار تھے۔ خدمت خلق کا جذبہ بہت نمایاں تھا۔ جرمن زبان پر کافی عبور تھا جس سے نئے آنے والوں کی ہر قسم کی مدد کیا کرتے تھے۔ اپنے سسر کی عیادت کے لئے پاکستان گئے تھے اور وہاں معمولی ایکسیڈنٹ ہوا آخر دس ماہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

7۔ مکرمہ فرحت الطاف صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر الطاف الرحمان صاحب (فضل عمر ہسپتال ربوہ)

6 فروری 2018ء کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی حضرت حافظ عبد العلی صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔ بہت سی خوبیوں کی مالک، ملنسار، مہمان نواز، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ دوسروں کے جذبات کا بڑی باریک بینی سے خیال رکھتی تھیں۔ حلقہ گلبرگ (لاہور) میں صدر لجنہ کے علاوہ سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح شعبہ اصلاح وارشاد میں بھی خدمت بجالاتی رہیں۔ رسالہ مصباح میں مضامین بھی لکھا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں بوڑھی والدہ اور میاں کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

... ...

..بکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 19 مئی 2018ء بروز ہفتہ 12 بجے صبح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرمہ پروفیسر امۃ المجید چوہدری صاحبہ (اسلام آباد۔ یو کے) کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرمہ پروفیسر امۃ المجید چوہدری صاحبہ (اسلام آباد۔ یو کے)

17 مئی 2018ء کو لمبی علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانیؓ کی نواسی، مکرم چوہدری وزیر محمد صاحب آف پٹیالہ کی بیٹی اور حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحبؓ کی سگی بھانجی تھیں۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے عربی زبان اور ایم اے لٹریچر میں اوّل پوزیشن حاصل کی اور دو گولڈ اور ایک سلور میڈل حاصل کیا۔ اور پھر عربی کے لیکچرار کے طور پر کام کیا۔ بعد ازاں تقریباً 17 سال نائیجیریا میں مسلم گرلز سکول میں پرنسپل کے طور پر فرائض انجام دیتی رہیں۔ 1985ء میں آپ نے زندگی وقف کرنے کی توفیق پائی۔ 1988ء میں ریویو آف ریلیجنز کے Managing Editor کے طور پر آپ کا تقرر ہوا۔ تقریباً دس سال تک آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ترجمۃ القرآن کلاس اور خطبات جمعہ کا انگریزی ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔ آپ کو اسلام آباد کی لوکل صدر لجنہ کے علاوہ لمبا عرصہ ریجنل صدر کے طور پر بھی خدمت کا موقعہ ملا اور پھر لجنہ یو کے کی آنریری ممبر ہونے کا اعزاز حاصل رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے بابرکت دور میں آپ شعبہ تصنیف سے منسلک ہو گئیں۔ جب تک صحت رہی تمام خدمات کو احسن رنگ میں ادا کرتی رہیں۔ صوم وصلوۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، بہت خوش اخلاق، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے سچی محبت کرنے والی تھیں۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرمہ غلام سکینہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب (حسن آباد ضلع ملتان)

14 نومبر 2017ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند انتہائی دعا گو، صاحب رؤیا وکشوف بزرگ خاتون تھیں۔ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔ بہت سے احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھیں اور ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتی تھیں۔ مقامی لجنہ میں سیکرٹری تعلیم وتربیت اور سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت سے والہانہ محبت کرنے والی فدائی خاتون تھیں۔ نڈر داعی الی اللہ تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

2۔ مکرمہ نوال الناصر صاحبہ (آف سیریا)

29 اپریل 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو مکرم ڈاکٹر وسام البراقی صاحب کے ذریعہ جماعت کا تعارف ہوا اور بیعت کی توفیق ملی۔ وفات کے وقت یہ اردن میں مقیم تھیں۔ بے سروسامانی کے باوجود دوسروں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ بہت رحم دل، مہمان نواز اور نیک خاتون تھیں۔ لجنہ کے اجلاسات میں باقاعدگی کے ساتھ شرکت کرتی تھیں۔ خلافت

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 04 دسمبر 2016ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

May I announce two Nikah. The first Nikah is of Miss Melissa Gorham King daughter of Mr John King. This Nikah has been settled with Mr Sabah Uddin Ahmedi student Jamia Ahmadiyya, son of Mr. Waseem Uddin Ahmedi at a Haq-Mehar of three thousand pounds.

First I would like to have the consent of the father of the bride.

اس کے بعد حضور انور نے فریقین سے انگریزی میں ایجاب وقبول کروایا۔ جس پر دولہے نے اردو میں جواباً عرض کیا۔ جی حضور قبول ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا:۔

Your father in-law should know that "قبول ہے" means you agree, does he know

اس پر دولہے نے انگریزی میں عرض کیا۔ Yes

اس کے بعد دوسرے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

اگلا نکاح ہے عزیزہ فاطمہ خان بنت مکرم ظفر اللہ خان صاحب کا جو طے پایا ہے عزیزم بہزاد احمد واقف نو کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر، جو جرمنی کے اشتیاق احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے اس نکاح کا ایجاب و قبول کروایا اور دونوں نکاحوں کے فریقین کو مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا:

May Allah Ta'ala bless both of these Nikahs manifoldly and make these both of these couples live a successful life.

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروانے سے پہلے فرمایا:

Now I will lead silent prayer.
Please join me in silent prayer.

(مرتبہ:۔ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی طرف سے

10/جون 1988ء کو دیا گیا

اَئِمَّۃُ التکفیر کو مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج

اور اس کے عظیم الشان نتائج

نصیر احمد قمر

(دوسری قسط)

مباہلہ کے چیلنج پر مولویوں کا ردِّ عمل

مباہلہ کے اس چیلنج کے بعد دنیا بھر میں مختلف معاندین کی طرف سے کئی قسم کے تبصرے اخبارات و رسائل میں شائع ہوئے۔ بعض نے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرنے سے گریز کے لئے عجیب و غریب عذر تراشے اور بعض نے اپنے اپنے رنگ میں یہ اعلان کئے کہ مباہلہ منظور ہے لیکن تفصیلی بیان میں بعض اپنی عبارتیں داخل کر دیں جن کی رُو سے وہ بعد میں یہ کہہ سکیں کہ ہم نے مباہلہ منظور تو کیا تھا مگر فلاں شرط کے ساتھ کیا تھا اور چونکہ یہ شرط پوری نہیں کی گئی اس لئے مباہلہ بھی نہیں ہوا۔

چنانچہ مختلف قسم کے تبصرے اخبارات و اشتہارات میں شائع ہوتے رہے۔ اُن میں سے بعض نے یہ کہا کہ فلاں میدان میں پہنچو، کوئی کہتا فلاں میدان میں پہنچو، کوئی کہتا مسجد نبوی میں داخل ہو کے مباہلہ کرو اور مسجد نبوی کے متعلق پھر خود ہی فتویٰ دیتا کہ بعض کے نزدیک کافر کو وہاں آنے کی اجازت نہیں ہے لیکن بعض فقہاء نے بعض مجبوریوں کی خاطر کافروں کو اندر آنے کی اجازت دے دی ہے۔

جبکہ قرآن کریم صرف یہ فرماتا ہے ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔ کہ ہم پھر ابتہال کریں اور ابتہال کے بعد اللہ تعالیٰ کی لعنت جھوٹے پر ڈالیں۔ اب جھوٹے پر خدا کی لعنت ڈالنے میں کون سے مقام کی ضرورت ہے؟ کون سے ملک یا کسی خاص صوبے، علاقے یا شہر کی ضرورت ہے؟ سارے قرآن میں اس کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم جن کو مباہلے کا چیلنج دے رہے تھے اُن کے بیوی بچے، مرد، عورتیں بڑے چھوٹے سارے اُس جگہ سے بہت دُور تھے اور ہرگز یہ مقصود نہیں تھا کہ پہلے اُن سب کو یہاں لے کے آؤ پھر مباہلہ قبول ہوگا۔

لیکن اکثر علماء نے ابتہال کا مطلب گالیاں دینا سمجھ رکھا ہے۔ چنانچہ مباہلے کے اس چیلنج کے جواب میں معاند مولویوں کی طرف سے جماعت کے خلاف نہایت ہی گندے، لغو اور بیہودہ اعتراضات پر مشتمل رسالے شائع کر کے لوگوں میں شدید اشتعال پھیلایا گیا۔ شاید ان کے نزدیک ابتہال کا معنی اشتعال ہے۔ بہت سی جگہوں پر مباہلہ کا چیلنج تقسیم کرنے والے احمدیوں کو یہ کہہ کر اذیتیں دی گئیں اور قید میں ڈالا گیا اور ان پر کئی قسم کے مقدمے کھڑے کئے گئے کہ انہوں نے اس چیلنج مباہلہ کے ذریعے ابتہال کی طرف بلا کر انہیں اشتعال دلایا ہے۔ حالانکہ مباہلہ تو معاملہ کو خدا تعالیٰ کی عدالت میں لے کر جانے کا نام ہے اور اس کا تعلق دنیا کی عدالت سے ہے ہی نہیں۔

بعض اہلِ سنّت علماء کا یہ مؤقف تھا کہ غیر مسلم سے مباہلہ نہیں ہوسکتا یعنی ان معنوں میں کہ وہ کہتے ہیں کہ غیر مسلم کو حق نہیں ہے کہ مباہلے کا چیلنج دے۔ اور چونکہ وہ احمدیوں کو غیر مسلم سمجھتے ہیں اس لئے وہ یہ مباہلے کا چیلنج قبول نہیں کرسکتے۔

بعض نے یہ کہا کہ مباہلے کا چیلنج ہم اس لیے قبول نہیں کرسکتے کہ قرآن کریم سے نصّ صریح سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ تو چونکہ ختم نبوت کا ہمارا عقیدہ قرآن کی نص صریح سے ثابت شدہ ہے اس لیے اس پر مباہلہ نہیں ہوسکتا۔

اب جہالت کی حد ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت سے بڑھ کر خاتمیت ثابت ہے۔ قرآن کریم نے تو مباہلے کا چیلنج ہی اس بات پر دیا تھا کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں یا مخالف سچا ہے اور وہ ان کے نزدیک نص صریح سے ثابت نہیں تھا۔ **نعوذ باللہ من ذالك**۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت تھی کہ وہ چیلنج دے دیں۔ کیونکہ آپ کی صداقت، خدانخواستہ **نعوذ باللہ من ذالك** چ، ونکہ مبہم تھی اس لیے مباہلے کے لئے گویا اُس کی وضاحت چاہی گئی تھی۔

پھر انگلستان میں بعض علماء نے اس بات کا اظہار کیا کہ مباہلے کا چیلنج منظور ہے۔ آپ بھی اپنے بیوی بچوں کو لے کے آجائیں ہم بھی آجاتے ہیں اور پھر ہم دریائے ٹیمز میں چھلانگ لگائیں گے اور جو پار اُتر جائے گا وہ سچا اور جو ڈوب جائے گا وہ جھوٹا۔

معاند مولویوں کے ایسے بیانات سے صاف پتا چلتا ہے کہ وہ دین کے معاملے میں ہرگز سنجیدہ نہیں۔ وہ تمسخر سے یا گالیاں دے کر یا شور مچا کر سمجھتے ہیں کہ اپنا مقدمہ جیت جائیں گے لیکن فی الحقیقت خدا کی عدالت میں مقدمہ لے جانا ہی نہیں چاہتے۔ ان کے بیانات کو پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ وہ آخر دنیا کے فیصلے کی طرف لَوٹتے ہیں یا دنیاوی مقابلوں کے ذریعہ فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔

ایک صاحب نے پاکستان سے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے یہ پیغام بھیجا کہ دنیا کی کسی چوٹی کی عمارت سے یا پہاڑی سے کسی بلندی سے آپ بھی چھلانگ لگائیں مَیں بھی چھلانگ لگاتا ہوں جو بچ جائے وہ سچا۔ جو نہ بچے گا وہ جھوٹا۔ حالانکہ یہ وہی چیلنج ہے جو شیطان نے مسیح کو دیا تھا اور مسیح نے اسی سے اُس کو پہچانا تھا۔

لاہور سے طاہر القادری صاحب نے اعلان کیا کہ فلاں تاریخ کو ہم منٹو پارک پہنچ جائیں گے۔ اُس تاریخ کو مرزا طاہر احمد کا اپنے ساتھیوں سمیت رات کے بارہ بجے وہاں موجود ہونا ضروری ہے اور اگر وہ نہ پہنچے تو پھر ہم ایک مہینہ انتظار کریں گے۔ ایک مہینے کے بعد پھر ہم حکومت پاکستان سے کہیں گے کہ ان کے ہارنے کا اور ہمارے جیتنے کا اعلان کر دیں۔ گویا ان کی عدالت ہی دنیا کی عدالت ہے، ان کا خدا گویا حکومت پاکستان ہے اور اُس نے فیصلہ کرنا ہے۔ کبھی کسی مباہلے کا فیصلہ اس طرح ہوا ہے کہ فلاں حکومت نے اعلان کر دیا کہ فلاں ہار گیا فلاں جیت گیا؟ وہ سمجھتے ہیں چالاکی سے، ہوشیاری سے، چرب زبانی سے اگر ہم دنیا پر اور اپنے مریدوں پر یہ اثر ڈال دیں کہ ہم جیت گئے اور دشمن ہار گیا تو یہی مباہلے کا انجام ہے اور یہی بہت کافی ہے۔ حالانکہ یہ کافی نہیں ہے۔ اب تک خدا تعالیٰ نے مباہلے کے بعد جو نشان ظاہر فرمائے ہیں اس سے ایک بات تو ثابت ہوئی کہ ان کا جھوٹا ہونا دن بدن کھلتا چلا جا رہا ہے۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ 5/ اگست 1988ء۔ خطباتِ طاہر جلد 7 صفحہ 531 تا 545)

مباہلہ کا چیلنج اور پروفیسر طاہر القادری

حضور رحمہ اللہ کی طرف سے مباہلہ کے چیلنج کے جواب میں جناب طاہر القادری صاحب کے اس قسم کے بیانات پر جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری صاحب کی طرف سے ان کے نام ایک خط لکھا گیا۔ یہ خط روزنامہ آغاز کراچی 24/اکتوبر 1988ء میں شائع ہوا۔ (یہ خط ہفت روزہ بدر قادیان 17/نومبر 1988ء میں بھی شائع ہوا۔ اور ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔)

’’جناب طاہر القادری صاحب!

آپ کی طرف سے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے مباہلہ کے چیلنج کے جواب میں جو اشتہاری قسم کے خطوط اور بیانات اخباروں میں شائع ہو رہے ہیں ان کے مطالعہ کے بعد ہم پُورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ نہ صرف یہ کہ آپ اس معاملہ میں سنجیدہ نہیں بلکہ آپ کا دل تقویٰ سے خالی ہے۔ اور آپ کی حیثیت ایک مجمع باز کی سی ہے جو سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے چالاکیوں سے کام لے رہا ہے۔

سب سے پہلے تو آپ کا یہ ظاہر کرنا کہ گویا امام جماعت احمدیہ نے چیلنج قبول کرنا ہے صریحًا عوام کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ امام جماعتِ احمدیہ تو نہ صرف چیلنج دے چکے ہیں بلکہ کھُلم کھُلا خطبات میں بھی اور تحریر کے ذریعہ بھی متعدد بار آپ لوگوں کے الزامات کے جواب میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہہ چکے ہیں اور مباہلہ کے چیلنج کا ایک فریق بن چکے ہیں جس کے بعد تو آپ کی طرف سے ہی قبولیت کا سوال باقی تھا، نہ کہ دوبارہ ان کی طرف سے۔ آپ کو بھی چاہئے تھا کہ جس طرح جماعت احمدیہ نے چیلنج شائع کروایا ہے۔ اخبارات میں اکیلے یا مِل کر اپنے دستخطوں کے ساتھ امام جماعتِ احمدیہ کے چیلنج کے الفاظ کو شائع کراتے اور تحدّی کے ساتھ اعلان کراتے کہ مرزا طاہر احمد ان سب باتوں میں جھوٹا ہے اور جس شخص پر یہ بطور مسیح موعود اور امام مہدی ایمان لایا ہے وہ بھی یقینًا جھوٹا ہے۔ پس جس طرح اس نے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہہ کر جھوٹے پر لعنت ڈالی ہے ہم بھی قرآن کریم کے بیان کردہ الفاظ میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہہ کر پوری ذمّہ داری کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہیں کہ مرزا طاہر احمد کے دیئے ہوئے مباہلہ میں جن الزامات کو وہ علماء کی طرف سے بہتان قرار دے رہے ہیں وہ سارے الزامات سچّے ہیں اور اگر ہم جھوٹ بول رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی ہم پر لعنت پڑے۔ اگر آپ میں ذرا سا بھی تقویٰ ہوتا تو یہ سیدھا سادا طریق اختیار کرتے۔

دوسرا پہلو اس مطالبہ سے تعلق رکھتا ہے جو آپ کی طرف سے پیش ہو رہا ہے کہ فلاں میدان میں اکٹھے ہوں اور اگر لاہور فلاں تاریخ کو نہ پہنچیں تو ہم تمہیں جھوٹا سمجھیں گے۔ یا ہمیں وقت دو کہ ہم تمہاری مقرّر کردہ جگہ پر پہنچ کر مباہلہ کریں۔ ہمارے نزدیک یہ سب نفس کی بہانہ سازیاں ہیں اور مباہلہ سے فرار کی راہ! ہمارا یہ ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ کائنات میں ہر جگہ ہے اور اس کے قبضۂ قدرت سے کوئی جگہ باہر نہیں اور کوئی مقام اس کے تسلّط اور جبروت سے خالی نہیں۔ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ۔ اس کی کرسی زمین و آسمان پر محیط ہے، نہ کسی دُنیاوی بادشاہ کی طرح پاکستان یا انگلستان میں کسی مقام پر پڑی ہوئی ہے۔ اُس کو مخاطب کر کے لعنۃ اللہ علیٰ الکاذبین کہنے میں آپ کو آخر کیا خطرہ ہے؟ اور کیوں فریقین کی موجودگی ضروری ہے؟ کیا خدا تعالیٰ اِس بات پر قادر نہیں کہ آپ کی لاہور میں ڈالی ہوئی لعنت کا انہیں لندن میں شکار بنا دے یا اُن کی دنیا میں کسی مقام سے ڈالی ہوئی لعنت کا آپ کو شکار بنا دے۔ خواہ کہیں بھی آپ ہوں۔

تیسری بات یہ ہے کہ اگر آپ آیتِ مباہلہ سے یہ استنباط کر رہے ہیں کہ آمنے سامنے ہونا ضروری ہے تو اس کی رُو سے پھر تمام ’’اَنْفُس‘‘ جو خواہ کسی فریق سے تعلق رکھتے ہوں، ان کا اپنے سارے بیوی بچّوں کے ہمراہ وہاں موجود ہونا ضروری ہوگا۔ اور کیا پھر ساری دُنیا کے ایک کروڑ احمدیوں کا اور آپ کے مریدوں کا، خواہ وہ ہزاروں میں ہوں یا لاکھوں میں، کسی ایک مقام پر اکٹھا ہونا ممکن ہے؟ آپ اپنی ایک لغو تأویل کو قرآنِ پاک کی طرف منسوب نہ کریں۔

مزید برآں کیا آپ یہ ثابت کرسکتے ہیں کہ مباہلہ کا چیلنج جو نجران کے عیسائی وفد کو دیا گیا تھا، اس میں اُن سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ تم اپنے بیوی بچّوں اور اَنفس کو مدینہ میں حاضر کرو ورنہ مباہلہ نہیں ہوسکے گا۔ یا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشکش فرمائی تھی کہ آپؐ اور آپؐ کے اعزّہ و اقارب اور دیگر مسلمان اَنفس سب نجران میں کسی جگہ اکٹھے ہوں گے۔ پس آپ ایسی لغو تأویل کرتے ہیں جو عقل اور واقعات، دونوں کے خلاف ہے۔

4۔ بہرحال اگر آپ نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ مباہلہ سے بچنے کے لئے یہ بہانہ اختیار کرنا ہے کہ خدا تعالیٰ، نعوذ باللہ، اس بات پر قادر نہیں ہے کہ وہ دُور بیٹھے ہوئے لوگوں پر لعنت کے ابتہال کو قبول فرمائے تو پھر ہم آپ کی توجہ قرآنِ کریم کی ایک دوسری آیت کی طرف مبذول کراتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ۔ (سورۃ الجمعہ 7) آپ چونکہ سمجھتے ہیں کہ آپ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے متّبعین کی نسبت خدا تعالیٰ کو زیادہ پیارے ہیں۔ لہٰذا اس آیت کی روشنی میں موت کی تمنّا کر کے دکھائیں کہ اگر آپ اِس دعویٰ میں جھوٹے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو ایک عبرتناک موت دے کر دُنیا کے لئے ہدایت کا موجب بنا دے۔

5۔ ہم چونکہ قطعی طور پر اس یقین پر قائم ہیں کہ مباہلے کے لئے کسی ایک جگہ اکٹھا ہونا ضروری نہیں۔ صرف وضاحت کے ساتھ دنیا کے علم میں لا کر یہ دُعا کرنی ضروری ہے کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت ہو۔ تا کہ یہ محض انفرادی بد دعا نہ رہے بلکہ اس کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والے نشان بنی نوع انسان کے لئے ہدایت کا موجب بنیں۔ اِس لئے امام جماعت احمدیہ نے جو پیشکش کی تھی، اس میں ایسی کوئی شرط نہیں رکھی تھی اور وہ خود اپنی جماعت کے ساتھ 10/جون 1988ء بروز جمعۃ المبارک جھوٹے پر لعنت ڈال کر مباہلے کا ایک فریق پہلے ہی بن چکے ہیں۔ پس اگر آپ میں اخلاقی اور ایمانی جرأت ہے تو آپ بھی صاف صاف اعلان کریں کہ آپ کو یہ دعوت منظور

ہے یا نہیں؟ اگر منظور ہے تو پھر وہ الزامات دُہرائیں جو آپ لوگ مدّت سے جماعت احمدیہ پر لگاتے چلے آرہے ہیں اور جن کا ذکر مباہلہ کے چیلنج میں کیا گیا ہے اور لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین کہہ کر مباہلہ کا فریق بن جائیں۔

لیکن ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ تقویٰ اختیار کریں اور استغفار سے کام لیں اور خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ امام کے خلاف بے باکی چھوڑ دیں تا کہ آپ خُدا کی ناراضگی سے بچیں۔ اور اب تک خدا تعالیٰ نے جو تائیدی نشان ظاہر فرمائے ہیں، ان سے عبرت حاصل کریں۔

مباہلہ کا لبّ لباب تو یہ ہے کہ دوسرے فریق کا جھوٹ دنیا پر ظاہر ہو جائے۔ اگر آپ نے بقیہ امور کے متعلق ضِد کا مظاہرہ کرنے کا فیصلہ بھی کر لیا ہو تو بھی مخالف علماء کے اس جھوٹ کا آپ کیا عذر پیش کریں گے جس کا مباہلہ میں ذکر ہے۔ اور وہ جھوٹ سب دنیا کے سامنے طشت از بام ہو چکا ہے۔ یعنی جماعت احمدیہ اور امام جماعت احمدیہ پر اسلم قریشی کے قتل کا الزام۔

اگر آپ اِس تنبیہ کے باوجود بھی دھوکہ دہی سے باز نہ آئے اور عوام پر یہ تأثر ڈالا کہ آپ مباہلہ کا چیلنج دے رہے ہیں اور گویا ہم راہِ فرار اختیار کر رہے ہیں تو ہماری دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کے اِس فعل کو مباہلہ کی قبولیت کے مترادف سمجھتے ہوئے آپ کے متعلق اپنا قہری نشان ظاہر فرمائے۔

خاکسار:

رشید احمد چوہدری۔ پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ۔لندن‘‘

(بحوالہ ہفت روزہ بدر قادیان۔17/نومبر 1988ء صفحہ 11)

جماعت اسلامی کے سربراہ کو مباہلہ کا چیلنج اور ان کا ردِّ عمل

جماعت اسلامی کے سربراہ میاں طفیل محمد کو بھی مباہلے کا چیلنج بھجوایا گیا تھا۔ انہوں نے جو جواب دیا اس کے اہم نکات کا جواب دیتے ہوئے انہیں مکرم رشید احمد چوہدری صاحب پریس سیکرٹری نے لکھا:

’’جناب میاں طفیل محمد صاحب!

آپ کا خط حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ اقدس میں موصول ہوا۔ آپ کے خط کے اہم نکات کا جواب اختصار کے ساتھ درج ذیل ہے۔

1۔ آپ نے فرمایا ہے کہ احمدیوں کو قرآن پاک کی اصطلاحیں استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں کیونکہ ’’ہماری پارلیمان، ہماری عدالتیں اور ہمارے علماء و مفکّرین سب کے سب مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکاروں کو خارج از اسلام اور غیر مسلم قرار دے چکے ہیں‘‘۔

آپ کی اس تحریر سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ محض ایک دنیا دار آدمی ہیں اور مذہب کو بھی صرف سیاست کے ترازو میں تولنا جانتے ہیں۔ تبھی تو آپ نے خدا اور اس کے رسول کے فیصلوں کو یکسر نظر انداز کر کے پارلیمان کے فیصلے کا حوالہ دیا ہے۔ یہ پارلیمان وہ ہے جس کی اکثریت خود آپ کے نزدیک دینی علم و عمل سے عاری تھی۔ آپ نے قرآن کریم، احادیث اور تمام سابقہ ائمہ اسلام سے ہٹ کر یہ عجیب مسلک اختیار کر لیا ہے کہ کسی شخص یا جماعت کے مسلمان ہونے کا فیصلہ خدا اور اس کا رسولؐ نہیں کریں گے۔ بلکہ ملکی پارلیمان، عدالتیں اور مُلّاں مجاز ہیں کہ جس کو چاہیں مسلمان قرار دیں اور جس کو چاہیں دائرہ اسلام سے خارج کر دیں۔

جماعت احمدیہ کا مؤقف ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ ہر وہ شخص جو کلمۂ شہادت پڑھتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، اس کے مسلمان کہلانے کا حق دنیا میں کوئی اس سے نہیں چھین سکتا۔ یہ حق اس کو خدا اور رسولؐ نے دیا ہے۔ اور دنیا کی طاقت نہیں کہ اس سے اس حق کو چھین سکے جو خدا اور رسول نے اس کو عطا کیا ہے۔

آپ کے خط سے یہ بھی کوتاہ نظری معلوم ہوئی کہ اسلام تو عالمگیر ہے اور آپ پاکستان کی پارلیمنٹ کے فیصلے کو ایک عالمگیر مذہب کے اوپر چسپاں کرنے کا زعم رکھتے ہیں۔ پاکستان کا قانون تو پاکستان کی جغرافیائی حد سے باہر نہیں جاتا جبکہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین تھے۔ اِس لئے پاکستان ہو یا کوئی اور ملک کسی کے سیاسی فیصلے کا مذہبِ اسلام پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔

2۔ آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ ’’ہمارے نزدیک مباہلہ تو کجا، کسی بحث و تکرار کے لئے آمادگی بھی ارتکابِ کفر کے مترادف ہے۔‘‘

آپ کی یہ بات بھی قرآن کریم اور سنتِ رسولؐ کے بالکل برعکس ہے۔ اور آپ کا مؤقف یہ بنتا ہے کہ چونکہ آپ کو احمدیت کے جھوٹا ہونے اور اپنے سچا ہونے پر کامل اعتماد ہے، اس لئے کسی مباہلہ کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ آپ نے یہ اتنا خطرناک مؤقف اختیار کیا ہے اور حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی ایسی ہتک کی ہے کہ آپ پر کثرت سے استغفار لازم ہے۔ جب حضورِ اکرمؐ نے نجران کے عیسائیوں کو مباہلہ کی دعوت دی تو کیا نعوذ باللہ آپؐ کو ان کے جھوٹا ہونے اور اپنے سچا ہونے میں کسی قسم کا شک تھا؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ کر آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر ایمان ہے؟ آپ کی ذہنی الجھنوں اور تضاد پر افسوس ہوتا ہے کہ عالم دین کہلا کر کس قدر دین کی مبادیات سے غافل ہیں۔

آپ کے خط کے دوسرے حصے میں جن الزامات کا ذکر کیا گیا ہے یہ تو سب وہی الزامات ہیں جو ہمیشہ جماعت پر لگائے جاتے ہیں اور آپ کی اس قسم کی دل آزاریوں کی وجہ سے ہی تو آپ کو دعوتِ مباہلہ دی گئی ہے۔ آپ پھر انہی باتوں کو دہرا رہے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کو ان الزامات کے جھوٹا ہونے پر اتنا یقین ہے کہ لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡكَاذِبِيۡنَ کہا ہے۔ اگر آپ کو ان الزامات کی صداقت پر اتنا ہی یقین ہے تو پھر لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡكَاذِبِيۡنَ کہنے میں کیا حرج ہے؟ کیا عالم الغیب والشہادۃ خدا کو علم نہیں کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟ آپ کے لئے تو یہ بہترین موقعہ ہے کہ آپ حضرت امام جماعت احمدیہ کا یہ چیلنج قبول کر کے عوام الناس کو گمراہی سے بچا لیں۔ ہماری تو سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ آخر آپ فیصلہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں لے جانے سے ہچکچاہٹ کیوں ظاہر کر رہے ہیں۔‘‘

(بحوالہ ہفت روزہ ’بدر‘ قادیان 19/جنوری 1989ء صفحہ 1 اور 6)

مباہلہ کا اصل مقصود

حضور رحمہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اگست 1988ء میں بتایا کہ مباہلہ سے مقصد صرف اتنا ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے روشن نشان ظاہر فرمائے جس کے نتیجہ میں کثرت سے لوگ ہدایت پائیں۔ آپؒ نے فرمایا:

’’...اس لیے اگر عبرت انگیز نشان چاہتے ہیں تو اس وجہ سے کیونکہ عبرت میں دنیا کا ایک نشان کو دیکھنے کا مضمون شامل ہوتا ہے۔ جب کہتے ہیں کہ فلاں سزا میں عبرت پائی جاتی ہے تو مراد یہ ہے کہ لوگ کثرت سے اُسے دیکھیں اور اُس سے استفادہ کریں۔ تو آپ عبرت کے نشان ضرور مانگیں اور یہ دعا ضرور کریں کہ وہ علماء جو بدکلامی سے باز نہیں آرہے، جو مباہلے کے مضمون کو بھی دھوکے کے لیے استعمال کر رہے ہیں اور مزید خَلقِ خدا سے مکرو فریب سے کام لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے مکر وفریب ننگے کر دے، اُن کے جھوٹ ظاہر فرما دے اور انہیں عبرتناک سزائیں دے۔ تا کہ دنیا اُن کی سزاؤں سے استفادہ کرے اور وہ جو ڈرنے والے ہیں اور وہ خاموش اکثریت جو دراصل تماشا بین ہے اُسے بھی اس عذاب سے بچائے... خدا تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ صرف وہ معاندین تیرے عذاب کے نیچے آئیں اور عبرت کا نشان بنیں جنہوں نے عمداً جانتے بوجھتے حق کی مخالفت کا بیڑہ اُٹھا رکھا ہے... اور کھلم کھلا کذّاب ہیں اور شرارت اور افترا پردازی سے باز نہیں آرہے اور اُن کے وہ مرید اور ماننے والے جو ہمیشہ فساد میں اُن کا ساتھ دیتے ہیں اور جب وہ انہیں معصوم انسانوں پر ظلم کے لیے بلاتے ہیں تو لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں صرف ان کو اپنے عذاب کا نشان بنا اور عبرت کا نشان بنا۔

...اگر عبرت کے نشان کے ساتھ ساری قوم ہی مٹ جائے تو پھر حق کو قبول کون کرے گا۔ اس خیال سے بھی ...کہ اکثریت بچ جائے ،اکثریت اس نشان کو دیکھے، اکثریت اس نشان سے فائدہ اُٹھائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اس مباہلے کے بعد احمدیت ایک عظیم الشان طاقت کے طور پر اُبھرے اور اتنا عظیم نشان ظاہر ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ علاقوں کے علاقے مسلمانوں کے احمدیت کے ساتھ شامل ہو جائیں اور وہ فتح کا دن جو ہمیں دُور دکھائی دے رہا ہے۔ اس بڑھتی ہوئی، پھیلتی ہوئی توانا تر ہوتی قوت کے ساتھ جلد تر ہمارے قریب آجائے اور تمام دنیا پر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا جھنڈا نصب کر سکیں۔‘‘

(خطباتِ طاہر شائع کردہ طاہر فاؤنڈیشن ربوہ جلد 7 صفحہ 538 تا 540)

اس مباہلہ کے نتیجہ میں احمدیت کی صداقت کو ظاہر کرنے والے اور مکذّبین و مکفّرین کے جھوٹ اور افتراء پر مبنی الزامات کی قلعی کھولنے والے متعدد عظیم الشان نشانات ظاہر ہوئے۔ احمدیت کے مخالف وہ علماء اور مسلمان حکومتوں کے سربراہ جو جماعت احمدیہ پر کبھی انگریزوں کے، کبھی امریکہ کے اور کبھی یہودیوں کے ایجنٹ ہونے کے الزام دھرتے تھے اس مباہلہ کے بعد عالمی سطح پر ایسے واقعات رونما ہوئے کہ خود انہی لوگوں پر یہ الزام ٹھوس حقائق کے ساتھ واپس لوٹائے گئے اور دنیا پر خوب آشکار ہو گیا کہ کون کس کا ایجنٹ ہے اور کون کس کے مفادات کا محافظ ہے۔

اسی طرح وہ لوگ جو احمدیوں کو پاکستان کا دشمن اور ملکی سلامتی کے لئے خطرہ قرار دیتے تھے اور ملک کے اندر ہر قسم کی بدامنی اور فساد کا اور دہشتگردی اور تخریب کاری کا ذمہ دار احمدیوں کو ٹھہراتے تھے خود وہی ان حرکتوں میں ملوّث ثابت ہوئے۔ ایک ایک جھوٹ اور افتراء انہی پر واپس پلٹا۔ اور یہ تمام امور قطعی شواہد کے ساتھ اخبارات اور میڈیا میں محفوظ ہو گئے۔ خدا کی لعنت کی مار ان جھوٹوں پر پڑی اور وہ طرح طرح کی ذلّت و نکبت اور عذاب اور قہری تجلّیوں کا نشانہ بنے۔ ان سب باتوں کی عبرت انگیز تفصیلات بہت طویل ہیں۔ وقت آئے گا اور لکھنے والے تحقیق کر کے ان باتوں کو لکھیں گے۔ لیکن سرِ دست ہم اس تفصیل میں جانا نہیں چاہتے۔

اس کے بالمقابل خلافت حقّہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کی برسات خوب کھل کر برسی۔ جماعت کو برکت پر برکت عطا ہوئی اور اس مباہلہ کے بعد آنے والا ہر دن، ہر مہینہ اور ہر سال احمدیت کی صداقت کو روشن سے روشن تر کرنے والا ثابت ہوا۔ یہ مضمون بھی بہت طویل اور حد درجہ ایمان افروز ہے۔

احمدیت کی حقّانیت کو ثابت کرنے والے لاتعداد نشانوں میں سے بعض کا تذکرہ ہدیۂ قارئین ہے۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ

؎ اِک نشاں کافی ہے گر دِل میں ہو خوفِ کردِگار

مباہلہ کے نتیجہ میں دشمنوں کو ذلیل ورُسوا کرنے والا ایک حیرت انگیز نشان

(مبیّنہ ’مقتول‘ اسلم قریشی کی زندہ سلامت واپسی)

مباہلہ کے چیلنج میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے اوپر لگائے جانے والے اس الزام کا خاص طور پر ذکر فرمایا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ آپ اسلم قریشی نامی ایک شخص کے اغواء اور قتل میں ملوّث ہیں (نعوذ باللہ)۔ حضورؒ نے اس الزام کا معیّن طور پر ذکر کرتے ہوئے اور اسے سراسر جھوٹ اور افتراء قرار دیتے ہوئے ’لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡكَاذِبِيۡنَ‘ کی دعا کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ ابھی اس مباہلہ کے چیلنج کو ایک ماہ ہی گزرا تھا کہ اسلم قریشی نامی وہ شخص جس کے قتل کا الزام بحیثیت سربراہ جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) پر لگایا جاتا تھا اور ساری جماعت کو اس پر متّہم کیا جاتا تھا زندہ سلامت ایران سے کوئٹہ (پاکستان) پہنچ گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جلسہ سالانہ یُوکے 1988ء کے موقع پر 22/جولائی کو اپنے افتتاحی خطاب میں اسلم قریشی کی واپسی اور مخالفین پر مباہلہ کی اس زبردست مار اور ان کے جھوٹ اور افتراء کا پردہ فاش ہونے کا ذکر کرتے ہوئے اسے خدا تعالیٰ کا ’’ایک حیرت انگیز نشان‘‘ قرار دیا ’’جس نے دشمنوں کو رُسوا اور ذلیل کر دیا۔‘‘

یہ اسلم قریشی وہی شخص ہے جو اسلام آباد (پاکستان) میں ایک لِفٹ آپریٹر تھا۔ جس نے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب پر اسلام آباد میں قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ اس قاتلانہ حملہ کے نتیجہ میں یہ صاحب اچانک مولانا بن گئے اور مولانا بھی اس پائے کے کہ تحفظ ختم نبوّت کی مجلس میں اور مجلس احرار میں ان کو بے بدل عاشقِ رسول کے خطاب دیئے گئے۔ اس شخص کے متعلق مخالف احمدیت مُلّاؤں نے حلف اٹھا اٹھا کر اور واشگاف الفاظ میں یہ اعلان کیے ہوئے تھے کہ احمدیوں کی طرف سے نہ صرف یہ کہ اس کو اغوا کیا گیا ہے بلکہ اغوا کر کے قتل کر دیا گیا ہے۔ یہاں تک اعلان تھے کہ قصرِ خلافت (ربوہ) کی عمارت کو اکھاڑیں اس کی زمین میں سے اس مولوی کی لاش نکلے گی۔ اور یہ اعلان کیے گئے تھے کہ اگر ہم جھوٹے ثابت ہوں تو ہمیں برسرِ عام پھانسی دی جائے، کوڑے لگائے جائیں، گولی سے اڑا دیا جائے۔ (ملاحظہ ہوں اخبار جنگ لاہور 26/فروری 1983ء بیان مولانا عبدالقادر روپڑی، لولاک 20/مئی 1983ء صفحہ 5، لولاک 27/مئی 1983ء، جسارت 11/جولائی 1984ء، ہفت روزہ ختم نبوّت انٹرنیشنل جلد 4 شمارہ 31 صفحہ 15، امروز 12/

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

قرآن کریم سے بھی ہمیں واضح ہوتا ہے کہ آخری زمانے میں خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ احادیث سے بھی ہمیں پتہ چلتا ہے کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی اور یہ دائمی خلافت ہے۔ اور ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بڑی کھول کر وضاحت فرمائی کہ میرے بعد خلافت ہوگی اور ہمیشہ رہے گی۔ لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مسلمانوں کو یہ بھی واضح فرمادیا کہ خلافت کے وعدہ سے فیض اٹھانے کے لئے، اس کے انعام سے حصہ لینے کے لئے اپنی حالتوں کو بدلنا ہوگا۔ صرف مسلمان کہلانا، صرف ظاہری ایمان کا اظہار کرنا خلافت کے ایمان کا حقدار نہیں بنا دے گا۔ پس اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو یہ نصیحت فرماتا ہے کہ عبادت کا حق ادا کرنے کے لئے، شرک سے بچنے کے لئے، نمازوں کو قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ رسول کی اطاعت کرو تبھی تم اللہ تعالیٰ کے رحم کو حاصل کر سکتے ہو۔

اطاعت رسول کا ایک مقصد جو وحدت کی لڑی میں پرویا جانا ہے وہ بھی خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

دو دن قبل سیالکوٹ میں جماعت کی مسجد اور اس کے ساتھ گھر پر پولیس اور انتظامیہ کی سرکردگی میں مولویوں اور ان کے چند سو چیلوں نے حملہ کر کے توڑ پھوڑ کی اور مسجد کے گنبد اور میناروں کو گرایا اور اب بھی یہ اعلان کر رہے ہیں کہ ہم اور مسجدوں کو بھی نقصان پہنچائیں گے اور گرائیں گے۔

جب تک یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق قائم ہونے والی خلافت کو نہیں مانیں گے یہ ایسی حرکتیں کرتے رہیں گے اور ان سے کسی بھی قسم کی اچھائی کی توقع رکھی ہی نہیں جا سکتی۔

جہاں تک ہمارے جذبات کا تعلق ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی ایک یادگار کو نقصان پہنچایا اور حکومت نے اسے اپنے قبضے میں لیا ہوا ہے تو ہمارا تو ہمیشہ کی طرح یہی جواب ہے اور ہونا چاہئے کہ اِنَّمَآ اَشْکُوْا بَثِّیْ وَ حُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰہِ (یوسف:87)۔ کہ میں تو اپنے رنج اور غم کی فریاد کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتا ہوں۔ بیشک اس کے ساتھ ہمارا جذباتی تعلق بھی ہو لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اعلیٰ تعلق کا اظہار صرف عمارتوں کی حفاظت سے نہیں بلکہ آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہے۔ آپ کے بعد نظام خلافت کے ساتھ جُڑنے سے ہے۔ ان چیزوں کے حصول سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کے لئے بتائی ہیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بہتر کرنے سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے سے ہے۔ اپنی اطاعت کے معیاروں کو بڑھانے سے ہے۔ پس اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔

جماعت احمدیہ کا قیام بھی اس لئے ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے بیّن ثبوت پیش کئے جائیں۔ توحید کو دوبارہ قائم کیا جائے۔ اخلاق فاضلہ کو نئے سرے سے قائم کیا جائے۔

ہمیں ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ساتھ وابستہ انعامات کے حصول کے لئے جن باتوں اور جن کاموں کے کرنے کی نصیحت فرمائی ہے اس کے مطابق ہم اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟ ان کے معیار کیا ہیں؟ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہماری عبادتیں کیسی ہیں؟ ہماری نمازوں کے قیام کیسے ہیں؟ ہمارا ہر قول و عمل شرک سے پاک ہے یا نہیں؟ ہماری مالی قربانیوں کے معیار کیا ہیں؟ ہماری اطاعت کے معیار کس درجہ کے ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح چاہتے ہیں ہم ان معیاروں کو حاصل کرنے والے ہیں یا نہیں؟ اور پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس معیار پر اپنے سلسلہ کے ماننے والوں کو دیکھنا چاہتے ہیں ہم اس تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟

خلافت کا انعام پانے والوں کے لئے زکوٰۃ اور مالی قربانی کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ زکوٰۃ اور اموال کا خرچ خلافت کے تابع ہی بہترین رنگ میں ہو سکتا ہے۔ جماعت کا نظام بھی ہے جس کے پاس ضرورتمندوں کے بہتر رنگ میں کوائف میسر ہوتے ہیں اور ہو سکتے ہیں۔ اور جو جماعتیں ہیں ان کو چاہئے کہ اس کا جائزہ لے کے میسر کریں۔

نماز توجہ دلاتی ہے لغویات سے پرہیز کی طرف اور لغویات سے پرہیز پھر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجاآوری کی طرف لے جاتا ہے۔ اور پھر اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے کہ اپنے مال کو ناجائز چیزوں پر خرچ کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں۔

اللہ تعالیٰ نے خلافت کا انعام پانے والوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ اطاعت کے معیاروں کو بھی بلند کریں۔

ہمیں اپنی عبادتوں کے معیار بھی اونچے کرنے ہوں گے۔ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہوگی۔ اپنے ہر قول و فعل کو ہر قسم کے شرک سے کلیۃً پاک کرنا ہوگا۔ اپنے اموال کو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہوگا۔ اور خلافت سے وفا اور اطاعت کے معیاروں کی بھی ہر وقت حفاظت کرنی ہوگی تبھی ہم خلافت کے انعام اور اس کے ساتھ رکھی ہوئی اللہ تعالیٰ کی برکات سے فیض پا سکتے ہیں اور تاقیامت رہنے والی خلافت سے جُڑے رہ سکتے ہیں اور اپنی نسلوں کو ان کے ساتھ جڑا رکھنے والا بن سکتے ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 25 رمئی 2018ء بمطابق 25 رہجرت 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا۔ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (النور:56-57)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ

نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ اوران کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا۔ اوران کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ اورنماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے ایک وعدے کے بارے میں بیان ہوا ہے۔ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ایک وعدہ فرمایا ہے کہ اگر اس اس طرح ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں انعام سے نوازے گا۔ اور وہ خلافت کا انعام ہے۔ جس کے نتیجہ میں تمہیں تمکنت بھی حاصل ہوگی اور خوف کی حالتوں کے بعد امن کی حالت بھی ملے گی۔ پس یہ وعدہ ہے، پیشگوئی نہیں کہ ضرور اللہ تعالیٰ دے گا۔ یہ نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں دے گا اور ضرور دے گا بلکہ یہ اس وعدے کے ساتھ ہے کہ جو اس کی شرائط پوری کرنے والے ہوں گے۔ اور وہ شرائط کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ میری عبادت کرنے والے ہوں گے۔ شرک سے مکمل طور پر پرہیز کرنے والے ہوں گے۔ اگر عبادت کرنے والے نہیں۔ جو عبادت کا حق ہے اس سے عبادت کرنے والے نہیں۔ اگر شرک سے کُلّی طور پر اجتناب کرنے والے نہیں اور اس سے بچنے والے نہیں جس طرح کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو پھر وہ اس وعدہ سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ پس خلافت ہوگی بھی تو ایسے لوگ اگر یہ شرائط پوری نہیں کر رہے، جو عمل کرنے والے نہیں وہ خلافت سے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔

قرآن کریم سے بھی ہمیں واضح ہوتا ہے کہ آخری زمانے میں خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ احادیث سے بھی ہمیں پتہ چلتا ہے کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی اور یہ دائمی خلافت ہے۔ اور ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بڑی کھول کر وضاحت فرمائی کہ میرے بعد خلافت ہوگی اور ہمیشہ رہے گی۔ لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مسلمانوں کو یہ بھی واضح فرما دیا کہ خلافت کے وعدہ سے فیض اٹھانے کے لئے، اس کے انعام سے حصہ لینے کے لئے اپنی حالتوں کو بدلنا ہوگا۔ صرف مسلمان کہلانا، صرف ظاہری ایمان کا اظہار کرنا خلافت کے ایمان کا حقدار نہیں بنا دے گا۔ پس اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو یہ نصیحت فرماتا ہے کہ عبادت کا حق ادا کرنے کے لئے، شرک سے بچنے کے لئے نمازوں کو قائم کرو۔ زکوۃ ادا کرو۔ رسول کی اطاعت کرو تبھی تم اللہ تعالیٰ کے رحم کو حاصل کر سکتے ہو۔

اطاعت رسول میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمائی کہ جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جو خلافت کا نظام ہے اس میں سب سے بڑھ کر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقرر کردہ امیر ہے وہ خلیفہ ہی ہے۔ پس اس بات سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ خلافت کی اطاعت بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ لیکن یہاں وہ خلافت نہیں جو زبردستی چھین کر دنیاوی آقاؤں کی مدد سے حاصل کی جاتی ہے۔ یہاں وہ خلافت مراد ہے جو منہاج نبوت پر قائم ہو اور جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واضح ارشاد فرما چکے ہیں اور جو مسیح موعود کے آنے کے بعد قائم ہونی تھی۔ ان سے خلافت کا یہ سلسلہ چلنا تھا کیونکہ وہ مسیح موعود خاتم الخلفاء ہوگا۔ اور اس خلافت نے پھر جنگ نہیں کرنی، ظلم نہیں کرنا بلکہ اس طرف توجہ دلانی ہے کہ نمازوں کا قیام کرو۔ اس طرف توجہ دلانی ہے کہ دین کی اشاعت کے لئے اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے زکوۃ دو اور مالی قربانی کی طرف توجہ کرو۔ پس یہ نظام بھی اِس وقت صرف جماعت احمدیہ میں رائج ہے۔

اسی طرح اطاعت رسول کا ایک مقصد جو وحدت کی لڑی میں پرویا جانا ہے وہ بھی خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ دوسرے مسلمان بیشک نمازیں بھی پڑھتے ہیں لیکن ایک وحدت نہ ہونے کی وجہ سے ان کے دل میں پھوٹ ہے۔ ایک ہی مسلک ہونے کے باوجود جزئیات میں پڑ کر تفرقہ پیدا کیا ہوا ہے۔ علماء اپنے منبروں کے لئے اور اپنے مقاصد کے لئے، اب تو پاکستان میں علماء کے سیاسی مقاصد بھی ہو گئے ہیں ایک دوسرے سے لڑتے رہتے ہیں۔ یہی حال پھر ان کے پیچھے چلنے والوں کا ہے۔

کچھ عرصہ ہوا جب پاکستان میں دھرنے وغیرہ ہو رہے تھے، حکومت کے خلاف احتجاج ہو رہے تھے۔ تو اس کے بعد پھر علماء کے دو گروپوں کی آپس میں بھی ٹھن گئی۔ کوئی لبّیک یا رسول اللہ کے نام پر اپنے ذاتی مقاصد حاصل کرنے اور لیڈر بننے کی کوشش کر رہا تھا تو کوئی ختم نبوت کے نام پر اپنی دکان چمکانے کی کوشش کر رہا تھا اور ٹی وی پر یہ تماشا دنیا دیکھ رہی تھی۔ پاکستان کے ٹی وی نے دکھایا۔ اس کے باوجود پھر بھی وہ لوگ جو اُن کے پیچھے چلتے ہیں ان کو سمجھ نہیں آتی کہ وہ کن لوگوں کے پیچھے چل رہے ہیں۔ کیا یہ لوگ عوام النّاس کے لئے، عامّۃ المسلمین کے لئے دین کی تمکنت کا ذریعہ بنیں گے؟ کیا یہ لوگ صحیح رہنمائی کریں گے؟ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ لوگ تو خود بگڑے ہوئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے مطابق بگڑے ہوئے ہیں کہ اُس زمانے کے علماء بدترین مخلوق ہوں گے۔

(الجامع لشعب الایمان جلد3 صفحہ 318-317 حدیث 1763 مطبوعہ مکتبۃ الرشد ناشرون ریاض 2003ء)

زکوۃ دیتے ہیں تو اس کے استعمال کا بھی حکومت کو پتہ نہیں لگتا۔ وہ یہ دعویٰ تو کرتی ہے کہ غریبوں پر ہم خرچ کر رہے ہیں لیکن زکوۃ فنڈ میں اربوں کے غبن ہوتے ہیں جس کی خبریں میڈیا پر آتی ہیں۔ اشاعت اسلام کا تو سوال بھی نہیں پیدا ہوتا۔ اسلام کے نام پر قائم حکومتیں، تیل کی دولت سے مالا مال حکومتیں کیا کر رہی ہیں۔ کوئی بھی اشاعتِ اسلام کا کام ان سے نہیں ہو رہا ہے۔ یہ کام بھی قربانیاں کر کے اگر کوئی کر رہا ہے تو جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ یہ نظام بھی اسی وقت چل سکتا ہے جب خلافت کا نظام ہو۔ بعض علماء اور سنجیدہ طبقہ اس بات کا اظہار تو کرتے ہیں کہ خلافت کا نظام ہونا چاہئے لیکن جب کہو کہ اللہ تعالیٰ نے جو نظام قائم کیا ہے اسے مانو تو ماننے کے لئے تیار نہیں بلکہ مخالفت میں بڑھے ہوئے ہیں۔

اس مخالفت کا تازہ واقعہ دو دن ہوئے سیالکوٹ میں ہماری مسجد میں ہوا۔ مسجد اور اس کے ساتھ جو گھر تھا۔ پولیس اور انتظامیہ دونوں نے مل کر بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ ان کی سرکردگی میں مولویوں نے اوران کے چند سو چیلوں نے دھاوا بولا، حملہ کیا۔ بہت بڑا کارنامہ انہوں نے انجام دیا۔ انہوں نے اسلام کو بچانے کے لئے بڑا شب خون مارا۔ اس گھر کو جس کو چند دن پہلے پولیس خود ہی بلاوجہ سِیل (seal) کر چکی تھی، اس کا کوئی جواز نہیں تھا۔ اور وہاں تھا بھی کوئی نہیں۔ پھر بھی اس سِیل (seal) ہوئے ہوئے گھر کو پولیس نے باقاعدہ انتظام کے تحت حملہ کر کے نقصان پہنچایا، اندر سے توڑ پھوڑ کی۔ یہ پاکستان بننے سے بھی ایک لمبا عرصہ بلکہ سو سال سے بھی زیادہ عرصہ پہلے بنے ہوئے گھر اور مسجد تھے۔ اور کوئی جواز نہیں بنتا تھا کہ احمدیوں نے آج بنایا ہے تو ہم نے منارے گرانے ہیں، گنبد گرانے ہیں۔ پس یہ ان کا حال ہے جو مخالفت میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اب یہ بھی اعلان کر رہے ہیں کہ ہم اور مسجدوں کو بھی نقصان پہنچائیں گے اور گرائیں گے۔ حافظ ہیں، ایک سیاسی پارٹی کے کوئی صاحب قاری ہیں۔ کہنے کو تو حافظ ہیں لیکن قرآن کریم کی تعلیم کی روح سے بالکل ہی خالی ہیں۔ خالی تو بہرحال انہوں نے ہونا تھا اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے خاتم الخلفاء اور اس زمانے کے حَکَم اور عَدل کی دشمنی میں بڑھے ہوئے ہیں تو پھر قرآن کریم کے علم سے بھی خالی ہو جاتے ہیں۔ ظاہری الفاظ تو رَٹے ہوں گے۔ قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھنے کے لئے ان کے ذہنوں کو تالے لگے ہوئے ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی ایک سزا ہے کہ یہ سمجھ نہیں سکتے۔ ہاں فتنہ و فساد کا جہاں تک سوال ہے اس میں ان کے ذہن جو ہیں بہت رسا ہیں۔ بہت کھلے ہوئے ہیں۔ جتنا چاہیں ان سے فتنہ و فساد کروا لیں۔ اس کے لئے نئے نئے طریقے ایجاد کر لیں گے۔ ان چیزوں میں ہم بہرحال ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ بہرحال یہ تو ان کا حال ہے۔ اپنی مسجدوں میں بھی ایک دوسرے کے خلاف بولتے ہیں اور فتنوں اور فسادوں کی منصوبہ بندیاں کر کے اپنی مسجدوں کے تقدّس بھی پامال کرتے ہیں۔ اور ہماری مساجد میں بھی جو خالصۃً اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی گئی ہیں ان کو بھی تالے لگا کر، بند کر کے اور پھر باقاعدہ حملہ کر کے نقصان پہنچا کر ان کے تقدّس کو بھی پامال کرتے ہیں۔ یہ نتیجہ ہے ان کے اپنے ذاتی مقاصد کو دین پر ترجیح دینے کا۔ اور جب تک یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق قائم ہونے والی خلافت کو نہیں مانیں گے یہ ایسی حرکتیں کرتے رہیں گے اور ان سے کسی بھی قسم کی اچھائی کی توقع رکھی ہی نہیں جا سکتی۔

ہاں چند ایک شریف لوگ بھی ہوتے ہیں۔ سینیٹ میں ایک خاتون نے بڑی ہمت سے اس پر کل اظہار تشویش بھی کیا اور اسے ردّ بھی کیا۔ اب دیکھیں اس بیچاری کا مولوی اور مولوی طبع لوگ جو ہیں اور مفاد پرست سیاستدان جو ہیں وہ کیا حشر کرتے ہیں۔ ابھی تک تو یہی دیکھنے میں آیا ہے کہ پھر وہ اس حد تک ایسے شریف لوگوں کے پیچھے پڑتے ہیں کہ ان کو یا تو سیاست سے الگ ہونا پڑتا ہے یا معافی مانگنی پڑتی ہے۔

جہاں تک ہمارے جذبات کا تعلق ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی ایک یادگار کو نقصان پہنچایا اور حکومت نے اسے اپنے قبضے میں لیا ہوا ہے تو ہمارا تو ہمیشہ کی طرح یہی جواب ہے اور ہونا چاہئے کہ اِنَّمَآ اَشۡکُوۡا بَثِّیۡ وَ حُزۡنِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ (یوسف: 87)۔ کہ میں تو اپنے رنج اور غم کی فریاد کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتا ہوں۔ بیشک اس کے ساتھ ہمارا جذباتی تعلق بھی ہو لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اعلیٰ تعلق کا اظہار صرف عمارتوں کی حفاظت سے نہیں بلکہ آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہے۔ آپ کے بعد نظام خلافت کے ساتھ جڑنے سے ہے۔ ان چیزوں کے حصول سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کے لئے بتائی ہیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بہتر کرنے سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے سے ہے۔ اپنی اطاعت کے معیاروں کو بڑھانے سے ہے۔ پس اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی نے سوال کیا کہ خلیفہ کے آنے کا مدّعا کیا ہوتا ہے؟ مقصد کیا ہوتا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو جواب دیا وہ ہمارے سامنے ہر وقت رہنا چاہئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ''اصلاح''۔ یہ مقصد ہے۔ اور پھر وضاحت بھی فرمائی کہ ''دیکھو حضرت آدم سے اِس نسل انسانی کا سلسلہ شروع ہوا اور ایک مدت دراز کے بعد جب انسان کی عملی حالتیں کمزور ہوگئیں اور انسان زندگی کے اصل مدّعا اور خدا کی کتاب کی اصل غایت بھول کر ہدایت کی راہ

سے دور جا پڑے تو پھر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایک مامور اور مُرسَل کے ذریعہ سے دنیا کو ہدایت کی۔ اور ضلالت کے گڑھے سے نکالا۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’شانِ کبریائی نے جلوہ دکھایا اور ایک شمع کی طرح نور معرفت دنیا میں دوبارہ قائم کیا گیا۔ ایمان کو نورانی اور روشنی والا ایمان بنا دیا‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’غرض اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہی سنّت چلی آتی ہے‘‘۔ حضرت آدم سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک یہی ہم نے دیکھا۔ پھر فرمایا کہ ’’غرض اللہ تعالیٰ کی یہی سنّت چلی آتی ہے کہ ایک زمانہ گزرنے پر جب پہلے نبی کی تعلیم کو لوگ بھول کر راہ راست اور متاعِ ایمان اور نور معرفت کو کھو بیٹھتے ہیں اور دنیا میں ظلمت اور گمراہی، فسق و فجور کا چاروں طرف سے خطرناک اندھیرا چھا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی صفات جوش مارتی ہیں اور ایک بڑے عظیم الشان انسان کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا نام اور توحید اور اخلاق فاضلہ پھر نئے سرے سے دنیا میں اس کی معرفت قائم کر کے خدا تعالیٰ کی ہستی کے بیّن ثبوت ہزاروں نشانوں سے دیئے جاتے ہیں اور ایسا ہوتا ہے کہ کھویا ہوا عرفان اور گمشدہ تقویٰ طہارت دنیا میں قائم کی جاتی ہے‘‘۔ (پس مسلمانوں میں بھی اور غیر مسلموں میں بھی ایمان کھویا ہوا ہے۔ تقویٰ کھویا ہوا ہے۔ اس لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق خاتم الخلفاء کو بھیجا اور آپ نے اسے قائم کیا۔ آپ فرماتے ہیں ’’اور ایک عظیم الشان انقلاب واقع ہوتا ہے۔ غرض اسی سنت قدیمہ کے مطابق‘‘۔ (یہ غور سے سننے والی بات ہے۔) آپ نے فرمایا ’’اسی سنت قدیمہ کے مطابق ہمارا یہ سلسلہ قائم ہوا ہے‘‘۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 10 صفحہ 275-274- ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جماعت احمدیہ کا قیام بھی اس لئے ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے بیّن ثبوت پیش کئے جائیں۔ توحید کو دوبارہ قائم کیا جائے۔ اخلاق فاضلہ کو نئے سرے سے قائم کیا جائے۔ جیسے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی اکثریت کی عملی حالت کمزور ہے۔ قبروں کی پوجا، شرک اور بدعات میں یہ لوگ مبتلا ہیں۔ فسق و فجور عام ہے اور خود اس بات کو یہ مانتے ہیں۔ اس پر اخباروں میں کالم لکھے جاتے ہیں لیکن جیسا کہ میں نے کہا جسے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ہدایت دینے اور ضلالت کے گڑھے سے نکالنے کے لئے بھیجا ہے اسے یہ ماننے کو تیار نہیں۔ مخفی شرک میں یہ مبتلا ہیں اور اخلاق فاضلہ کا نام و نشان ہی نہیں ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آخری فقرہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ ہمیں ہر وقت ہوشیار رکھنے والا ہونا چاہئے کہ اس سنّت قدیمہ کے مطابق ہمارا یہ سلسلہ قائم ہوا ہے کہ جب دنیا میں ہر طرف فسق و فجور اور فساد پھیل جاتا ہے، اخلاق کا خاتمہ ہو جاتا ہے، لوگ توحید کو بھول جاتے ہیں، شرک پھیلنا شروع ہو جاتا ہے تو اس وقت پھر اللہ تعالیٰ اپنے کسی پیارے کو بھیجتا ہے۔ اور پھر نئے سرے سے تجدید دین ہوتی ہے۔ پس اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر اپنے اندر یہ تبدیلیاں نہیں پیدا کر رہے تو پھر بڑی قابل فکر بات ہے۔

ہمیں ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ساتھ وابستہ انعامات کے حصول کے لئے جن باتوں اور جن کاموں کے کرنے کی نصیحت فرمائی ہے اس کے مطابق ہم اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟ ان کے معیار کیا ہیں؟ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہماری عبادتیں کیسی ہیں؟ ہماری نمازوں کے قیام کیسے ہیں؟ ہمارا ہر قول و عمل شرک سے پاک ہے یا نہیں؟ ہماری مالی قربانیوں کے معیار کیا ہیں؟ ہماری اطاعت کے معیار کس درجہ کے ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح چاہتے ہیں ہم ان معیاروں کو حاصل کرنے والے ہیں یا نہیں؟ اور پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس معیار پر اپنے سلسلہ کے ماننے والوں کو دیکھنا چاہتے ہیں ہم اس تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟

عبادتوں اور نمازوں کی اہمیت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پالی۔ اور اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا‘‘۔ فرمایا کہ ’’اگر اس کے فرضوں میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ سے پوری کر دی جائے گی۔ اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہوگا اور اس کا جائزہ لیا جائے گا۔

(سنن الترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء ان اوّل مایحاسب بہ العبد... الخ حدیث 413)

پس یہ اہمیت ہے نمازوں کی۔ آجکل رمضان کی وجہ سے سب کی نمازوں کی طرف اور مسجدوں کی طرف بڑی توجہ ہے۔ لیکن یہ رمضان کے مہینے کی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ صرف رمضان کے مہینہ کی نمازوں کے بارے میں نہیں پوچھے گا بلکہ تمام زندگی کی نمازوں کا حساب ہوگا۔ پس یہ بڑے فکر کا مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر بے انتہا مہربانی ہے کہ فرمایا کہ فرضوں میں جو کمی ہو جاتی ہے، بشری کمزوری کی وجہ سے انسانی طبیعت میں بھی اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں بعض دفعہ حق ادا نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر نفلوں کے ذریعہ سے جو زندگی میں ادا کئے گئے ہوں گے ان سے یہ فرضوں کی کمی پوری کرو۔

پھر ایک روایت میں ہے ’’حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے‘‘۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوٰۃ حدیث 246)

پس یہ بہت خوف کا مقام ہے۔ شرک ایسا جرم ہے جو اللہ تعالیٰ کو انتہائی ناپسند ہے۔ شرک اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا۔ کیا ہم ایسے جرم کے مرتکب ہو کر اللہ تعالیٰ کے انعام خلافت سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔

نماز کیسی ہونی چاہئے؟ اس کی حقیقت اور روح کے معیار کیا ہیں؟ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’بعض لوگ مسجدوں میں بھی جاتے ہیں۔ نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور دوسرے ارکان اسلام بھی بجالاتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی نصرت اور مدد ان کے شامل حال نہیں ہوتی اور ان کے اخلاق اور عادات میں کوئی نمایاں تبدیلی دکھائی نہیں دیتی‘‘۔ (نمازیں پڑھنے والوں کے عادات و اخلاق میں بھی ایک نمایاں تبدیلی نظر آنی چاہئے۔) ’’جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی عبادتیں بھی رسمی عبادتیں ہیں۔ حقیقت کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ احکام الٰہی کا بجا لانا تو ایک بیج کی طرح ہوتا ہے جس کا اثر روح اور وجود دونوں پر پڑتا ہے‘‘۔ (بیج ہے تو اس کا روح پر بھی اثر ہونا چاہئے۔ جس طرح پودے لگاؤ تو پودا اُگتا ہے، نشوونما پاتا ہے، نظر آتا ہے۔ اسی طرح ہماری روح پر بھی اور ہمارے جسم پر بھی اور ظاہری اخلاق پر بھی نمازوں کا اثر نظر آنا چاہئے۔) فرمایا کہ ’’ایک شخص جو کھیت کی آبپاشی کرتا اور بڑی محنت سے اس میں بیج بوتا ہے اگر ایک دو ماہ تک اس میں انگوری نہ نکلے تو ماننا پڑتا ہے کہ بیج خراب ہے‘‘۔ (یعنی کہ انگوری سے مطلب ہے کہ بیج اگر Germinate نہ کرے۔ نہ اُگے، باہر نہ نکلے، دانے سے باہر shoot نہ کرے۔ میں نے انگوری کی یہ وضاحت اس لئے کر دی کہ بعض ترجمہ کرنے والے بعد میں آ کر پوچھتے ہیں کہ آپ نے بعض الفاظ استعمال کئے جن کا ہمیں پتہ نہیں تھا۔) ’’یہی حال عبادات کا ہے۔ اگر ایک شخص خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھتا ہے، نمازیں پڑھتا ہے، روزے رکھتا ہے اور بظاہر نظر احکام الٰہی کو حتی الوسع بجالاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی خاص مدد اس کے شامل حال نہیں ہوتی تو ماننا پڑتا ہے کہ جو بیج وہ بو رہا ہے وہی خراب ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 43- ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ وہ نکتہ ہے جسے ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ اپنی عبادات اور اپنے اخلاق و اطوار کی بہتری کے معیار سے اللہ تعالیٰ کے قرب کو پہچانیں۔ اگر ہمارے معیار بہتر ہوئے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ نمازیں ہمیں فائدہ دے رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہم قریب ہو رہے ہیں۔ اگر ہماری ظاہری حالتیں نہیں بدل رہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل نہیں ہو رہا اور نمازیں بھی کوئی فائدہ نہیں دے رہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں مزید فرماتے ہیں کہ ’’نماز کیا چیز ہے؟ وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرّع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو‘‘۔ (یعنی عربی تمہاری زبان نہیں ہے۔ اس لئے جو عربی نہیں جانتے وہ صرف اسی پر پابند نہ رہیں کیونکہ اس وجہ سے پھر دل کی وہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی جو دعا کرنے والے کے دل میں ہونی چاہئے۔) فرماتے ہیں کہ ’’کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے‘‘ (بعض دعائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں، اور بعض قرآن کریم کی دعائیں ہیں ان کو پڑھنا بھی چاہئے اور ان کو سمجھنا بھی چاہئے۔ ان کے معنی بھی یاد کرنے چاہئیں تا کہ ان کی روح کا بھی پتہ لگے۔ باقی جو دعائیں ہیں، بعض لوگوں نے اپنی دعائیں بنائی ہوئی ہیں یا دوسری دعائیں یاد کر لیتے ہیں) فرمایا کہ ’’باقی اپنی تمام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا کہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو‘‘۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 69-68)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’نماز ایسی شئے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ہے"۔(آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قریب آجاتا ہے۔)"نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ میں مرگیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے۔۔۔"۔ فرماتے ہیں کہ "جس گھر میں اس قسم کی نماز ہوگی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر نوحؑ کے وقت میں یہ نماز ہوتی تو وہ قوم کبھی تباہ نہ ہوتی"۔ آپ فرماتے ہیں کہ "حج بھی انسان کے لئے مشروط ہے۔" (بعض شرائط ہیں اس کے ساتھ حج ادا کیا جاتا ہے۔ ہر ایک پر فرض نہیں ہے) "روزہ بھی مشروط ہے۔" (یہ بھی بیمار پر، مسافر پر فرض نہیں۔ یا مسافر تو بعد میں رکھ سکتا ہے لیکن بیمار بعض دفعہ مستقل نہیں رکھتے۔ بعض شرطیں ہیں۔ روزہ بھی مشروط ہے۔) "زکوۃ بھی مشروط ہے"۔ (جن کے پاس مال ہے انہوں نے زکوۃ دینی ہے) "مگر نماز مشروط نہیں۔ سب ایک سال میں ایک ایک دفعہ ہیں"۔ (باقی عبادتیں جو فرض ہیں وہ بھی سال میں ایک دفعہ ہیں) "مگر اس (نماز) کا حکم ہر روز پانچ دفعہ ادا کرنے کا ہے۔ اس لئے جب تک پوری پوری نماز نہ ہوگی تو وہ برکات بھی نہ ہوں گی جو اس سے حاصل ہوتی ہیں اور نہ اس بیعت کا کچھ فائدہ حاصل ہوگا"۔ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 422-421۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ فرماتے ہیں جب تک پوری پوری نماز نہ ہوگی وہ برکات بھی نہ ہوں گی جو اس سے حاصل ہوتی ہیں۔ یعنی نماز سے حاصل ہوتی ہیں پھر آپ نے فرمایا اور نہ اس بیعت کا کچھ فائدہ حاصل ہوگا جو تم نے میری کی ہے۔ پس یہ ہے وہ معیار جو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شرک سے بچو۔ اس بارے میں ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امّت میں شرک کا خدشہ تھا۔ چنانچہ ایک حدیث ہے کہ عبادہ بن نسی نے ہمیں شدّاد بن اَوس کے بارے میں بتایا کہ وہ رو رہے تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ اس پر انہوں نے کہا کہ مجھے ایک ایسی چیز یاد آگئی تھی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس پر مجھے رونا آگیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنی امت کے بارے میں شرک اور مخفی خواہشوں سے ڈرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کی امّت آپ کے بعد شرک میں مبتلا ہو جائے گی؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ البتہ میری امّت شمس و قمر، بتوں اور پتھروں کی عبادت تو نہیں کرے گی مگر اپنے اعمال میں ریا سے کام لے گی۔ (ان کے اپنے عمل میں دھوکہ ہوگا۔ بناوٹ ہوگی۔ تصنع ہوگا) اور مخفی خواہشات میں لوگ مبتلا ہو جائیں گے۔ اگر ان میں سے کوئی روزہ دار ہونے کی حالت میں صبح کرے گا پھر اس کی کوئی خواہش معارض ہوگی تو وہ روزہ ترک کر کے اس خواہش میں مبتلا ہو جائے گا"۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 835 حدیث 17250 مسند شداد بن اوس مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

روزہ کی پرواہ نہیں کرے گا۔ ظاہراً روزہ ہوگا۔ پچھلی دفعہ بھی میں نے واقعہ سنایا تھا کہ امّاں ابّا کے لئے ہم روزہ رکھ لیتے ہیں لیکن دوپہر کو جا کر بازار سے کھانا کھا لیا اور پھر شام کو بڑے اہتمام سے گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر افطاری کر رہے ہیں جس طرح سارا دن کے ہم ہی سب سے بڑے روزہ دار ہیں۔ تو یہ بعض لوگوں کا حال ہے۔ یہاں کے اخباروں نے اپنا ایک آرٹیکل لکھا اور اس میں بیان بھی کیا تھا جیسا کہ گزشتہ ہفتہ میں نے بتایا تھا۔

پس بڑے ہی خوف کا مقام ہے۔ اگر ہم گہرائی سے اپنا جائزہ لیں تو شرک خفی کی کئی مثالیں نظر آئیں گی۔ ہماری نمازیں بھی بعض دفعہ اپنی خواہشات کی پیروی کی وجہ سے چھوٹ جاتی ہیں اور ہمارے روزے بھی دنیاوی عذروں کی نظر ہو جاتے ہیں یا چھوٹ جاتے ہیں۔ مجھے ایک جوان ملا کہنے لگا کیونکہ میں پیزے کا کاروبار کرتا ہوں اور پیزا بناتے ہوئے چکھنا پڑتا ہے اس لئے میں روزہ نہیں رکھتا یا کچھ روزے چھوڑ دیتا ہوں۔ اس پر صرف اِنَّا لِلّٰہ ہی پڑھا جا سکتا ہے کہ ہم احمدی ہو کر ایسی حرکتیں کریں۔ اسے تو پتہ نہیں کچھ احساس ہوا یا نہیں لیکن بعض ایسے لوگوں کی باتیں سن کے مجھے بہرحال شرمندگی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انعام کو حاصل کرنے کا دعویٰ تو ہے لیکن اگر اس کے احکام سے دُوری ہے تو پھر یہ دعویٰ جھوٹا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: "خدا نے قرآن میں فرمایا کہ وَ یَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ۔ یعنی ہر ایک گناہ کی مغفرت ہوگی"۔ (پوری آیت ہے لیکن آپ نے ایک فقرہ بولا اور فرمایا کہ) "مگر شرک کو خدا نہیں بخشے گا۔ پس شرک کے نزدیک مت جاؤ اور اس کو حرمت کا درخت سمجھو"۔ (تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 324-323 حاشیہ)

اب شرک کی بات ہو رہی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ "توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہیں اور دل میں ہزاروں بُت جمع ہوں۔ بلکہ جو شخص اپنے کسی کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے۔ ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بُت پرست ہے"۔ یہ اس حدیث کی وضاحت ہے۔ "بُت صرف وہی نہیں ہیں جو سونے یا چاندی یا پیتل یا پتھر وغیرہ سے بنائے جاتے ہیں اور ان پر بھروسہ کیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دی جائے جو خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بت ہے"۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 349)

پس بہت باریکی سے ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

پھر خلافت کا انعام پانے والوں کے لئے زکوۃ اور مالی قربانی کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب العلم باب الاغتباط فی العلم والحکمة حدیث 73)

پھر حضرت حسن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے اموال کو زکوۃ ادا کر کے محفوظ کر لو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقات کے ذریعہ بھی کرو"۔ (الجامع لشعب الایمان جلد 5 صفحہ 185 حدیث 3280 مطبوعہ مکتبۃ الرشد ناشرون ریاض 2003ء)۔ یعنی زکوۃ اور صدقات، ہر چیز کی مالی قربانی اس طرف توجہ دلا دی۔

پس زکوۃ جن پر واجب ہے وہ تو زکوۃ دیں گے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر ایک پر واجب بھی نہیں۔ لیکن جن پر واجب نہیں انہیں بھی یہاں نصیحت فرمائی کہ صدقات کی طرف توجہ کرو اور ضرورتمندوں اور غریبوں کا خیال رکھو۔ پس اس میں جہاں ضرورتمندوں کی ضرورت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، جو ضروری چیز ہے، وہاں وحدت پیدا کرنے کی طرف بھی توجہ ہے۔ کیونکہ زکوۃ اور اموال کا خرچ خلافت کے تابع ہی بہترین رنگ میں ہو سکتا ہے۔ جماعت کا نظام بھی ہے جس کے پاس ضرورتمندوں کے کوائف بہتر رنگ میں میسر ہوتے ہیں اور ہو سکتے ہیں۔ اور جو جماعتیں ہیں ان کو چاہئے کہ اس کا جائزہ لے کے میسر کریں۔ عموماً تو ایسے لوگوں کی فہرستیں آتی ہیں۔ پھر خلیفہ وقت کے پاس مختلف جگہوں کی معلومات ہیں جو مختلف لوگوں کی طرف سے آجاتی ہیں۔ بعض لوگوں کی اپنی طرف سے بھی آجاتی ہیں ان کے مطابق وہ خود بھی وہاں خرچ کرنے کے لئے نظام کو کہتا ہے کہ ہاں خرچ کرو۔ یہی وجہ ہے کہ افریقہ میں بھی اور دوسرے ممالک میں بھی جماعت وہاں کے لوگوں کو جس حد تک ہو سکتا ہے اپنے وسائل کے مطابق سہولت پہنچانے کی، مدد کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ علاج کی سہولتیں بھی دی جاتی ہیں۔ تعلیم کی سہولتیں بھی دی جاتی ہیں۔ دوسری خوراک وغیرہ کے لئے بھی۔ اور اکثر احمدیوں کو میں نے دیکھا ہے بڑے درد کے ساتھ اپنے غریب بھائیوں کی مدد کے لئے مالی قربانی کرتے بھی ہیں اور اسی ذریعہ سے پھر ایک وحدت بھی پیدا ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نمازوں کے حق ادا کرنے اور زکوۃ ادا کرنے کے آپس کے تعلق کو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق جوڑتے ہوئے یہ فرماتے ہیں کہ "لوگ اپنی نمازوں میں خشوع خضوع کرتے ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طبعاً وہ لغو سے اعراض کرتے ہیں"۔ (جو نمازیں صحیح طرح پڑھی جائیں گی تو لغو سے اعراض ہوگا) "اور اس گندی دنیا سے نجات پا جاتے ہیں اور اس دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو کر خدا (تعالیٰ) کی محبت ان میں پیدا ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ (المؤمنون:5)۔ یعنی وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں"۔ (جب لغویات سے پرہیز کیا۔ لغویات پہ خرچ نہیں کرتا تو پھر عبادتوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ اگر مالدار ہیں تو پھر خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی طرف ان کو توجہ پیدا ہوتی ہے۔) فرمایا "اور یہ ایک نتیجہ ہے عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المؤمنون:4) کا"۔ (لغو سے اعراض کا۔ لغو سے بچنے کا نتیجہ ہے کہ پھر مالی قربانی کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ دوسروں کا احساس ہوتا ہے۔) "کیونکہ جب دنیا سے محبت ٹھنڈی ہو جائے گی تو اس کا لازمی نتیجہ ہوگا کہ وہ خدا کی راہ میں خرچ کریں گے اور خواہ قارون کے خزانے بھی ایسے لوگوں کے پاس جمع ہوں وہ پرواہ نہیں کریں گے اور خدا کی راہ میں دینے سے نہیں جھجکیں گے"۔ آپ فرماتے ہیں کہ "ہزاروں آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ وہ زکوۃ نہیں دیتے یہاں تک کہ ان کی قوم کے بہت سے غریب اور مفلس آدمی تباہ اور ہلاک ہو جاتے ہیں مگر وہ ان کی پرواہ نہیں کرتے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہر ایک چیز پر زکوۃ دینے کا حکم ہے یہاں تک کہ زیور پر بھی۔ ہاں جواہرات وغیرہ چیزوں پر نہیں۔ اور جو امیر، نواب اور دولتمند لوگ ہوتے ہیں ان کو حکم ہے کہ وہ شرعی احکام کے بموجب اپنے خزانوں کا حساب کر کے زکوۃ دیں"۔ (نہ کہ نقد روپیہ جو ہے۔ اگر وہ ایک حد تک، ایک مدت تک جمع ہو تو اس پر بھی زکوۃ دیں) "لیکن وہ نہیں دیتے۔ اس لئے خدا (تعالیٰ) فرماتا ہے کہ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ کی حالت تو ان میں تب پیدا ہوگی جب وہ زکوۃ بھی دیں گے"۔ (زکوۃ دیں گے تو لغویات سے بچنے کی کوشش بھی ہوگی۔ نمازوں کا خشوع و خضوع حاصل ہوگا۔ اگر صحیح نمازیں ہیں تو لغویات سے بچیں گے۔ لغویات سے بچیں گے تو مالی قربانی کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ آپ نے فرمایا مالی قربانی کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو

لغویات سے بچتے ہیں۔ ہر چیز کا آپس میں تعلق ہے۔) آپ فرماتے ہیں ’’گویا زکوۃ کا دینا لغو سے اعراض کرنے کا ایک نتیجہ ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد10 صفحہ64۔ ایڈیشن1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس نماز توجہ دلاتی ہے لغویات سے پرہیز کی طرف اور لغویات سے پرہیز پھر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری کی طرف لے جاتا ہے۔ اور پھر اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے کہ اپنے مال کو ناجائز چیزوں پر خرچ کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں۔ پس آپ نے اس سے یہ بھی نتیجہ نکالا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا بھی بہت سی لغویات سے انسان کو بچالیتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے خلافت کا انعام پانے والوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ اطاعت کے معیاروں کو بھی بلند کریں۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ یہ حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت اس نکتہ پر کی کہ سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ ہمیں پسند ہو یا ناپسند۔ اور یہ کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں کسی امر کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے۔ حق پر قائم رہیں گے یا حق بات ہی کہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔‘‘ (صحیح البخاری کتاب الاحکام باب کیف یبایع الامام الناس حدیث 7199۔ صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ... الخ)

یہ صرف اپنے لئے ہی نہیں آپ نے فرمایا بلکہ آگے خلافت اور نظام کے بارے میں بھی یہی ارشاد ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک (چاہے حق تلفی ہو رہی ہے۔ ترجیحی سلوک ہو رہا ہے۔ امتیاز برتا جا رہا ہے) غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے‘‘۔ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ ...الخ حدیث4754)

اس بات کو اطاعت کے بارے میں بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بِدُوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی۔ اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحّدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔‘‘ (دل کی جو خواہشات ہیں وہ اگر ہوں تو بت بن جاتے ہیں۔ پھر اطاعت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔) فرمایا کہ ’’صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں۔‘‘ (اختلاف رائے ہوگا تو زیادہ پھوٹ پڑی رہے گی۔ پھر تنزل ہوگا۔ گراوٹ ہوتی چلی جائے گی۔ پھر ترقی نہیں ہوگی۔) فرمایا کہ ’’مسلمانوں کے ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں۔ پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی۔ وہ اصولِ سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارِ گراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا‘‘۔ (ہماری کوئی عقل کی بات نہیں۔) ’’اور جو کچھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔ ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے اور آپ کے لب مبارک کو متبرّک سمجھتے تھے۔ اگر ان میں یہ اطاعت، یہ تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی ہی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’میرے نزدیک شیعہ سنّیوں کے جھگڑوں کو چکا دینے کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ صحابہ کرام میں باہم پھوٹ، ہاں باہم کسی قسم کی پھوٹ اور عداوت نہ تھی کیونکہ ان کی ترقیاں اور کامیابیاں اس امر پر دلالت کر رہی ہیں کہ وہ باہم ایک تھے اور کچھ بھی کسی سے عداوت نہ تھی۔ ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ مگر میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہ نکلی تھیں۔ یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ وہ تلوار جو اُن کو اٹھانی پڑی وہ صرف اپنی حفاظت کے لئے تھی ورنہ اگر وہ تلوار نہ بھی اٹھاتے تو یقیناً وہ زبان ہی سے دنیا کو فتح کر لیتے۔

سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل‘‘ (کہ دل سے نکلی ہوئی نصیحت یقینا دوسروں کے دلوں پر اثر کرتی ہے۔) ’’انہوں نے ایک صداقت اور حق کو قبول کیا تھا اور پھر سچے دل سے قبول کیا تھا۔ اس میں کوئی تکلّف اور نمائش نہ تھی۔ ان کا صدق ہی ان کی کامیابیوں کا ذریعہ ٹھہرا۔ یہ سچی بات ہے کہ صادق اپنے صدق کی تلوار ہی سے کام لیتا ہے۔ آپ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل وصورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھی اس میں ہی ایک کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتے تھے اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت الرسول کا وہ نمونہ دکھایا اور اس کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو اُن کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔ غرض صحابہ کی سی حالت اور وحدت کی ضرورت اب بھی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعود کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے اسی جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کی تھی اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونوں سے ہوتی ہے‘‘۔ (جو خالصۃً اپنی حالت کو اس تعلیم کے مطابق ڈھالیں اور اطاعت میں بھی اعلیٰ معیار دکھائیں۔) ’’اس لئے تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی۔‘‘ (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ زیر سورۃ النساء آیت59)

گو یہ بات آپ اپنے صحابہ کو اس وقت بتا رہے ہیں لیکن اگر جماعتی ترقی کو ہمیشہ قائم رکھنا ہے، خلافت کے نظام کے دائمی رہنے کے لئے کوشش کرنی ہے تو پھر جماعت کے اندر وہ نمونے بھی مستقل مزاجی سے قائم رکھنے پڑنے ہیں۔ تبھی وہ ترقیات بھی ملیں گی جو پہلے ملتی رہی ہیں۔

پس یہ وہ معیار ہیں جو اللہ تعالیٰ کے انعام سے فیض پانے کے لئے ضروری ہیں۔ ہمیں اپنی عبادتوں کے معیار بھی اونچے کرنے ہوں گے۔ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہوگی۔ اپنے ہر قول و فعل کو ہر قسم کے شرک سے کلیۃً پاک کرنا ہوگا۔ اپنے اموال کو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہوگا۔ اور خلافت سے وفا اور اطاعت کے معیاروں کی بھی ہر وقت حفاظت کرنی ہوگی تبھی ہم خلافت کے انعام اور اس کے ساتھ رکھی ہوئی اللہ تعالیٰ کی برکات سے فیض پا سکتے ہیں اور تا قیامت رہنے والی خلافت سے جُڑے رہ سکتے ہیں اور اپنی نسلوں کو ان کے ساتھ جڑا رکھنے والا بن سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دائمی خلافت کی خوشخبری دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اِس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بَلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔‘‘

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد20 صفحہ306-305)

پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ انعام دیا اور گزشتہ تقریباً 110 سال سے ہم اللہ تعالیٰ کے اس فضل کے نظارے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے کو دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آیا ہے اس بات کی توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ کی جو ہدایات ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے خلافت کی برکات سے ہمیشہ فیض پاتا چلا جائے۔

پچھلے ہفتہ بھی میں نے پاکستانیوں کے لئے خاص طور پر دعا کی تحریک کی تھی۔ دوبارہ کہتا ہوں کہ پاکستانیوں کو خاص طور پر دعا کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اپنی نمازوں کو، اپنے نوافل کو، ذکر الٰہی کو پہلے سے بہت بڑھانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆...☆...☆

مسجد بیت السلام سکنتھورپ (Scunthorpe) کی تقریب سنگ بنیاد

ڈاکٹر سید مظفر احمد۔ صدر جماعت سکنتھورپ، یُوکے

جماعت احمدیہ سکنتھورپ کے لئے یوم سنگ بنیاد مسجد بیت السلام 24 مارچ 2018ء بڑا ہی بابرکت اور تاریخی دن ہے۔ مکرم رفیق حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یُوکے نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت اور نمائندگی میں اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

سکنتھورپ Lincolnshire میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جس کی آبادی تقریباً 65000 افراد پر مشتمل ہے۔ یہ بنیادی طور پر صنعتی قصبہ ہے۔ یُوکے کی سب سے بڑی سٹیل مل یہاں واقع ہے۔

1998ء میں یہاں جماعت احمدیہ کی بنیاد پڑی۔ اُس وقت صرف تین خاندان تھے۔ دو اسی مذکور قصبہ میں اور دو Hull میں رہائش پذیر تھے۔ قیام جماعت کے بعد بہت سے احباب اس علاقہ میں آئے۔ ان میں بھاری اکثریت ڈاکٹرز کی ہے۔ خدا کے فضل سے اب تجنید 132 ہے۔

ابتدائی طور پر تین خاندانوں کا نماز سینٹر عرصہ تین سال تک صدر صاحب جماعت کی رہائشگاہ رہا۔ جماعت کی تعداد میں اضافہ کے ساتھ مسجد کی ضرورت کا احساس شدت سے پیدا ہوا۔ اس مقصد کے لئے نومبر 2002ء میں ایک بنگلہ خریدا گیا جس کی کونسل نے بطور مسجد استعمال کی منظوری دے دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس کا نام مسجد بیت السلام رکھا۔

سکنتھورپ جماعت بڑی ہی خوش نصیب جماعت ہے۔ یہاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ چھ مرتبہ تشریف لا چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش تھی کہ یہاں باقاعدہ طور پر مسجد تعمیر ہو۔ چنانچہ مناسب جگہ پر زمین حاصل کرنے کی کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی تو حضور انور نے اسی جگہ پر ہی مسجد کی تعمیر کا ارشاد فرمایا۔ خوش بختی سے مسجد سے ملحقہ مکان برائے فروخت ہوا۔ نہ صرف مقامی لوگوں نے بلکہ خصوصیت سے غیر احمدی مسلمانوں نے مخالفت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مسجد کی تعمیر کی اجازت روکنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ مگر حضور انور ایدہ اللہ کی خصوصی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور رحم سے مسجد کی تعمیر کی اجازت مل گئی۔ پرانے بنگلہ کو منہدم کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی درخواست کی گئی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت مکرم امیر صاحب یُوکے کو سنگ بنیاد رکھنے کا ارشاد فرمایا۔

24 مارچ 2018ء کو مقامی جماعت نے سنگ بنیاد کی تقریب کے انتظامات مکمل کر لئے۔ مکرم رفیق حیات صاحب امیر جماعت یُوکے چار دیگر مرکزی ممبران کے ہمراہ تشریف لائے۔ نماز ظہر و عصر کی باجماعت ادائیگی کے بعد تقریب کا آغاز 2:30 بجے مسجد کی جگہ پر ہی ہوا۔ قرآن پاک کی تلاوت مکرم ڈاکٹر مظفر چوہدری صاحب نے کی۔ مکرم امیر صاحب یُوکے نے پہلی بنیادی اینٹ جو کہ ریجنل امیر مکرم Bilal Atkinson صاحب نے خصوصی طور پر قادیان سے منگوائی تھی نصب کی۔ پھر نیشنل، ریجنل اور مقامی عہدیداران نے سنگ بنیاد رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ مکرم امیر صاحب نے مقامی جماعت کے ہر ایک خاندان کے سربراہ کو بنیادی اینٹ رکھنے کا بابرکت موقع عطا کیا۔ اختتام پر مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی اور حاضرین میں اس خوشی کے موقع پر مٹھائی تقسیم کی گئی۔ بقیہ تقریب کا انتظام Scawby گاؤں کے ہال میں منعقد ہونا تھا۔ احباب کو وہاں جانے کی درخواست کی گئی۔

تمام افراد جماعت سکنتھورپ بروقت ہال میں پہنچ گئے۔ مکرم امیر صاحب تقریباً چار بجے تشریف لائے۔ پروگرام تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد مبشر صاحب نے تلاوت کی سعادت پائی۔ مکرم ڈاکٹر سہیل منیر صاحب نے نظم پیش کی۔ صدر جماعت مکرم ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب نے مقامی جماعت کی مختصر تاریخ پیش کی۔

مکرم صدر صاحب موصوف نے امیر صاحب کو یہ بھی بتایا کہ اس پراجیکٹ پر اُٹھنے والے تمام اخراجات مقامی جماعت خود برداشت کرے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اختتامی خطاب میں مکرم امیر صاحب نے مذہبی زندگی میں مسجد کی اہمیت کو اجاگر کیا نیز کہا کہ عرصہ دراز سے ہمارا مشاہدہ ہے کہ جماعت سے، مسجد سے، خلافت سے وابستگی نے ہی ہماری نسلوں کی حفاظت کی۔ آپ نے تمام معاشرتی برائیوں سے بچنے کے لئے پُرزور تاکید کی۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ بعد ازاں تمام احباب کو کھانا پیش کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب اپنے ساتھیوں کے ہمراہ Nottingham تشریف لے گئے جو لندن کے راستہ میں واقع ہے۔

جماعت احمدیہ سکنتھورپ اس بابرکت تقریب کی تکمیل پر بہت خوش اور اللہ تعالیٰ کی شکر گزار ہے۔ قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی جلد اور احسن رنگ میں تعمیر کی توفیق عطا فرمائے اور اسے ہمیشہ اپنے سچے، مخلص اور وفادار عبادت گزاروں سے آباد رکھے۔ آمین۔

☆...☆...☆

بقیہ: اَئِمَّۃُ التکفیر کو مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج اور اس کے عظیم الشان نتائج

......از صفحہ 4

فروری 1986ء، ہفت روزہ چٹان 19 رنومبر 1984ء، لولاک 14 جولائی 1983ء صفحہ 14، وفاق لاہور 25 رنومبر 1984ء، نوائے وقت لاہور 18ر فروری 1984ء)

اسلم قریشی کی رُوپوشی کے حوالہ سے اخبارات میں شائع ہونے والی مختلف خبروں کے تجزیہ سے یہ بات خوب کھل جاتی ہے کہ یہ ایک باقاعدہ سازش تھی اور کوئی اتفاقی حادثہ نہیں تھا۔ اس حوالہ سے عوام میں جماعت کے خلاف خوب اشتعال پھیلایا گیا اور احمدیوں کو طرح طرح کے مظالم کا نشانہ بنایا گیا۔ اس ساری مہم میں اُس وقت کے فوجی آمر جنرل ضیاء الحق کی پُشت پناہی مُلّاؤں کو حاصل تھی۔

چنانچہ 8رمئی 1984ء کے روزنامہ نوائے وقت میں حکومت پاکستان کے فوجی آمر جنرل ضیاء الحق کی طرف منسوب یہ خبر شائع ہوئی کہ ''اسلم قریشی کی گمشدگی کا معاملہ میرے لئے باعث تشویش ہے۔''

اسی طرح اخبارات میں یہ بھی ذکر ہوا کہ جنرل ضیاء نے پولیس کو جلد سے جلد اور کم سے کم وقت میں اپنی تحقیقات فائنلائز کرنے کی تاکید کی ہے۔

22رفروری 1985ء کو یہ اعلان اخبار میں شائع ہوا کہ صدر پاکستان نے سیالکوٹ کے مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی کا معاملہ حل نہ کرنے پر سخت نوٹس لیا اور پولیس کو ڈرایا دھمکایا ہے کہ تم کیوں اس معمّے کو جلد حل نہیں کرتے۔ صدر پاکستان نے پنجاب پولیس کو تمام وسائل بروئے کار لانے کی ہدایت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اسلم قریشی کی رُوپوشی اور مباہلہ کے چیلنج کے بعد اس کی بازیابی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے جب مجھے یہ توفیق عطا فرمائی کہ مَیں تمام معاندین احمدیت کو مباہلے کا چیلنج دوں تو اس میں مَیں نے یہ بات بطور خاص لکھی، خطبے میں بھی بیان کی اور تحریر میں یہ بات شامل کی کہ تم بحیثیت سربراہ جماعت احمدیہ مجھ پر ایک شخص اسلم قریشی کے قتل کا الزام لگا رہے ہو... اس لئے تمہیں مباہلے کا چیلنج دیتے ہوئے مَیں اس بات کو بھی شامل کرتا ہوں۔ تم بھی خدا کی قسم کھا کر کہو کہ واقعۃً اس شخص کو اغوا کر کے قتل کر دیا گیا ہے اور جماعت احمدیہ کے سربراہ نے ایسا کیا ہے اور مَیں بھی اعلان کرتا ہوں کہ 'الف' سے 'ی' تک یہ سارا دروغ ہی دروغ، جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔ پس تم بھی خدا کی لعنت ڈالو جھوٹے پر اور مَیں بھی خدا کی لعنت ڈالتا ہوں جھوٹے پر۔ یہ اس تاریخ کا اعلان ہے اور ایک مہینے کے اندر اندر بلکہ بعینہٖ ایک مہینے پر عین اس تاریخ کو، جولائی ہی کی اس تاریخ کو اسلم قریشی صاحب ایران سے کوئٹہ پہنچ گئے۔ گو ان کے پہنچنے کی خبریں کچھ دن بعد شائع ہوئیں۔ لیکن یہ بات مسلّمہ اور مصدّقہ ہے کہ وہ عین دس تاریخ کو پاکستان میں داخل ہوئے... 13ر جولائی 1988 کو ایک پریس کانفرنس بلائی گئی جس میں آئی جی پنجاب پولیس نے یہ انکشاف کیا اور اس پر مولانا اسلم صاحب کے ساتھ پریس والوں نے کچھ سوال بھی کئے جن کے جواب بھی اخبار میں شائع ہوئے۔''

اس پریس کانفرنس میں اسلم قریشی صاحب نے کہا کہ مَیں نے نامساعد گھریلو اقتصادی حالات اور ناموافق دینی ماحول سے تنگ آ کر خود ہی رختِ سفر باندھا اور یہاں سے پہلے گوادر اور پھر ایران چلا گیا اور بعد میں ایرانی فوج میں بھرتی ہو گیا... اس نے یہ بھی کہا کہ میں خود اس لئے گم نہیں ہوا کہ قادیانی اقلیت کو پریشان کروں۔ اس نے یہ بھی اقرار کیا کہ مجھے کسی نے اغوا نہیں کیا تھا بلکہ میں اپنی مرضی سے بعض وجوہ کی بنا پر ایران گیا تھا۔ (دیکھیے اخبارات نوائے وقت لاہور 13ر جولائی 1988ء، مشرق لاہور 13رجولائی 1988ء، روزنامہ جنگ لاہور 13 جولائی 1988ء، اِمروز 13ر جولائی 1988ء، جنگ 14ر جولائی 1988ء، روزنامہ مِلّت لندن 14رجولائی 1988ء وغیرہ)

اسلم قریشی کی رُوپوشی اور واپسی اور اس کے بیانات سے یہ بات خوب واضح ہو گئی کہ جماعت احمدیہ پر اس کے اغوا اور قتل کا الزام سراسر جھوٹ اور افتراء تھا۔ اسلم قریشی کے اس طرح اچانک سامنے آنے سے معاند احمدیت علماء کا نہ صرف جھوٹا ہونا ثابت ہوا بلکہ ان کی ذلّت ورسوائی بھی ہوئی اور یہ واقعہ عین اس وقت ہوا جبکہ ایک مہینہ پہلے باقاعدہ ان کو مباہلے کا چیلنج دیا گیا تھا اور اُس میں اس الزام کا ذکر کرتے ہوئے جھوٹوں پر خدا کی لعنت ڈالی گئی تھی۔ بلاشبہ یہ ایک حیرت انگیز نشان تھا جو مباہلہ کے نتیجہ میں ظاہر ہوا اور جس نے جھوٹوں کو ذلیل ورسوا کر دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنی ایک نظم میں اس نشان کا ذکر فرمایا جو جلسہ سالانہ یُوکے 1988ء پر پڑھی گئی۔ آپ فرماتے ہیں:-

دیکھو اِک شاطر دُشمن نے کیسا ظالم کام کیا
پھینکا مکر کا جال اور طائرِ حق زیرِ الزام کیا
ناحق ہم مجبوروں کو اِک تُہمت دی جلّادی کی
قتل کے آپ ارادے باندھے ہم کو عبث بدنام کیا
دیکھو پھر تقدیرِ خدا نے، کیسا اُسے ناکام کیا
مکر کی ہر بازی الٹا دی، دَجل کو طشت از بام کیا
اُلٹی پڑ گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دَغا نے کام کیا
دیکھا اِس بیمارئ دل نے ، آخر کام تمام کیا
زِندہ باد غلامِ احمد، پڑ گیا جس کا دُشمن جھوٹا
جَاءَ الْحَقُّ وَ زَھَقَ الْبَاطِلِ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا
جب سے خدا نے اِن عاجز کندھوں پر بارِ اَمانت ڈالا
راہ میں دیکھو کتنے کٹھن اور کتنے مَہیب مَراحل آئے
بھیڑوں کی کھالوں میں لپٹے، کتنے گُرگ ملے رَستے میں
مقتولوں کے بھیس میں دیکھو، کیسے کیسے قاتل آئے
آخر شیرِ خدا نے پُھر کر، ہر بَن باسی کو للکارا
کوئی مُبارِز ہو تو نکلے، سامنے کوئی مباہل آئے
ہمت کس کو تھی کہ اُٹھتا، کس کا دِل گردہ تھا نکلتا
کس کا پِتّا تھا کہ اُٹھ کر، مردِ حق کے مُقابل آئے
آخر طاہر سچا نکلا، آخر مُلّاں جھوٹا نکلا
جَاءَ الْحَقُّ وَ زَھَقَ الْبَاطِلِ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا
مُلّاں کیا رُوپوش ہوا اِک، بلّی بھاگوں چھینکا ٹُوٹا
اپنے مریدوں کی آنکھوں میں جھونکی دُھول اور پیسہ لُوٹا
قَریہ قَریہ فساد ہوئے تب، فتنہ گر آزاد ہوئے سب
احمدیوں کو بستی بستی پکڑا دھکڑا مارا کوٹا
کر ڈالیں مِسمار مساجِد لُوٹ لئے کتنے ہی معابد
جن کو پلید کہا کرتے تھے، لے بھاگے سب اُن کا جُوٹھا
کاٹھ کی ہنڈیا کب تک چڑھتی، وہ دِن آنا تھا کہ پھٹتی
وہ دِن آیا اور فریب کا، چوراہے میں بھانڈا پُھوٹا
کہتے ہیں پولیس نے آخر، کھود پہاڑ نکالا چُوہا
جَاءَ الْحَقُّ وَ زَھَقَ الْبَاطِلِ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا
جاؤں ہر دَم تیرے وارے، میرے جانی میرے پیارے
تُو نے اپنے کرم سے میرے، خود ہی کام بنائے سارے
پھر اِک بار گڑھے میں تُو نے، سب دُشمن چُن چُن کر اُتارے
کر دیئے پھر اک بار ہمارے آقا کے اونچے مینارے
اے آڑے وقتوں کے سہارے، سُبحان اللہ یہ نظّارے
اِک دُشمن کو زِندہ کر کے مار دیئے ہیں دُشمن سارے
دیکھا کچھ۔ مغرب کے اُفق سے کیسا سچّ کا سُورج نکلا
بُجھ گئے دیپ طِلسمِ نظر کے، مِٹ گئے جھوٹ کے چاند ستارے
اپنا منہ ہی کر لیا گندا، پاگل نے جب چاند پہ تھوکا
جَاءَ الْحَقُّ وَ زَھَقَ الْبَاطِلِ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا

(جلسہ سالانہ یُوکے 1988ء بحوالہ کلامِ طاہر صفحہ 31 تا 33)

... ... (باقی آئندہ)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

خلافت احمدیہ اور جماعت کا باہمی تعلق

(محمد ادریس شاہد۔ فرانس)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورۃ النور میں مومنین سے خلافت عطا کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے فرمایا:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

(النور:56)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا۔ اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف احادیث مبارکہ میں ہمیں اپنے بعد خلافت راشدہ اور پھر بعض دوسرے ادوار کی خبر دی اور آخر مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کی خبر اور پھر ان کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے سنہری دور کی دوبارہ خبر دی۔ احادیث میں مذکور تمام ادوار زمانے کی آنکھ ملاحظہ کر چکی ہے اور پھر اصدق الصادقین کی دی ہوئی خبر کے عین مطابق حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کا ظہور بھی ہو چکا۔ زمین و آسمان نے ان کی آمد کی شہادت میں تمام نشان دکھائے جن کا وعدہ دیا گیا تھا اور پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام بھی ہو چکا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو یہ خوشخبری ان الفاظ میں سنائی۔ فرمایا:

”سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ . . وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔“

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305)

آج ہم گواہی دیتے ہیں کہ اس صادق اور وفادار خدا نے اپنی تمام باتیں سچ کر دکھائیں۔ خدا کے پاک مہدی اور مسیح علیہ السلام کی جماعت اب اللہ کے فضل سے اس مبارک کشتی میں سوار ہے جس کے سواروں کے لئے خدا نے بشارت دی تھی کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ اور آج اس کشتی کا ملّاح پیارے خدا کی قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ یہ وہ مقدس وجود ہے جسے اپنی جماعت کے ہر فرد کی روحانی اور مادی ترقی کا فکر رہتا ہے بلکہ تمام انسانیت کا غم ان کا غم ہے۔ خطبہ جمعہ 30 جون 2017ء میں دنیا میں نظر آنے والی تباہیوں کے فکر میں دعا کی تحریک کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہمیں یہ دلچسپی نہیں کہ سب لوگ مار کھانے کے بعد ہمارے پاس آئیں بلکہ ہم تو چاہتے ہیں جتنی جلدی ممکن ہے یہ لوگ وقت کے امام کو شناخت کر کے عافیت پائیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئے ہوئے وعدوں کے مطابق اب تک اپنی اس قدرت ثانیہ کے جتنے مظہر بھی ہمیں عطا فرمائے ان سے ہم نے یہی سیکھا کہ خلیفہ وقت کا وجود جماعت سے الگ کوئی چیز نہیں۔ ساری جماعت ایک جسم کی مانند ہے تو خلیفۂ وقت اس جسم میں دھڑکنے والا دل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر احمدی خواہ وہ گورا ہو یا کالا، بوڑھا ہو یا جوان، عورت ہو یا مرد اپنے آپ کو ہمیشہ خلیفۂ وقت کے قریب سمجھتا ہے۔ اور کبھی گوارا نہیں کرتا کہ اس مقدس وجود کو میری طرف سے کوئی ایسی خبر ملے جس سے ان کو کوئی رنج اور تکلیف ہو۔

میرے ایک دوست نے جو فضل عمر ہسپتال میں ڈرائیور تھے ایک دن مجھے بتایا کہ مَیں کسی کام سے لاہور گیا۔ واپسی پر لاہور شہر سے نکلنے سے قبل راستے میں کھڑے ایک مسافر نے جو جھنگ جا رہا تھا مجھ سے مدد مانگی۔ میں نے اسے بتایا کہ جھنگ تو نہیں البتہ چنیوٹ تک ساتھ لے جا سکتا ہوں۔ وہ میرے ساتھ بیٹھ گیا۔ وہ شخص پڑھا لکھا اور تجربہ کار تھا۔ راستے میں جماعت کا تعارف اسے کرایا۔ وہ احمدی تو نہ تھا البتہ جماعت کے بارہ میں معلومات رکھتا تھا۔ دوران گفتگو اس نے ایک عجیب سوال کیا۔ کہنے لگا میں بہت کچھ سمجھتا ہوں اور جانتا ہوں لیکن مجھے اس بات کی کبھی سمجھ نہیں آئی کہ آپ کی جماعت میں سے اگر ایک شخص کے بارہ میں یہ اطلاع ہو جائے کہ خلیفۂ وقت نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اس سے چندہ نہیں لینا تو وہ خوش ہونے کی بجائے رونا شروع کر دیتا ہے۔ اس نے کہا مجھے معلوم ہے کہ آپ کی جماعت میں کئی لوگ چندہ دینے میں سست اور بقایا دار بھی ہیں۔ وہ شخص جس کے بارہ میں اعلان ہوا اگر وہ ان میں سے بھی ہو تب بھی وہ شکر ادا کرنے کی بجائے روتا ہے اور معافیاں مانگتا ہے۔ حالانکہ ہماری دنیا میں اگر ہم اپنی سوسائٹی میں کسی ممبر سے چندہ نہ لیں تو وہ بہت خوش ہوتا اور شکریہ ادا کرتا ہے۔

خلیفۂ وقت کے ساتھ محبت تو یقیناً خدا تعالیٰ ہی پیدا کرتا ہے کیونکہ دلوں کا مالک تو خدا ہی ہے اور سب دل اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ ایک طرف خلیفۂ وقت دن رات ہماری دینی و دنیاوی فلاح و بہبود کے لئے بے قرار رہتے ہیں اور دوسری طرف کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ احمدی بھی یہ گوارا نہیں کرتا کہ کبھی اس کی طرف سے آقا کو کوئی بری خبر ملے اور تکلیف پہنچے۔ یہ تجربہ خاکسار کو اصلاحی کمیٹی میں ڈیوٹی کے دوران متعدد بار ہوا کہ کسی کمزور احمدی کو بھی جب یہ محسوس ہوتا کہ میرے معاملے کی رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں جائے گی تو وہ تمام رضامندی کے ساتھ معاملہ احسن رنگ طور پر طے کرنے کے لئے تیار ہو جاتا اور بعض اوقات تو بعض لوگ یہاں تک کہہ دیتے کہ مَیں فریق ثانی کی ہر بات ماننے کو تیار ہوں لیکن یہ کبھی نہ چاہوں گا کہ میری طرف سے حضور کی خدمت میں کوئی ایسی خبر جائے جس سے حضور کو تکلیف ہو۔

یہاں پر کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے اور کوئی کہہ سکتا ہے کہ اگر یہ کیفیت ہے تو پھر بعض لوگوں کی سزاؤں کے اعلان کیوں آتے ہیں؟ سو جاننا چاہئے کہ یہ بھی نظام خلافت کی خوبصورتی اور علوّ مرتبت کی نشانی ہے۔ نیز یہ بھی ہر کوئی جانتا ہے کہ سزاؤں کے اعلان کمزوریوں کے دور کرنے اور معاشرہ میں خوبصورتی پیدا کرنے کا ذریعہ اور اسی نظام عدل و انصاف کا آئینہ ہیں جو خدائے عزّ و جلّ نے نوع انسان کے لئے تجویز کیا ہے تا کوئی شخص دوسرے بھائی پر دانستہ یا نادانستہ کوئی زیادتی نہ کرے اور ایک خوبصورت معاشرہ قائم ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جن کی سزاؤں کا اعلان ہوتا ہے جب وہ اپنی اصلاح کر لیں تو معافی کا اعلان بھی آجاتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اکثر بیان فرمایا کرتے تھے کہ خلیفۂ وقت اور جماعت کوئی الگ الگ چیز نہیں بلکہ ایک جسم اور جان ہیں اور اس بات کا ایک عظیم الشان نظارہ ہمیں دنیا میں ظاہری طور پر جلسہ ہائے سالانہ کے موقع پر نظر آتا ہے جہاں مختلف قوموں اور رنگوں کے احمدی جمع ہوتے ہیں جن کے نہ صرف رنگ مختلف بلکہ زبانیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ ایک دوسرے سے ہر کوئی ایسے ملتا ہے جیسے اپنے حقیقی بھائی کے ساتھ مل رہا ہے اور اپنے پیارے امام کی اطاعت اور پیروی ہر کوئی اس طرح کرتا ہے جس طرح جسم کا کوئی حصّہ دل کی دھڑکن کی پیروی کرتا ہے۔

1993ء میں بورکینا فاسو سے دو ممبران پارلیمنٹ میرے ساتھ جلسہ سالانہ لندن میں شمولیت کے لئے آئے۔ افتتاحی تقریب کے بعد انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ ہمیں بتاؤ کہ حضور کے ہاتھ میں کون سا جادو ہے؟ مَیں نے کہا: کیا مطلب؟ کہنے لگے ہم نے دیکھا کہ جب حضور جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو جلسہ نعروں سے گونج اٹھا۔ حضور سلام کر کے سامنے کھڑے ہو کر کچھ دیر محظوظ ہوتے رہے۔ چند منٹ بعد حضور کا دایاں ہاتھ بلند ہونا شروع ہوا۔ ہم نے دیکھا کہ جونہی وہ ہاتھ سامنے آیا۔ تمام جلسہ گاہ میں یکدم سکوت طاری ہو گیا۔ تم ہمیں بتاؤ کہ اس ہاتھ میں کیا جادو ہے؟ ہم سیاسی لوگ ہیں جلسے بھی کرتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ جس جگہ ایک ہزار افراد کی آمد متوقع ہو وہاں کم از کم ایک سو پولیس والے کنٹرول کرتے ہیں۔ یہاں تیس ہزار سے زائد حاضری ہے اور کوئی پولیس والا نہیں۔ بس صرف ایک ہاتھ ہے جب بلند ہوا تو سارے جلسہ میں خاموشی طاری ہو گئی۔ اور یہ تو وہ نظارہ ہے جس کو ہر کوئی ہر جلسہ کے موقع پر ملاحظہ کرتا ہے۔ یہی تو وہ بات ہے کہ جماعت کا ہر فرد اس پاک وجود کا حصّہ ہے جس کا دل خلیفۂ وقت ہیں۔ اور اس جسم کی زندگی کی علامت ہے کہ اس جسم کا ہر حصّہ دل کی دھڑکن کی پیروی کرتا ہے اور یہی ہماری زندگی کی علامت ہے۔

یہاں اس نظّارہ کو بھی یاد کریں جب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انتخاب خلافت کے بعد پہلی دفعہ مسجد فضل کے اندر اپنے سامنے موجود افراد میں سے بعض کھڑے احباب کو ارشاد فرمایا ”بیٹھ جائیں“۔ یہ آواز لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ باہر بھی سنائی دی اور ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں نشر ہوئی اور کیمرے کی آنکھ نے نہ صرف مسجد کے باہر دور تک حتّٰی کی سڑکوں پر کھڑے افراد کے بھی فوراً بیٹھنے اور بیٹھتے ہوئے ایک دوسرے پر گرنے کے نظارے نہ صرف محفوظ کئے بلکہ ساری دنیا کو دکھائے۔ اور ایسے ہی نظارے دنیا بھر میں دیکھنے میں آئے کہ وہ لوگ جو اپنے گھروں میں اس وقت لائیو نشریات سن اور دیکھ رہے تھے ان میں سے بھی اگر کوئی اس وقت کھڑا تھا تو وہ اپنے امام کی آواز پر بیٹھ گیا۔ حالانکہ وہ سب کے سب حضور انور کی زبان سے نکلنے والے الفاظ مبارک کو زبان کے اختلاف کی وجہ سے سمجھ نہ سکتے تھے۔ لیکن خلافت کے منصب پر فائز ہونے والے مقدس وجود کے ساتھ سب کا یکساں روحانی تعلق خدا تعالیٰ نے پیدا کر دیا تھا۔ اس نظارے کو ساری دنیا نے ٹی وی پر براہ راست ملاحظہ کیا۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ دنیا میں ہمیں بہت سی قوموں میں بے مثل اتحاد اور یک جہتی اور پیار نظر آتا ہے پھر ان قوموں کے نظام اور نظام خلافت میں کیا فرق ہے؟ تو بظاہر اتحاد یک جہتی اور پیار تو ہمیں بعض جانوروں میں بھی بہت نظر آتا ہے لیکن گہرا تجزیہ کرنے والوں کی نگاہ میں جو صدق اور اخلاص اور برکت نظام خلافت سے منسلک افراد میں ہے وہ کسی دوسری جگہ نہیں۔

جن دنوں میں خاکسار بورکینا فاسو میں بطور مبلغ خدمت کی توفیق پا رہا تھا اس عرصہ میں ایک روز میری ملاقات امریکہ سے تعلق رکھنے والے ایک بڑے آدمی سے ہوئی۔ باتوں باتوں میں انہوں نے اعتراف کیا کہ ساری دنیا میں امام جماعت احمدیہ ایک ایسے لیڈر ہیں کہ جب وہ خطاب کرتے ہیں تو احمدی جو دنیا کے کسی بھی خطّہ میں آباد ہوں پوری توجہ سے ان کا خطاب سنتے ہیں (ان دنوں ایم ٹی اے جاری ہو چکا تھا) اور صرف سنتے نہیں بلکہ فوراً تعمیل کی کوشش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بعض اوقات امام جماعت احمدیہ کسی سکیم کا اعلان کرتے ہیں تو قربانی کرنے والے مجاہد اتنی تیزی سے آگے بڑھتے ہیں کہ دوسری دفعہ خود امامِ وقت کو انہیں روکنا پڑتا ہے۔ وہ کہنے لگے کہ ہماری دنیا میں تو یہ حال ہے کہ جب ایوان صدر میں صدر مملکت اپنے ایوان سے خطاب کرتا ہے تو اوّل تو سب لوگ حاضر نہیں ہوتے اور جو ہوتے ہیں ان میں سے بھی بعض کافی پینے یا پیشاب کے بہانے اٹھ جاتے ہیں۔

آئیے ہم دعا کریں کہ ہم اس عظیم الٰہی نعمت یعنی خلافت کی دل و جان سے قدر کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ایمان اور اخلاص میں ترقی دے اور امام وقت کا کامل اطاعت گزار بنائے تا کہ ہم اور ہماری اولادیں ہمیشہ آسمانی برکات سے فیضیاب ہوتی رہیں۔ آمین۔

☆...☆...☆

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب (مرحوم)

محمد نصر اللہ خان۔ کینیڈا

جمعہ 11 مئی 2018ء ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن کا شمارہ 15و16 جلد 25 مؤرخہ 13 اپریل 2018ء تا 26 اپریل 2018ء پڑھنے کو ملا۔ دنیائے احمدیت کی خبریں اور الٰہی تائید و نصرت کے واقعات پڑھ کر ایک گوناں روحانی راحت ملی اور دعاؤں کا موقع بھی ملا۔ دونوں شماروں میں حضرت صاحبزادہ مرزا غلام احمد مرحوم سے متعلق مضمون پڑھ کر طائرِ خیال ایک جست میں سال 1975ء میں جا پہنچا اور ایک دم ایسا لگا جیسے حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ پاکستان، ضلع ہزارہ کے خدام و اطفال کے اجتماع سے تقسیم انعامات کے بعد خطاب فرما رہے ہوں اور تمام سامعین نہایت خاموشی اور توجہ سے آپ کے مواعظ حسنہ کو سن رہے ہوں۔

اس اجتماع کی اہمیت

اختلاف عقیدہ کی بنا پر جماعت احمدیہ کے افراد پر حیلوں بہانوں ظلم و ستم ڈھانے کی عادت آج کی بات نہیں۔ اس کا آغاز تو یوم قیامِ جماعت ہی سے ہو گیا تھا۔ ہر بار نئے سے نیا شوشہ چھوڑا گیا۔ 1974ء میں پاکستانی عوام بلکہ کُل عالمِ اسلام کو گمراہ کرنے اور دھوکا دینے کی ایک نئی صورت اختراع کی گئی لیکن ''دورغ گورا حافظ نبا شد''۔ کے مصداق وہ بھول گئے کہ ایک ایسا ہی تماشا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف بھی لگایا گیا تھا، وہی اللہ کا پیارا عیسیٰ ابن مریم جس کا مثیل ہونے کا دعویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہے۔ ہر آزمائش کے دور میں قافلہ سالاران احمدیت اور شرکائے قافلہ کی نظر اس الٰہی بشارت پر رہی: اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَ لَا تَحۡزَنُوۡا وَ اَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ۔ نَحۡنُ اَوۡلِیٰٓؤُکُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ فِی الۡاٰخِرَۃِ ۚ وَ لَکُمۡ فِیۡہَا مَا تَشۡتَہِیۡۤ اَنۡفُسُکُمۡ وَ لَکُمۡ فِیۡہَا مَا تَدَّعُوۡنَ۔ نُزُلًا مِّنۡ غَفُوۡرٍ رَّحِیۡمٍ (سورۃ حم السجدہ آیات 31 تا 33)

ترجمہ (منقول از تفسیر صغیر المصلح الموعودؓ) ''وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا ربّ ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے، اُن پر فرشتے اُتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور (اس) جنت میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تم کو اس میں ملے گا۔ یہ بخشنے والے (اور) بے انتہا کرم کرنے والے خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہوگا''

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اگر نفس بغاوت نہ کرے تو نَحۡنُ اَوۡلِیٰٓؤُکُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ فِی الۡاٰخِرَۃِ کے الفاظ پڑھتے وقت یا سنتے وقت آنکھیں سفید ہو جاتی ہیں کیونکہ 1953ء سے لے کر آج تک الٰہی وعدہ کو پُورا ہوتے دیکھا ہے۔

1975ء میں 1974ء کے واقعات کی سنگینی ذہنوں میں تازہ تھی۔ ایبٹ آباد ٹوپی ضلع مردان کے واقعات بھولنے والی باتیں نہیں۔ ایبٹ آباد کی احمدیہ مسجد کو نذر آتش کر دیا گیا تھا۔ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے انعقاد کا آہنی عزم لئے مگر منحنی جُثّہ رکھنے والے کا اپنا گھریلو سامان نذر آتش کیا جا چکا تھا حالانکہ وہ مرکزی حکومت کی کالونی میں سرکاری طور پر رہائش پذیر تھا۔ اسی پُر آشوب دَور میں جب کہ کھوٹے کھرے کا امتحان ہونا تقدیر الٰہی تھا، صاحب ثروت، صاحب دولت، صاحب اولاد اور صاحب جمعیّت ہونے کا دعویدار صوبائی امیر مخالفین کے آگے ہزیمت اختیار کر گیا لیکن گھر بار اور اپنوں سے دُور یہ منحنی وجود عزیمت کا پیکر بنا اور اُس نے نامساعد حالات میں اجتماع کے انعقاد کی ٹھانی۔ جماعتوں کے دورے کئے۔ اور یُوں ایبٹ آباد میں اجتماع کا اعلان کیا۔ آخری اجلاس کی صدارت، تقسیم انعامات اور خطاب کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و پاکستان ربوہ سے درخواست کی گئی جو منظوری ہوئی۔ حسب پروگرام آپ بر وقت تشریف لائے۔ ضابطے کی کارروائی اور تقسیم انعامات کے بعد آپ نے اپنے خطاب کے آغاز میں فرمایا کہ مجھے اس ماہ دو جانب سے دعوت موصول ہوئی تھی۔ ایک کراچی سے اور دوسری آپ کی طرف سے۔ جن حالات میں آپ نے اجتماع منعقد کیا ہے وہ آپ کو اولیّت کا حق دار بناتا تھا۔ اس لئے مَیں نے کراچی والوں سے معذرت کر لی۔ اِس واقعہ میں ہماری سوچوں اور عملوں میں تبدیلی کرنے کے بہت پہلو ہیں۔ آپ نے نہایت حکمت سے یہ فیصلہ فرمایا۔ خاکسار یہ بھی بتاتا چلے کہ اِس اجتماع کے ورزشی مقابلہ جات کھلی فضا میں ہوئے تھے اور لوگ حیرانگی سے بچوں اور نوجوانوں کو مقابلہ کرتے دیکھ رہے تھے۔ آپ کے خطاب میں بیان واقعات سچے اور مستند ہوتے تھے۔ جماعت کی تاریخ پر گہری نظر تھی۔ آپ صائب الرائے تھے۔ انتظامی صلاحیتوں سے مالا مال تھے۔ غیر معمولی حالات میں غیر معمولی خدمات بجا لائے۔ جب آپ صدر مجلس انصار اللہ پاکستان بنے تو اُس دَور میں مختلف مواقع پر آپ کے ارشادات سننے کی توفیق ملی۔ بعض اوقات آپ کی امامت میں نمازیں بھی پڑھیں۔ آپ کی عبادت کا رنگ نرالا تھا۔ آپ کی نماز سوز و گداز سے معمور ہوتی۔ آپ کے دورِ صدارت میں تصنیف و اشاعت کا کافی کام ہوا۔

(1975ء کے اس اجتماع کی ایک یادگار تصویر۔ دائیں سے بائیں کھڑے ہوئے)
1۔ ایک خادم جن کا نام معلوم نہیں 2۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ پاکستان 3۔ ملک ارشاد اللہ خان صاحب (محترم صدر صاحب سے انعام وصول کر رہے ہیں) 4۔ محترم ملک لال خان صاحب (حال امیر جماعت کینیڈا) 5۔ (خاکسار) محمد نصر اللہ خاں

مطالعہ کُتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر خصوصی توجّہ دی گئی۔ آپ کا مبارک وجود اُن لوگوں کی جھلک پیش کرتا تھا جنہوں نے فی الحقیقت دین کو دنیا پر فوقیت دے رکھی تھی اور اپنے عہدِ وقف کو زندگی کے آخری سانس تک وفا کے ساتھ نبھایا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک مکتوب میں حضرت ممدوح کو مخاطب کر کے فرمایا: ''اپنی سب دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں۔ آپ سب کا حق بھی ہے اور خدمت دین میں میرے سلطان نصیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی امان میں رکھے۔'' اور ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ان کا خلافتِ خامسہ میں میرے ساتھ بھی اطاعت کا وفا کا تعلق رہا ہمیشہ۔''

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل شمارہ 16 جلد 25 صفحہ 2)

اللہ تعالیٰ جماعت کو ہمیشہ ایسے سلطان نصیر عطا فرماتا رہے۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

اپنی گزارشات کے خاتمے پر ضروری خیال کرتا ہوں کہ منحنی جسم مگر آہنی عزم کی حامل شخصیت کا تعارف بھی کروا دوں۔ یہ ہیں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ کینیڈا۔ محترم امیر صاحب اپنی خدا داد فراست سے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے اور اخلاص، بے نفسی اور خدمت دین کے جذبہ میں ترقی کرتے امارت کے منصب پر فائز ہوئے۔ ہماری دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مقبول خدمت دین کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

☆...☆...☆

بقیہ: خلفاءِ کرام کا عزم و استقامت

..................از صفحہ 13

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کو عطا ہونے والے عزم و استقامت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''حضرت عائشہؓ کا قول ہے کہ بباعث چند در چند فتنوں اور بغاوت اعراب اور کھڑے ہونے والے جھوٹے پیغمبروں کے میرے باپ پر جبکہ وہ خلیفہ رسول اللہ ﷺ مقرر کیا گیا وہ مصیبتیں پڑیں اور وہ غم دل پر نازل ہوئے کہ اگر وہ غم کسی پہاڑ پر پڑتے تو وہ بھی گر پڑتا اور پاش پاش ہو جاتا اور زمین سے ہموار ہو جاتا۔ مگر چونکہ خدا کا یہ قانون قدرت ہے کہ جب خدا کے رسول کا کوئی خلیفہ اس کی موت کے بعد مقرر ہوتا ہے تو شجاعت اور ہمت اور استقلال اور فراست اور دل قوی ہونے کی روح اس میں پھونکی جاتی ہے۔ جیسا کہ یشوع کی کتاب باب اول آیت 6 میں حضرت یشوع کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مضبوط ہو اور دلاوری کر۔ یعنی موسیٰؑ تو مر گیا اب تو مضبوط ہو جا۔ یہی حکم قضاء و قدر کے رنگ میں نہ شرعی رنگ میں حضرت ابوبکرؓ کے دل پر بھی نازل ہوا تھا۔'' (روحانی خزائن جلد نمبر 17 صفحہ 186۔ تحفہ گولڑویہ، صفحہ 58)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلفاء کرام کے عزم و استقامت کے ان پاک نمونوں کو اپنی زندگیوں میں جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم خلافت سے کامل طور پر وابستہ رہتے ہوئے مومنانہ عزم کے ساتھ دین اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کے لئے اپنے فرائض کو ادا کرنے والے ہوں۔ آمین۔

☆...☆...☆

الفضل انٹرنیشنل میں

اشتہار دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینیجر)

Morden Motor(UK)

Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

خلفاءِ کرام کا عزم و استقامت

(سفیر احمد۔ متعلم جامعہ احمدیہ یُوکے)

حق و صداقت پر قائم رہنے کے لئے عزم، ثابت قدمی، استقامت اور مستقل مزاجی بنیادی اوصاف ہیں۔ یہی خصوصیت انسان کو عظمت کی اس بلندی پر فائز کردیتی ہے جہاں کوئی لالچ یا کوئی خوف اسے صراط مستقیم سے ہٹا نہیں سکتا۔ عزم کا مطلب ہوتا ہے کہ کسی چیز کا ارادہ کرنا اور استقامت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی چیز ایسی حالت میں بھی کھڑی رہے کہ جب اس کے کھڑے رہنے کی راہ میں رکاوٹیں ہوں اور اس پر ہر طرف سے مصائب کے پہاڑ گرائے جارہے ہوں۔

سید الانبیاء، ہمارے آقا و مولیٰ آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس میں ہر خُلق اور اعلیٰ صفت اپنے کمال کو پہنچ گئی اور آپ ﷺ نے یہ تمام اعلیٰ اقدار اور مکارم اخلاق اپنے صحابہ کے اندر بھی قائم فرمائے، جن میں خلفاء راشدین سر فہرست ہیں۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ فرمایا۔ عَلَیۡکُمۡ بِسُنَّتِیۡ وُسُنَّۃِ الۡخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیۡنَ الۡمَھۡدِیِّیۡنَ۔ خلفاء راشدین، ہر میدان میں ہر دوسرے نبی کے تابعین سے آگے بڑھ گئے اور یہ رسول کریم ﷺ کی قوت قدسیہ کا ایک زبردست اعجاز ہے۔

اگر ہم خلفاء راشدین کی سیرت کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ عزم و استقامت خلفاء راشدین کا ایک نمایاں وصف تھا۔

حضرت ابوبکرؓ کے عزم و استقامت کی پختگی کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ جب رسول کریم ﷺ مرض الموت سے بیمار ہوئے تو آپ نے اپنی وفات سے کچھ دن پہلے ایک لشکر رومی حکومت کے مقابلہ کے لئے تیار فرمایا۔ اور حضرت اسامہ بن زیدؓ کو اس کا سردار مقرر فرمایا۔ ابھی یہ لشکر روانہ نہیں ہوا تھا کہ رسول کریم ﷺ اپنے رفیق اعلیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ اور سوائے مکہ، مدینہ اور طائف کے سارے عرب میں بغاوت کا طوفان امڈ آیا۔ اس وقت بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ نے مل کر مشورہ کیا کہ اس نازک موقع پر اسامہؓ کا لشکر باہر بھیجنا مناسب نہیں کیونکہ ادھر سارا عرب مخالف ہے، اُدھر عیسائیوں کی مضبوط حکومت سے لڑائی شروع کردی گئی تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اسلامی حکومت کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ اور مدینہ میں صرف بچے اور بوڑھے رہ جائیں گے اور مسلمان عورتوں کی حفاظت نہیں ہوسکے گی۔ ان صحابہ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے درخواست کی کہ اے امیر المومنین! ہم آپ سے التجا کرتے ہیں کہ اس وقت اسامہ کے لشکر کو روک لیں۔ اور عرب کے باغیوں کا قلع قمع کرلیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو خطرہ ہے کہ دشمن مدینہ میں گھس کر شعائر اللہ کی بے حرمتی اور مسلمانوں کی عصمتوں اور اموال کو نقصان پہنچائے گا۔

اس وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان صحابہ کی بات سن کر یہ جواب دیا کہ ’’کیا ابو قحافہ کا بیٹا خلافت کے مقام پر فائز ہونے کے بعد پہلا کام یہ کرے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے جو آخری مہم تیار کی تھی اسے روک دے؟ پھر فرمایا: خدا کی قسم! اگر کفار مدینہ کو فتح کرلیں اور مدینہ کی گلیوں میں مسلمان عورتوں کی لاشیں کتے گھسیٹتے پھریں، تب بھی میں اس لشکر کو نہیں روکوں گا جسے محمد رسول اللہ ﷺ نے روانہ کرنے کے لئے تیار فرمایا تھا۔ یہ لشکر جائے گا اور ضرور جائے گا۔

اسی طرح ہمیں اسلام کے دوسرے خلیفہ حضرت عمرؓ کی شخصیت اور کردار میں بھی یہ پہلو نمایاں نظر آتا ہے۔ آپؓ کے دور خلافت میں بے شمار فتوحات ہوئیں۔ اسلامی سلطنت کو وسعت حاصل ہوئی۔ آپؓ نے اندرونی اور بیرونی تمام محاذوں پر امت مسلمہ کی رہنمائی فرمائی۔ اسلامی احکامات کو نافذ فرمایا اور ایک ایسی اسلامی فلاحی ریاست قائم فرمائی جس کی مثال آج تک جدید دنیا کی فلاحی ریاستوں میں دی جاتی ہے۔

حضرت عثمانؓ کا دور خلافت فتنہ پرداز اور مفسدین سے خالی نہیں تھا۔ مفسدین کی حتی الوسع کوشش تھی کہ وہ کسی نہ کسی طرح حضرت عثمانؓ کو خلافت سے دست بردار ہونے پر مجبور کردیں مگر ذو النورین کی عزم و استقامت ملاحظہ فرمائیں کہ آپؓ نے صاف طور پر اس امر سے انکار کردیا اور تاحیات اس بات پر ثابت قدم رہے کہ ’’جو قمیص مجھے خدا تعالیٰ نے پہنائی ہے میں اسے ہرگز نہیں اتاروں گا۔ اور نہ امت محمد ﷺ کو بے یار و مددگار چھوڑ سکتا ہوں کہ جس کا جو چاہے دوسرے پر ظلم کرے۔‘‘

(انوار العلوم جلد 4 صفحہ 279)

آپؓ تمام مفسدین کو سمجھاتے رہے کہ وہ اپنی بد عملیوں سے باز آجائیں، مگر افسوس کہ خلافت اور حکومت کے لالچ نے ان کو اندھا کردیا تھا۔ ان تمام حالات نے حضرت عثمانؓ کے عزم و استقامت میں ذرہ بھر بھی تزلزل نہیں آنے دیا اور آپؓ چٹان کی طرح اپنے موقف پر قائم رہے اور ان سے صرف نظر کرتے رہے مگر یہ ان کی بدبختی اور شقاوت تھی کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ پر قاتلانہ حملہ کر دیا اور آپؓ کو شہید کردیا۔

حضرت عثمانؓ کے بعد اسلام کا عَلَم اس اسد اللہ کے سپرد ہوا جس کے ہاتھ سے خیبر فتح ہوا تھا۔ اللہ کے اس شیر نے نوعمری میں عزم کرتے ہوئے آپ ﷺ کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ ’’گو میں عمر میں سب سے چھوٹا ہوں اور میری آنکھیں بھی دکھتی ہیں، میری ٹانگیں پتلی ہیں مگر اس کے باوجود میں آپ کا معین و مددگار بنوں گا۔‘‘

حضرت علیؓ نے آنحضرت ﷺ کے معین و مددگار کا جو عزم و عہد باندھا تھا اس کو اپنی آخری سانس تک خوب نبھایا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر جہاں آپ کی جدائی کا غم تھا وہاں جماعت کے مستقبل کے بارے میں بھی فکر دامنگیر ہونا ایک فطرتی بات تھی۔ دوسری جانب مخالفین بھی خوشیاں منارہے تھے کہ اب جماعت کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ اس طرح کے حالات میں خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل توکل کرتے ہوئے حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحبؓ نے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق جماعت کی باگ ڈور تھامی اور خدا تعالیٰ کے عطا کردہ عزم و استقامت کی بدولت جماعت کی بنیادوں کو دعاؤں اور تنظیم سازی کے ذریعے مضبوط سے مضبوط تر فرمایا۔

افسوس کہ آپؓ کے دورِ خلافت کے ابتدا میں ہی مفسدین نے مقام خلافت اور خلیفہ وقت کی ذات پر اعتراضات کرنے شروع کردیئے اور خلیفہ وقت کو معزول کرنے کی کوششیں شروع کردیں۔ مگر ان مشکلات کی گھڑی میں بھی آپؓ نے ثابت کر دکھایا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جو عزم آپ نے باندھا تھا کہ جماعت کو آگے لے کر چلیں گے اس کو آخری دم تک پورا کیا۔

آپؓ فرماتے ہیں:

’’خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے۔ مَیں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب میں اس کرتے کو ہرگز نہیں اتار سکتا۔ اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو میں تمہاری بالکل پرواہ نہیں کرتا اور نہ کروں گا۔‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور خلافت کے ابتدائی ایام سے ہی جو لوگ پہلے ڈھکے چھپے الفاظ میں خلافت پر اعتراضات کرتے تھے وہ کھل کر سامنے آگئے۔ انہوں نے اپنی ڈگریوں، اپنی قابلیتوں، اپنے مال و اسباب، اپنے تعلقات اور اپنے وسیع تجربہ کو بنیاد بنا کر کہا کہ ہم جماعت کو سنبھالیں گے اور آگے بڑھائیں گے۔ اور خلیفۃ المسیح الثانی کے بارے میں کہا کہ یہ توکل کا بچہ ہے۔ یہ کیا جماعت کی نگہبانی کرے گا۔ خلافت کے منکرین یہ بھول گئے تھے کہ یہ وہی موعود پسر ہے جس نے نوعمری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نعش مبارک کے سرہانے کھڑا ہو کر، اللہ تعالیٰ سے یہ عہد باندھا تھا کہ اے میرے ربّ! اگر ساری جماعت بھی اِس ابتلا کی وجہ سے کسی فتنہ میں پڑ جائے تب بھی میں اکیلا اس پیغام کو جو تُو نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بھیجا ہے دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا اور اس وقت تک چین نہیں لوں گا جب تک کہ مَیں ساری دنیا تک احمدیت کی آواز نہ پہنچادوں۔

آپؓ نے اپنے بے مثال عزم و استقامت سے اپنے عہد کو پورا کیا جس کی نظیر نہیں ملتی۔ اور آپؓ کے بابرکت باون سالہ دور میں خدا تعالیٰ کی غیر معمولی نصرتوں کے ایسے عجیب در عجیب نشانات ظاہر ہوئے کہ دنیا ورطۂ حیرت میں پڑ گئی اور سخت سے سخت دشمن کو بھی یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہ رہا کہ اس زمانہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ نے غیر معمولی ترقی کی ہے اور یہ کہ امام جماعت احمدیہ بے نظیر صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ خواہ اندرونی فتنے ہوں، بیرونی فتنے ہوں، غیر مبایعین کا فتنہ ہو یا احراری جماعت کا فتنہ ہو۔ ہندوؤں کی سازشیں ہوں یا مولویوں کے جتھے ہوں یا سیاسی چالیں ہوں مگر آپ رضی اللہ عنہ کے پائے استقلال میں ذرا سی جنبش نہ آئی اور یہ الٰہی قافلہ آپ کی سیادت میں خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ اپنی منزل کی جانب بدستور بڑھتا چلا گیا۔

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جماعت احرار نے یہ دعویٰ کیا کہ ’’ہم قادیان کی بستی کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے‘‘۔ انہوں نے سر توڑ کوشش کی کہ قادیان والوں کو ختم کردیا جائے۔ ان کی ان کوششوں کو دیکھتے ہوئے حضورؓ نے اعلان کیا کہ ’’تم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی بات کرتے ہو، میں تمہارے پاؤں تلے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں‘‘ اور تحریک جدید کے اجراء کا اعلان کیا۔ احرار جنہوں نے قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کا دعویٰ کیا تھا، خدا تعالیٰ نے ان کو ان کی تمام کوششوں میں ناکام کردیا اور قادیان سے اٹھنے والی آواز کو ساری دنیا میں پھیلا دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بھی اسی راستہ پر اپنا سفر جاری رکھا۔ آپ کی اہلیہ محترمہ سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ بیان کرتی ہیں۔

’’1974ء کے دور ابتلا میں آپ نے جماعت کی کشتی کو جس خوبصورتی، حوصلے اور حکمت عملی سے ابتلا کے پُرخطر راستہ سے گزارا مستقبل کا مؤرخ ہمیشہ اسے فخر کے ساتھ دہرائے گا۔ اس دوران آپ کا ایک وہ روپ تھا جو افراد جماعت اور اہل دنیا نے دیکھا۔ بشاشت، حوصلہ، قوت برداشت، عزم، استقلال، جرأت بے مثال، توکل علی اللہ اور غیر متزلزل ایمان۔‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے عہد میں جب ایک فرعون نے ہر قسم کی تدابیر کیں کہ کسی طرح میں اس سلسلہ کو نیست و نابود کردوں۔ تو وہ خدا جس نے پہلے بھی موسیٰ کو بچایا تھا آج بھی زندہ تھا اور اپنے بندہ کے حالات سے خوب باخبر تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:

’’یاد رکھو جماعت احمدیہ کا ایک مولیٰ ہے، زمین و آسمان کا خدا ہمارا مولیٰ ہے، لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارا کوئی مولیٰ نہیں، خدا کی قسم جب ہمارا مولیٰ ہماری مدد کو آئے گا تو کوئی تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ خدا کی تقدیر جب تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کرے گی تو تمہارے نام ونشان مٹا دیے جائیں گے۔ ہمیشہ دنیا تمہیں ذلت و رسوائی کے ساتھ یاد کرے گی۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 دسمبر 1984)

آخر جب مخالفت انتہا کو پہنچ گئی اور بدبخت اپنی شرارتوں میں بڑھتا چلا گیا تو خدا کی تقدیر جوش میں آئی اور اس رنگ میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے کہ نہ آسمان نے اسے قبول کیا اور نہ زمین نے۔ اور آج تک اس کا نام ذلّت و رسوائی سے یاد کیا جاتا ہے اور کیا جاتا رہے گا۔

خلفاء مسیح موعودؑ کا عزم و استقامت کا یہ سفر آج بھی اسی شان سے جاری ہے۔ جب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو 26 ستمبر 2015ء کے روز یہ اطلاع ملی کہ بیت الفتوح میں آگ لگ گئی ہے اور یہ تجویز پیش کی گئی کہ اگر راہ ھدیٰ کے براہ راست پروگرام کو نشر کرنے کی بجائے اس مرتبہ گزشتہ پروگرام کو ہی مکرر نشر کردیا جائے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ’’اس طرح کے واقعات سے جماعتوں کے کام نہیں رک جاتے۔‘‘ (الفضل انٹرنیشنل، 13 جنوری 2017)

آج خلافت خامسہ کے مبارک عہد میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح کی اولوالعزم قیادت میں معاندین و مخالفین کی تمام کوششوں کے باوجود احمدیت کا قافلہ شاہراہ غلبہ اسلام پر تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھتا چلا جارہا ہے۔ الحمدللہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ یُوکے کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

’’کسی دنیاوی چیز پر نظر رکھنے کی بجائے اس عہد پر ہمیشہ نظر رکھیں جو آپ نے خدا تعالیٰ سے کیا ہے کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کو دنیا میں ہر جگہ پہنچائیں گے اور اپنی عملی حالتوں سے اپنے تربیت کے کام کو بھی اپنی انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔‘‘ (خطاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 13 دسمبر 2014ء بروز ہفتہ بمقام Haslemere، جامعہ یوکے)

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: مختصر عالمی جماعتی خبریں از صفحہ نمبر 20

رکھی گئیں۔

مکرم یوسف خاں صاحب (مربی سلسلہ Uruguay) بک فیئر کے لئے تشریف لائے اور خاکسار کی بھرپور معاونت فرمائی۔

اسی طرح ارجنٹائن سے تعلق رکھنے والے دونوں نومبایعین Nerio Nasir اور Gonzalo Huertas، خاکسار کی اہلیہ اور طلحہ بن خالد صاحب نے بھی شرکت کی اور بک فیئر کو کامیاب بنانے میں مثبت کردار ادا کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین ہزار سے زائد فلائرز تقسیم کیے گئے، 81 کتب فروخت ہوئیں اور تقریباً 15 کتب تحفہ کے طور پر دی گئیں۔

زائرین نے غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا اور بڑے شوق سے سٹال پر آئے اور جماعت احمدیہ کی پُر امن تعلیمات کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔ سٹال پر آنے والے زائرین کی تعداد تو ہزاروں میں تھی۔ تاہم 450 سے زائد ایسے احباب و خواتین سے روابط قائم ہوئے جو مستقل جماعت سے رابطہ میں رہنا چاہتے ہیں اور مزید معلومات کے خواہاں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ارجنٹائن نیوز ایجنسی ABC Mundial نے جماعت کے سٹال کے بارہ میں ایک documentary نشر کی اور اخبار میں مضمون بھی شائع کیا جس کے ذریعہ سے مزید ہزاروں لوگوں تک تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔

اسی طرح بک فیئر کے دوران ایک صاحب سے نہایت دلچسپ ملاقات ہوئی۔ ان صاحب کا جماعت سے 30 سال قبل India میں تعارف ہوا تھا اور پھر اب کئی سالوں بعد دوبارہ جماعت سے رابطہ ہوا ہے اور جماعت سے اب باقاعدہ رابطہ میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس بک فیئر کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے اور ارجنٹائن میں جماعت کی ترقی کی راہیں آسان فرمائے۔ آمین

☆...☆...☆

جاپان

جماعت احمدیہ جاپان کی آٹھویں بین المذاہب کانفرنس

جاپان کی دو قومی اخبارات اور سوشل میڈیا کے ذریعہ ملک بھر میں اسلام احمدیت کے پُر امن پیغام کی اشاعت

(رپورٹ مرسلہ: انیس احمد ندیم۔ صدر و مبلغ انچارج جاپان)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مؤرخہ 3 مئی 2018ء کو مسجد بیت الاحد کے خوبصورت ہال میں جماعت احمدیہ جاپان کو آٹھویں بین المذاہب امن کانفرنس کے انعقاد کی توفیق ملی۔ جماعت احمدیہ جاپان 2010ء سے ہر سال بین المذاہب امن کانفرنس کے انعقاد کی توفیق پا رہی ہے۔

پہلا سیشن

کانفرنس کے پہلے سیشن میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم عمر احمد ڈار صاحب نے انجام دیئے۔ انہوں نے تلاوت قرآن کریم اور جماعت احمدیہ کے مختصر تعارف کے بعد مذہبی نمائندگان کا تعارف کروایا۔ امسال بین المذاہب کانفرنس میں درج ذیل مذہبی راہنما بطور نمائندہ شریک ہوئے۔

شنتو مت: مکرم Hiroshi Miwa صاحب، سربراہ Hiyoshiyama ٹیمپل۔

بدھ مت: مکرم Yoshida Nikko صاحب، سربراہ Shinshojoji ٹیمپل۔

بدھ مت: مکرم Kato Gaku صاحب، نمائندہ Honganji فرقہ۔

عیسائیت (رومن کیتھولک): مکرم Hideyuki Kohyama صاحب، پروفیسر صوفیہ یونیورسٹی ٹوکیو۔

عیسائیت (پروٹسٹنٹ): مکرم Yoshio Iwamura صاحب سربراہ و پادری Kobe انٹرنیشنل چرچ۔

اسلام: مکرم عطاء المجیب راشد صاحب، امام مسجد فضل لندن۔

بطور میزبان خاکسار نے مذہبی نمائندوں اور مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے کانفرنس کا آغاز کیا۔ پروگرام کے مطابق پہلے سیشن میں تمام مذاہب کے نمائندگان نے اپنی اپنی مذہبی کتاب کی روشنی میں بانیان مذاہب کی سیرت بیان کی۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

نے امن کانفرنس کے لئے مہمان مقرر کے طور پر مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن کی منظوری عطا فرمائی تھی۔ چنانچہ اسلام کی نمائندگی میں آپ نے اسلام اور امن کے موضوع پر قرآن کریم اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں خطاب فرمایا۔

دوسرا سیشن

دوپہر کے کھانے کے بعد کانفرنس کا دوسرا سیشن منعقد کیا گیا۔ اس میں تمام مذاہب کے نمائندگان نے پینل ڈسکشن میں شرکت کی۔ کوآرڈینیٹر کے فرائض ایک بدھ مت بھکشو مکرم Watanabe صاحب نے ادا کئے۔ پہلے سیشن میں مذاہب کی تعلیم بیان کی گئی جب کہ اس سیشن میں اس مذہبی تعلیم کے مطابق مذاہب کے عملی نمونوں کے بارہ میں تبادلہ خیال کیا گیا۔

ہیومینٹی فرسٹ جاپان کی خدمت کا تذکرہ

اس سیشن میں کوآرڈینیٹر اور دیگر مذاہب کے نمائندگان کی طرف سے ہیومینٹی فرسٹ جاپان کی خدمات کا خصوصی تذکرہ کیا گیا۔ جاپان میں آنے والے زلزلوں اور تسونامی کے موقع پر خدمات کا ذکر کرتے ہوئے مکرم Watanabe صاحب نے کہا کہ ”ہم جاپانی ہونے کے باوجود خدمت خلق کے میدان میں ہیومینٹی فرسٹ جاپان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ لوگ ہم سے پہلے میدان عمل میں پہنچے اور بے لوث اور بے غرض طریق پر انسانیت کی خدمت کی توفیق پائی۔

تسوشیما کے شہریوں کی طرف سے جماعت کو خراج تحسین

مقامی شہریوں کی نمائندگی میں اس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مکرمہ Tamiya صاحبہ نے کہا کہ ”مجھے اس مسجد کے آرکیٹیکٹ کے طور پر کام کرنے کا موقع ملا۔ مسجد کے اندر ایک والنٹیئر روم بنانے کا آئیڈیا سن کر تو مجھے حیرت ہوئی۔ زلزلوں کے موقع پر جماعت کی خدمات اور اس شہر میں صفائی مہم جیسے کام قابل قدر ہیں“۔

ایک جاپانی کی طرف سے جماعت کے لئے تحفہ

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے Iroha Printing کے مالک مکرم Hiroshi Ueno صاحب نے کہا کہ ”ہیومینٹی فرسٹ جاپان نے زلزلوں اور تسونامی کے مواقع پر بہت خدمات کی ہیں لیکن یہ لوگ اپنی زبان سے اپنی تعریف نہیں کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے اپنی طرف سے ہیومینٹی فرسٹ کے تعارف اور خدمات پر ایک فولڈر تیار کیا ہے۔ اس کے اخراجات اور content میری طرف سے ہیں۔ اس میں ایک مشہور جاپانی صحافی Nagai صاحب جو برما میں ہلاک کر دیئے گئے تھے کہ الفاظ لئے گئے ہیں کہ جب انہوں نے زلزلہ کے موقع پر جماعت کو خدمت کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا کہ اسلام کا یہ چہرہ میں ساری دنیا کو دکھانا چاہتا ہوں“

مذہب اور انسانیت

مکرم حزقیل احمد صاحب نے کانفرنس کے ماحصل کے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے خطاب سے مذہبی ہم آہنگی کے بارہ میں راہنما اصول پیش فرمائے۔ جن کا اختتام حضورؒ کے اس ارشاد پر ہوتا ہے: ”مشترکہ مفاد کے تمام منصوبوں اور سکیموں میں تعاون کو فروغ دیا جائے اور اس کی زیادہ سے زیادہ حوصلہ افزائی کی جائے مثلاً رفاہ عامہ کے منصوبوں پر عیسائی، مسلمان، ہندو اور یہودی سب مل جل کر کام کر سکتے ہیں“

(اسلام اور عصر حاضر کے مسائل صفحہ 58)

کانفرنس کا اختتامیہ: امن عالم کے قیام کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خصوصی ارشاد

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کے خطاب میں شامل حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس مبارک ارشاد پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔ سٹیج سیکرٹری مکرم عمر احمد ڈار صاحب نے جاپانی زبان میں یہ پیغام پڑھ کر سنایا۔

``If we are to leave behind a legacy of hope for our children,and bequeath a peacful world to our future genereations,we,irrespective of our religion or beliefs,need to urgently change our prioties. Instead of being consumed by materialism and a desire for power,every nation,wether rich or poor,must prioritse the peace and security of the entire world above all else.

Instead of embarking on an arms race leading to death and destruction,we must join the race to save and protect humanity.

Instead of shutting down borders and ports in warring countries,causing for innocent children to be left starving and the sick being deprived of medical treatment,we must open our hearts to one another, we have to knock-down the walls that devide us,rather build bridges of love of humanity which unite us"

(His Holiness,Hazrat Mirza Masroor Ahmad,supreme Head of world wide Ahmadiyya Muslim Community 19th March 2018,London)

میڈیا کوریج

جماعت احمدیہ جاپان کی آٹھویں بین المذاہب کانفرنس کے ذریعہ اسلام احمدیت کا پیغام وسیع طبقہ تک پہنچانے کا موقع ملا۔ دو قومی اخبارات Asahi Shinbun اور Mainichi Shinbun کے نمائندگان نے کانفرنس کی مکمل کوریج کی۔ خاکسار کے انٹرویوز کئے اور دونوں اخبارات نے بڑی شہ سرخی کے ساتھ چار کالمی خبریں شائع کیں۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

آساہی اخبار نے اپنی اشاعت میں لکھا:

جماعت احمدیہ جاپان کی میزبانی میں ”بین المذاہب امن کانفرنس جاپان“ مؤرخہ 3 مئی کو آئی چی صوبہ کے Tsushima شہر میں جماعت احمدیہ کی مرکزی مسجد میں منعقد ہوئی۔ مذہب و قومیت کے امتیاز کو بالائے طاق رکھتے ہوئے باہمی تعلقات کے فروغ کے مقصد کے پیش نظر 2011ء سے اس کانفرنس کا آغاز ہوا اور امسال اس سلسلہ کی آٹھویں کانفرنس منعقد ہوئی۔

بدھ مت، شنتو، عیسائیت اور اسلام کے مذہبی نمائندگان سمیت 60 کے قریب مہمانان نے باہمی تبادلہ خیال کے ماحول میں اس کانفرنس میں شرکت کی۔ شرکت کرنے والے مذہبی نمائندگان میں سے بعض بھارت اور سری لنکا میں تعلیمی میدان میں خدمت کر رہے ہیں۔ بعض مذہبی تنظیمیں شام اور دیگر علاقوں میں مہاجرین کی خدمت کر رہی ہیں۔ انسانیت کی عظمت و احترام مذہب کا بنیادی مقصد ہے۔

سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دینے والے بدھ مت Jodo Shinshu فرقہ کے watanabe صاحب نے کہا کہ ان کا کوبے کے زلزلہ کے موقع پر احمدیوں سے تعارف ہوا اور اب تک تعلقات قائم ہیں۔ مسجد (بیت الاحد جاپان) کے کھلے دروازے بھی (احمدیوں کے) اسی دوستانہ مزاج کے عکاس ہیں۔

مبلغ انچارج جاپان انیس احمد ندیم صاحب کے بقول ”باہم عزت و اکرام کے ماحول میں ایک دوسرے سے تبادلہ خیال آج وقت کی ضرورت ہے۔ ہماری یہ چھوٹی سی کانفرنس (ہم آہنگی کے) اسی مقصد کے حصول کے لئے ہے اور ہم اسے آئندہ بھی جاری رکھنا چاہتے ہیں۔

امن و آشتی کا پرچار کرنے والی اسلامی تنظیم جماعت احمدیہ جاپان نے 1935ء میں اس ملک میں اپنا مرکز قائم کیا۔ جاپان کے شہروں کوبے، نی گاتا، شمال مشرقی جاپان اور کُماموتو میں آنے والے زلزلوں اور قدرتی آفات کے

موقع پر یہ جماعت سب سے پہلے میدان عمل میں پہنچ کر متاثرین کی خدمت کرنے کے حوالے سے معروف ہے۔
(Asahi Newspaper 9 May 2018)

ایک اور قومی اخبار Daily Mainichi نے بین المذاہب کانفرنس کی رپورٹ شائع کرتے ہوئے لکھا:

مذہبی تفریق سے بالا ہم آہنگی کی مجلس
تسوشیما میں ہونے والی اس کانفرنس میں
امام، بھکشو اور پادریوں کا باہم تبادلہ خیال

مذہبی اختلاف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے امن اور ہم آہنگی کا مقصد لئے ''بین المذاہب امن کانفرنس جاپان''، تسوشیما شہر کے Hiruma علاقہ میں واقع ایک مسلمان فرقہ کے مرکز The Japan Mosque میں منعقد ہوئی۔

میزبان جماعت گزشتہ آٹھ سال سے مسلسل ''بین المذاہب امن کانفرنس'' کا انعقاد کرتی آرہی ہے۔ اس دن بھی کانفرنس میں بدھ بھکشو، پادری اور دیگر مذہبی راہنماؤں سمیت پچاس کے قریب مہمان شامل ہوئے۔

انیس احمد ندیم صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ جاپان نے ابتدائی کلمات سے کانفرنس کا آغاز کیا جس کے بعد بدھ مت، مسیحی اور مسلمان نمائندگان نے اپنے اپنے مذاہب کی امن کے بارہ میں تعلیم اور کچھ سرگرمیوں کی تفصیل بیان کی۔ اسی طرح لنچ پہ بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔

کانفرنس میں شامل بدھ مت بھکشو اور Jodoshu فرقہ سے تعلق رکھنے والے Watanabe صاحب نے بیان کیا کہ ''ہمارے صوبہ میں منعقد ہونے والی ایسی کانفرنسوں کی تعداد کم ہے۔ کئی دفعہ اس کانفرنس میں شرکت کر چکا ہوں اور میرا خیال ہے کہ اس میں شامل ہونے والے مذاہب وہی ہیں جو اپنی تعلیم کے مطابق عمل کا نمونہ بھی پیش کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے اس طرح کے اقدامات سے فوری طور پر تو امن اور ہم آہنگی پیدا کرنا ممکن نہیں لیکن باہمی تبادلہ خیال اور عزت و اکرام اس کانفرنس کا حاصل ہے۔

عام شہری کے طور پر شرکت کرنے والی ایک 69 سالہ خاتون Tamiya صاحبہ نے بیان کیا کہ ''آغاز میں تو مجھے مسلمان کا نام سن کر خوف محسوس ہوتا تھا لیکن کئی دفعہ مسجد کی زیارت کے بعد احساس ہوا کہ یہ لوگ تو بہت اچھے شہری ہیں۔ زلزلوں اور قدرتی آفات میں فوری طور پر میدان عمل میں پہنچ کر خدمت خلق کرنے والے ہیں۔ میری رائے میں یہ لوگ دوسروں کا خیال رکھنے والے ہمسائے ہیں۔

ندیم صاحب نے بتایا کہ یہاں مسجد کو تعمیر ہوئے اڑھائی سال سے زائد ہو چکے ہیں، شہر کی صفائی کے پروگرام، کوکنگ اور زبانیں سکھانے جیسے پروگراموں میں عام شہری بھی شامل ہو کر (اسلام کے بارہ میں) اپنی رائے تبدیل کر رہے ہیں۔

(Daily Mainichi 4th May 2018)

☆...☆...☆

نماز میں لذت وحلاوت کے حصول کے لئے دعا

اے خدا میں اندھا و ناکارہ و بد ذوق ہوں
تیری الفت کی حلاوت سے نہیں ہوں آشنا
ہاں مگر سنتا ہوں میں جب بھی اذاں
تو تھکے قدموں سے آتا ہوں ترے دربار میں
بے دلی سے سر جھکاتا ہوں تری سرکار میں

……………………

دل میں رہتا ہے خیالوں کا ہجوم
گھیر لیتی ہے مجھے بادِ سموم
بے حضوری سی ہے کیوں تیرے حضور
کیوں نہیں ملتا مجھے لطف و سرور
عادتاً یہ فرض کرتا ہوں ادا
لذتِ گریہ سے ہوں ناآشنا

……………………

اے خدا میری سعی پر کر نظر
کر ہرا بے رنگ کوشش کا شجر
ہو عطا اس پیڑ کو کوئی ثمر
دل پہ اک شعلہ گرا دے نور کا
دیکھ لوں منظر میں کوہ طُور کا
راکھ ہوں عرشی یہ سفلی لذتیں
قرب کی مجھ کو عطا ہوں برکتیں
واسطہ ہے مصطفیٰؐ کے نام کا
تھام لے اب ہاتھ مجھ ناکام کا

(ارشاد عرشی ملک)

مسجد فضل لندن میں بچوں کی تقاریب آمین

5 مئی بروز ہفتہ اور 6 مئی 2018 بروز اتوار کو بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں دو تقاریب آمین مسجد فضل لندن میں منعقد ہوئیں جن میں بچوں اور بچیوں نے باری باری حضور انور کے قرب میں بیٹھ کر قرآن مجید کی ایک ایک آیت یا اس کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا۔ تقاریب کے آخر میں حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی جس میں بچوں اور بچیوں کے علاوہ سب احباب (اور نصرت ہال میں موجود خواتین) نے بھی شمولیت کی۔ تقریب میں شامل ہونے والے خوش قسمت بچوں اور بچیوں کے اسماء حسب ذیل ہیں۔ (عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد فضل لندن)

… … … … … … … …

5 مئی 2018 بروز ہفتہ

لڑکے

اخدان احمد خان (Mitcham)
ارسلان مبارک (Battersea)
اریب احمد (Tooting)
برہان احمد (Aldershot)
ثاقب احمد ذیشان (Southmead)
ثمر محمد قمر (Stevenage)
ذیشان احمد ناصر (Nottingham)
رانا فیضان احمد (Clapham)
ریان احمد خان (Leicester)
ریحان عثمان (Wallington)
منیف بازل خان (Putney)
زیان عمر احمد (Croydon)
سلمان احمد (Mosque East)
یاسر محمود امینی (Bradford)
حمزہ اقبال (Deer Park)

لڑکیاں

آبگینہ جاوید (London)
امۃ الشافی (Croydon)
ایشال احمد مرزا (Surrey)
ایمان عطاء الحی (London)
جاذبہ احمد (Surbiton)
جاذبہ احمد رانا (Morden)
دانیہ منان (Mosque East)
ساریہ احمد (London)
سبیکہ اکبر (Kingston)
صوفیہ اقبال (Southfield)
عدیلہ احمد (Deer Park)
فرحانہ لطیف (Sutton)
جازمین شیخ (Wandsworth)
مدیحہ امینی (Bradford)
نائمہ عدنان (London)

6 مئی 2018 بروز اتوار

لڑکے

فرحان احمد (Putney)
سالک احمد (Islamabad)
سلمان علی (Croydon)
عبداللہ راجیکی (Putney)
عبداللہ منصور (Morden)
عترت محمود ملک (Aldershot)
عطاء الرافع اوپل (Brentford)
قاصد احمد (Birmingham West)
مرزا اکریم احمد (Putney)
منیف باجوہ (London)
نفیس عدنان (Mosque East)
فتح علی (Thornton Heath)
ہارون شمیم (Horsham)
اعمش خان (Woking)

لڑکیاں

شافعہ عدنان (Mosque East)
عائشہ علی (Thornton Heath)
ایمان ملک (Leicester)
ایمان ملک (Sutton)
زارا باسط بھٹی (Coventry)
صباحت احمد (Peterborough)
طوبیٰ خان (Woking)
عطیۃ الحی (Leeds)
سلمیٰ فاروق (Mosque East)
ایانہ شمیم (Horsham)
قانتہ اسلام ملک (London)
ملیحہ عمران (London)
عابدہ کائنات (Sutton)
زائنہ تنویر (Wandsworth)
ہبۃ الحی عمرانہ (Tooting)

☆...☆...☆

قرآن مجید کی پاک تاثیرات

(سعید فطرت لوگوں کی توحید اور اسلام کی طرف رہنمائی کے دلچسپ و ایمان افروز واقعات)

(عبدالرب انور محمود خان۔ امریکہ)

(چوتھی قسط)

(11)

سورہ المائدہ آیات 82– 84

ایک پادری توفیق ادریس کا قبول اسلام

وَلَوۡ کَانُوۡا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ النَّبِیِّ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡہِ مَا اتَّخَذُوۡھُمۡ اَوۡلِیَآءَ وَلٰکِنَّ کَثِیۡرًا مِّنۡھُمۡ فٰسِقُوۡنَ ○

ترجمہ:۔اور اگر وہ اللہ (پر) اور اس نبی (پر) اور اس پر ایمان رکھتے جو اس کی طرف اتارا گیا تو ان (کافروں) کو دوست نہ بناتے۔لیکن ان میں سے بڑی تعداد فاسقوں کی ہے۔

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَۃً لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الۡیَھُوۡدَ وَالَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡا۔ وَلَتَجِدَنَّ اَقۡرَبَھُمۡ مَّوَدَّۃً لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّا نَصٰرٰی۔ ذٰلِکَ بِاَنَّ مِنۡھُمۡ قِسِّیۡسِیۡنَ وَ رُھۡبَانًا وَّاَنَّھُمۡ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ ○

یقیناً تُو مومنوں سے دشمنی میں سب زیادہ سخت یہود کو پائے گا اور ان کو جنہوں نے شرک کیا۔ اور یقیناً تُو مومنوں سے محبت میں قریب تران لوگوں کو پائے گا جنہوں نے کہا کہ ہم نصرانی ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ ان میں سے کئی عبادت گزار اور رہبانیت اختیار کرنے والے ہیں اور اس وجہ سے کہ وہ استکبار نہیں کرتے۔

وَ اِذَا سَمِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَی الرَّسُوۡلِ تَرٰۤی اَعۡیُنَھُمۡ تَفِیۡضُ مِنَ الدَّمۡعِ مِمَّا عَرَفُوۡا مِنَ الۡحَقِّ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاکۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰھِدِیۡنَ ○

اور جب وہ اسے سنتے ہیں جو اس رسول کی طرف اتارا گیا تو تُو دیکھے گا کہ ان کی آنکھیں آنسو بہانے لگتی ہیں اس کی وجہ سے جو انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے۔ پس ہمیں گواہی دینے والوں میں تحریر کرلے۔

....

ایک انگریز کیتھولک پادری جو ویٹیکن میں کام کرتا تھا سورۃ مائدہ کی آیات 84-82 پڑھ کر اسلام کی طرف مائل ہوا اور لندن کی جامع مسجد میں قبول اسلام کیا۔ امریکہ کے ایک ویڈیو پروگرام ”The Dean Show“ میں اس نے بتایا کہ اپنے کام کے دوران ایک مرتبہ اس نے تعطیل کے لئے ملک مصر جانے کا قصد کیا۔ مصر کے بارے میں اس کا تصور pyramid، اونٹ اور ریت کے سوا کچھ نہیں تھا۔ لیکن جب وہ پہنچا تو وہ ہکّا بکّا رہ گیا اور ایک ہفتہ اس کا قیام مصر کے لئے یادگار بن گیا۔ ایک ہفتے کی رخصت کے بعد دوبارہ کام پر واپس آ گیا۔ مصر کے قیام میں وہ متعجب ہوا کہ مسلمان وہ نہیں جو پریس میں بتایا جاتا ہے۔ یہ ایک گرم جوش اور محبت کرنے والی قوم ہے۔ سادگی انتہا تک ہے۔ اذان کی آواز کے ساتھ ہی مساجد کی طرف رخ کرنا اور باقاعدگی سے فریضہ نماز ادا کرنا اس کے لئے انوکھی چیز تھی۔ وہاں کے طلباء بھی سب بہت مہذب اور علم دوست نظر آئے۔ ان کا روز مرہ کا معمول بہت سادہ تھا۔ برطانیہ واپس آنے کے بعد اس نے دوبارہ درس وتدریس شروع کردی۔ یہاں اس نے یہ نوٹ کیا کہ مسلمان طلباء بہت سنجیدہ اور علم سے محبت رکھنے والے ہیں۔ تدریس کے دوران مذہب کی معلومات پر ایک لازمی کورس برطانیہ میں جاری ہے اور اس کورس کو پڑھانے کے لئے اسے مختلف مذاہب کے بارے میں معلومات جمع کرنی ہوتی تھیں۔ بالخصوص بہت سارے عرب مہاجرین جو کہ مسلمان تھے ان سے گفت وشنید کرنی پڑتی تھی۔ ایک مرتبہ ایک کلاس کے دوران میں قرآن کریم کی سورہ المائدہ آیت 84 پر پہنچا جس میں لکھا تھا:

”اور جب وہ اسے سنتے ہیں جو اس رسول کی طرف اتارا گیا تو ان کی آنکھیں آنسو بہانے لگتی ہیں۔ اس کی وجہ سے جو انہوں نے حق کو پہچان لیا وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے۔ پس ہمیں گواہی دینے والوں میں تحریر کرلے“۔

اس آیت کو پڑھ کر توفیق ادریس نے اپنے اوپر غور کیا تو دیکھا کہ اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امنڈ آیا ہے۔ یہ وہ واقعہ تھا جب قرآن کریم نے اس کے دل میں گھر کرلیا اور وہ اپنی اس کیفیت پر حیران رہ گیا۔

انہی دنوں میں 11 ستمبر کا ہولناک واقعہ منظر عام پر آیا اور لوگ عمومی طور پر مسلمانوں سے ڈرنے لگے۔ برطانیہ میں بھی یہی کیفیت تھی اور اکثر برطانوی شہری اسلام کو دہشت گرد مذہب تصور کرنے لگے۔

اس نے لکھا کہ وہ چونکہ مسلمانوں کو براہ راست جانتا تھا اس لئے وہ حیران تھا کہ کیوں چند سر پھرے غنڈوں کی شرمناک حرکت پر پورے مذہب کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ اور عیسائی دہشت گردوں کی حرکات پر عیسائیت پر کوئی آنچ نہیں آتی۔ اس تذبذب میں وہ لندن کی جامع مسجد چلا گیا اور وہاں نماز باجماعت کو مشاہدہ کیا اور اس کے بعد ایک مشہور زمانہ گلوکار Cat Stevens کے پاس جا کر قبول اسلام کا طریقہ دریافت کیا اور نماز کے اختتام کے بعد اس کے پاس جا کر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کردیا۔ اس کا تفصیلی انٹرویو Dean Show میں ریکارڈ کیا گیا جس کا لنک ذیل میں پیش ہے۔

(http://www.islamicity.org/forum/forum_posts.asp?TID=15118)

....

(12)

سورۃ الانعام آیت 158

ٹونئے ھاگن (ناروے)

Tonje Hagen

اَوۡ تَقُوۡلُوۡا لَوۡ اَنَّاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡنَا الۡکِتٰبُ لَکُنَّاۤ اَھۡدٰی مِنۡھُمۡ فَقَدۡ جَآءَکُمۡ بَیِّنَۃٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَھُدًی وَّرَحۡمَۃٌ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ کَذَّبَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَصَدَفَ عَنۡھَا سَنَجۡزِی الَّذِیۡنَ یَصۡدِفُوۡنَ عَنۡ اٰیٰتِنَا سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ بِمَا کَانُوۡا یَصۡدِفُوۡنَ ○

یا (یوں نہ) کہو کہ اگر ہم پر کتاب اتاری جاتی تو ہم یقیناً ان سے زیادہ ہدایت پاتے۔ سو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس کھلی دلیل اور ہدایت اور رحمت آگئی ہے پس (یاد رکھو کہ) جس نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور ان (پر ایمان لانے) سے رک رہا اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا۔ ہم ضرور انہیں جو ہماری آیتوں (پر ایمان لانے) سے رک رہتے ہیں ان کے رک رہنے کی وجہ سے تکلیف دِہ عذاب کی سزا دیں گے۔

Tonje Hagen ایک نوجوان نارویجین خاتون ہیں جنہوں نے ایک کرسمس والے دن سب دنیا سے علیحدہ ہو کر اپنے پیدا کرنے والے کی طرف گریہ وزاری سے رجوع کیا اور اپنی ہدایت چاہی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو درجہ بدرجہ اپنی طرف راہنمائی کی اور آخر میں قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیات کو پڑھ کر انہوں نے بے اختیار لبیک کہا اور تشہد پڑھ کر اسلام قبول کرلیا۔

Understanding Quran کی ویب سائٹ پر ان کی بیان کردہ قبول اسلام کی داستان درج ہے جو انہوں نے خود رقم کی ہے۔ خاکسار نے اس ویب سائٹ سے رابطہ کیا تو انہوں نے ان کی تین حصص پر مبنی قبول اسلام کی کہانی بھجوادی۔ جس کا لنک اس کہانی کے آخر پر درج ہے۔ اس میں ذکر ہے کہ

”تلاش حق کا میرا سفر بائبل سے شروع ہوا۔ میں نے ہر weekend پر متعدد گھنٹے صرف اپنے آپ کو پہچاننے کی کوشش پر صرف کئے۔ جوں جوں وقت گزرتا جارہا تھا بائبل کے حتمی ہونے پر اعتبار کم سے کم ہوتا چلا گیا اور یہ بھی کہ کیا واقعی یہ خدا کا کلام ہے بھی یا نہیں؟

ایک ماہ کی کوشش کے بعد قرآن کریم کا نارویجن زبان میں ترجمہ دستیاب ہو گیا جو کہ سب سے عمدہ خرید ثابت ہوا۔ میں نے سورۃ بقرۃ کی ابتدائی آیات پڑھیں اور میں سخت حیرت میں پڑگئی۔ جہاں لکھا گیا تھا کہ یہ ایک کتاب ہے جس میں ذرا سا بھی شبہ نہیں۔ یہ ان کے لئے راہنما ہے جو اللہ تعالیٰ سے متعارف ہیں اور غیب پر ایمان لاتے ہیں اور جو ہم نے ان کو دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ جو تم پر نازل کیا گیا اس پر ایمان لاتے ہیں اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ صحیح راستے پر ہیں جو خدا نے ان کو عطا کیا اور وہ یقیناً کامیاب ہیں۔ (2:2-5)

مجھے اس سے قبل بائبل کے ذریعے سے تھوڑا علم تھا مگر قرآن کا اسلوب بالکل واضح اور براہ راست اور اس قدر معلومات سے چند جملوں میں مجھے سمجھایا گیا۔ سبحان اللہ۔

میں نے مارچ کے مہینے میں ایک مختصر کورس Understanding Islam میں داخلہ لیا اور میرا اعتقاد درجہ بدرجہ بڑھتا گیا۔ اسکول اور کورس کے علاوہ میں مستقل قرآن کریم پڑھتی رہی۔

مجھے حضرت یوسف کی کہانی بہت پسند آئی بالخصوص 12:22 میں لکھا ہے کہ جب یوسف بلوغت پر پہنچے تو ہم نے ان کو حکمت اور علم سے نوازا اور اس طرح ہم ان لوگوں پر انعام بھیجتے ہیں جو عمدہ اعمال بجالاتے ہیں۔

میں نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں کیا کہ میں 18 سال کی ہوں اور خدا نے اچانک اس قدر علم و دانائی اسلام کی عطا کی۔ اس سے قبل میں اسلام سے بہت ڈرتی بھی تھی۔ جب شروع شروع میں نیا نیا اسلام تعارف ہوا۔ لیکن اب میرے لئے اسلام سے دور چلے جانا ممکن نہ تھا بالخصوص سورۃ انعام کی آیت 158 جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”یا یوں نہ کہو کہ اگر ہم پر ہر کتاب اتاری جاتی تو ہم یقیناً ان سے زیادہ ہدایت پاتے سو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس کھلی دلیل اور ہدایت اور رحمت آ گئی ہے۔ پس یاد رکھو جس نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور ان پر ایمان لانے سے رکا رہا اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا؟ ہم ضرور انہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لانے سے رکے رہتے ہیں ان کے رکے رہنے کی وجہ سے تکلیف دہ عذاب کی سزا دیں گے۔“ (Quran 6:158)

اس آیت کے بعد ایمان لانا لازمی امر تھا۔ چنانچہ 17 جون 2011ء کو میں نے کلمہ پڑھ کر اسلام لانے کا اعلان کردیا۔ الحمدللہ

میں نے کبھی رخ موڑ کر نہیں دیکھا۔ جتنا زیادہ میں علم حاصل کرتی ہوں اسی قدر زیادہ خوشی مجھے حاصل ہوتی ہے۔ انہوں نے لکھا میں اس بات کی شہادت دیتی ہوں کہ انسانی قلوب بلا شبہ یاد الٰہی میں سکون حاصل کرتے ہیں۔ (Quran :13:28)

(http:understandquran.com/how-i-came-to-islam-part-i-html)

....

(13)

سورۃ یونس آیات 91 تا 93

ڈاکٹر ماریس بقائی

وَ جٰوَزۡنَا بِبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ الۡبَحۡرَ فَاَتۡبَعَھُمۡ فِرۡعَوۡنُ وَ جُنُوۡدُہٗ بَغۡیًا وَّعَدۡوًا۔ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَدۡرَکَہُ الۡغَرَقُ قَالَ اٰمَنۡتُ اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیۡۤ اٰمَنَتۡ بِہٖ بَنُوۡۤا اِسۡرَآءِیۡلَ وَ اَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ○ آٰلۡـٰٔنَ وَقَدۡ عَصَیۡتَ قَبۡلُ وَ کُنۡتَ مِنَ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ○ فَالۡیَوۡمَ نُنَجِّیۡکَ بِبَدَنِکَ لِتَکُوۡنَ لِمَنۡ خَلۡفَکَ اٰیَۃً۔ وَاِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ النَّاسِ عَنۡ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوۡنَ ○

اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے (پار) گزارا تو فرعون اور اس کی فوجوں نے سرکشی اور ظلم (کی راہ) سے ان کا پیچھا کیا۔ حتیٰ کہ جب غرق ہونے کی آفت نے اسے (اور اس کی فوج کو) آ پکڑا تو اس نے کہا کہ مَیں ایمان لاتا ہوں کہ جس (مقتدر ہستی) پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اس کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے اور میں سچی فرمابرداری اختیار کرنے والوں میں سے ہوتا ہوں۔ (ہم نے کہا) کیا (تُو) اب (ایمان لاتا ہے) حالانکہ پہلے تُو نے نافرمانی کی۔ اور تُو مفسدوں میں سے تھا۔ پس ہم تیرے بدن (کے بقا) کے ذریعہ سے تجھے (ایک جزوی) نجات دیتے ہیں تا کہ جو لوگ تیرے پیچھے آنے والے ہیں ان کے لئے تُو ایک نشان ہو اور لوگوں میں سے بہت سے افراد ہمارے نشانوں سے بلا شبہ بے خبر ہیں۔

....

یہ آیات قرآنی انتہائی انوکھا اور دلچسپ واقعہ بیان کرتی ہیں جس میں فرعون مصر حضرت موسیٰ اور ان کی جماعت کا تعاقب کرتا ہے اور خدا تعالیٰ اسے سمندر میں غرق کردیتا ہے۔ اور سارے مخالفینِ موسیٰ غرق ہو جاتے

ہیں مگر فرعون مصر نے موت سے قبل یہ اعلان کیا کہ وہ موسیٰ کے خدا پر ایمان لایا۔ خدائے رحیم و کریم نے اس وقت کے ایمان کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا اور یہ پیشگوئی کی کہ اگر چہ تم نزع کے وقت ایمان لائے لیکن ہم اسے قبول کرتے ہیں اور فرعون کی لاش کو محفوظ رکھیں گے تا کہ آئندہ آنے والوں کے لئے پیغام عبرت ہو اور لوگ خدا تعالیٰ کے عذاب سے متنبہ رہیں۔

یہ واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا ہے لیکن عہدنامہ قدیم بہت پہلے تحریر کیا گیا۔ یہ ایک پیشگوئی اس طور پر قرآن کریم نے بیان کی یعنی کہ فرعون مصر کی لاش محفوظ کی جائے گی۔ صحف سابقہ میں کسی جگہ ایسا تذکرہ نہیں۔ 1898ء میں اس پیشگوئی کا لفظاً لفظاً پورا ہونا قرآن کریم کی صداقت کا ایک جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ اور دنیا کو کوئی فرد اس کا انکار نہیں کرسکتا جو بصیرت کی نظر رکھتا ہو۔

ذیل میں ایک فرانسیسی کے قبول اسلام کا واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے ان آیات پر غور کیا اور برملا قبول اسلام کا اعلان کیا۔ یہ عظیم شخصیت ڈاکٹر ماریس بقائی ہیں جو کہ ایک فرانسیسی ڈاکٹر اور کامیاب سرجن تھے۔ اس واقعہ کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

1981ء میں فرانس کے جو نئے صدر بنے۔ ان سے مصر کے صدر انور سادات نے یہ درخواست کی کہ فرعون مصر کی ممی (mummy) پر تحقیق کی جائے۔ صدر فرانس نے یہ ممی مصر سے منگوائی اور جب وہ فرانس کے ہوائی اڈے پر پہنچی تو خود فرانس کے صدر ہوائی اڈے پر تشریف لے گئے۔ صدر فرانس نے ڈاکٹروں کی ایک تحقیقاتی ٹیم تیار کی اور ماریس بقائی کو اس کا سربراہ مقرر کیا گیا۔ ابھی محققین اس تابوت کو کھول کر مزید عملی کارروائی میں مصروف تھے لیکن ڈاکٹر بقائی اس شش و پنج کا شکار تھے کہ یہ وفات کیسے ہوئی؟

تحقیقی ٹیم نے مشاہدہ اور تجربات کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ لاش پر نمک کا پایا جانا یہ بتلاتا ہے کہ یہ جسم سمندر میں ڈوبنے سے فوت ہوا۔ ڈاکٹر ماریس اس سوال میں گم تھے کہ سمندر سے نکالے جانے کے بعد یہ ممی اب تک محفوظ کیسے رہ سکتی ہے جبکہ دیگر mummies محفوظ نہ رہ سکیں۔ اس ممی کی عمر قریباً تین ہزار سال ہے اور یہ محفوظ ہے۔ ابھی یہ سوال زیر غور تھا کہ کسی نے انہیں بتایا کہ مسلمانوں کی مذہبی کتاب میں اس کا ذکر موجود ہے۔

ڈاکٹر ماریس نے بے چینی سے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی شروع کیں اور بنفس نفیس قرآن کریم کی ان مذکور آیات کا مطالعہ کیا اور اس حیرانگی کا اظہار کیا کہ فرعون مصر کی ممی 1898 میں منظر عام پر آئی۔ اور قرآن کریم نے 1400 سال قبل اس کی حفاظت کا اعلان کر دیا تھا۔ ڈاکٹر ماریس بقائی نے اب عہدنامہ قدیم اور جدید کا مطالعہ شروع کیا۔ Exodus 14:28 میں ان کو یہ عبارت ملی۔

"And the water returned, and covered the chariot and the horse men and all the host of Pharoah that came into the sea after them; they remained not so much as one of them "

(Exodus 14:28)

'But overthrow Pharoah and his host in the red sea : for his mercy endureth for ever " (Psalm 136:15)

ان عبارتوں سے واضح ہے کہ فرعون مصر اپنی جملہ افواج کے ساتھ غرق ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کو نجات دے دی۔ ڈاکٹر ماریس انتہائی حیران تھے کہ بائبل جو قرآن سے بہت قبل آئی اس میں فرعون کی لاش کی حفاظت کا کوئی ذکر نہیں اور قرآن کریم کے انتہائی واضح الفاظ میں فرعون مصر کی لاش کی حفاظت کی پیش گوئی کی جو 1898 میں پوری بھی ہوگئی۔

مندرجہ بالا قرآنی آیات کو پڑھ کر بے اختیار ڈاکٹر ماریس بقائی نے یہ اعلان کیا کہ 'میں قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے کا اقرار کرتا ہوں اور اسلام قبول کرتا ہوں'۔

اس کے بعد انہوں نے ایک کتاب شائع کی جو کئی دہائیوں تک فرانس کی مشہور زمانہ تصنیف رہی اور کئی سرکاری انعامات کی وارث ہوئی۔ اس کتاب کا نام یہ ہے:

" The Bible, Quran and Science "

" The Holy Scripture examined in the light of Modern Knowledege "

بالآخر انہوں نے اپنی تصنیف میں قرآن کریم کی یہ آیت حوالے کے طور پر پیش کی کہ "باطل نہ اس کے آگے جا سکتا ہے نہ اس کے پیچھے۔ بڑی حکمتوں والے اور بڑی تعریف والے خدا کی طرف سے وہ اترا ہے۔"

اس طور پر ڈاکٹر ماریس نے نہ صرف اسلام قبول کیا بلکہ اس آیت کے مطابق قرآن کریم کے من جانب اللہ ہونے کی گواہی بھی دے دی۔

ماخوز: (اکرام اللہ سید کا مضمون) Gateway of Islamic Knowledge

E-mail:

islamicocassions@hotmail.com

("Bible, Quran and Science"
by Dr. Maurice Bucaille)

........................(باقی آئندہ)

بقیہ: الفضل ڈائجسٹ از صفحہ 18

انکا سلطنت مشرقی بحرالکاہل سے پیراگوئے اور دریائے ایمیزون تک پھیل گئی۔ بعدازاں یہ ایکویڈور کے جدید کیوٹو کے علاقہ سے چلّی کے دریا مالے تک وسعت اختیار کرگئی۔ یہ وسیع و عریض سلطنت ایک مذہبی حکومت تھی۔ یہ لوگ فن معماری، انجینئرنگ اور کپڑا سازی میں ماہر تھے اور اپنے شہنشاہ کو خدا کی طرح مقدّس مانتے تھے۔

انکا سلطنت کے پاس سونے و چاندی کے بڑے وسیع ذخائر تھے۔ اس دولت کے لالچ نے یورپی قوموں کو اپنی طرف کھینچا۔ چنانچہ 1527ء میں ہسپانوی مُہم جُو فرانسسکو پیزارو اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ پیرو کے شمالی ساحل پر انکا کے شہر Tumbes پر لنگر انداز ہوا۔ 15 نومبر 1532ء کو پیرو میں واقع انکا کا بادشاہ "آتاہوالپا" اپنے چار ہزار غیر مسلح ساتھیوں کے ساتھ پیزارو سے ملنے آیا۔ ان غیر مسلح امریکن انڈینوں کو اُس مکار یورپی نے پہلے عیسائیت کی دعوت دی۔ جب آتاہوالپا نے عیسائیت کو ردّ کر کے انجیل کو زمین پر پھینکا تو پیزارو کے حکم پر نہتے امریکیوں کو قتل کر کے اُن کے شہنشاہ کو گرفتار کرلیا گیا۔ بعدازاں انکا بادشاہ سے اُس کی رہائی کے بدلے کثیر سونا حاصل کر کے بھی اُسے رہا نہ کیا گیا بلکہ عیسائیت قبول کرنے کے باوجود اُسے قتل کر دیا گیا۔

فرانسسکو پیزارو 180 آدمیوں کے ساتھ دوبارہ پیرو آیا۔ اس دفعہ اُس کے ساتھ ہسپانوی فوجوں کا ایک دستہ بھی تھا۔ اس فوج کی مدد سے پیزارو نے انکا سلطنت پر حملہ کر کے اُن کے شہنشاہ "اٹانالپا" کو قتل کر دیا اور اُس کے سونے کے ذخیرہ پر قبضہ کرلیا۔ 1533ء میں اُس نے پیرو کے بیشتر علاقے بآسانی فتح کر لئے جن میں انکا دارالحکومت Cusco بھی شامل تھا۔ 1535ء میں پیزارو نے دریائے رماک کے کنارے ایک شہر کی بنیاد رکھی جسے "بادشاہوں کا شہر" کا نام دیا گیا۔ یہی شہر بعد میں لیما (Lima) کہلایا جو جنوبی امریکہ میں ہسپانوی حکومت کا مرکز بنا۔

...❁...❁...❁...

بقیہ: نماز جنازہ حاضر و غائب از صفحہ نمبر 2

سے والہانہ اطاعت کا تعلق تھا۔

3۔ مکرم حفیظ احمد صاحب (سڈنی۔ آسٹریلیا)

28 اپریل 2018ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا حضرت چوہدری فتح دین صاحبؓ نے کسوف و خسوف کا نشان دیکھ کر احمدیت قبول کی۔ مرحوم کو فرقان فورس میں خدمت کا موقع ملا اور مجاہد کا خطاب حاصل کیا۔ آپ کو جماعتی کاموں سے بہت لگاؤ تھا۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ بہت نیک، شریف النفس، پرہیزگار اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 4 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

4۔ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں محمد احمد خان صاحب (چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر)

25 مارچ 2018ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ملنسار، ہنس مکھ، غریب پرور، مہمان نواز، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ رمضان المبارک میں دو مرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل کیا کرتی تھیں اور پورے روزے اہتمام کے ساتھ رکھتی تھیں۔ خلافت سے انتہا درجے کا عشق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور سات بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم انس محمود منہاس صاحب (حلقہ مسجد فضل لندن) کی والدہ تھیں۔

5۔ مکرم رفیق احمد شاہد صاحب (جرمنی)

21 اپریل 2018ء کو لمبی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مولوی عبدالحق صاحب مرحوم بدوملہی صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پڑپوتے اور مکرم رشید احمد صاحب مرحوم (رشید بوٹ ہاؤس ربوہ) کے منجھلے بیٹے تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، اچھے اخلاق کے مالک، سادہ مزاج، شریف النفس انسان تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ حلقہ مسجد نور فرینکفرٹ میں صدر جماعت کے علاوہ زعیم انصاراللہ اور سیکرٹری وقف نو کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اپنی بیماری کا تمام عرصہ بڑے صبر سے گزارا۔ خلافت سے والہانہ محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں بوڑھی والدہ اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

6۔ مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب مرحوم

19 اپریل 2018ء کو 54 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، غیرت مند، حق بات پر ڈٹ جانے والی بہت نیک خاتون تھیں۔ خلافت سے سچی محبت کرنے والی تھیں۔ پسماندگان میں آٹھ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم امتیاز احمد صاحب (مربی سلسلہ 194 رب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد) کی والدہ تھیں۔

7۔ مکرم عبدالقادر صاحب (سمن آباد لاہور)

12 جنوری 2018ء کو 66 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نہایت شفیق، خوب سیرت، صحت مند، ایماندار، خوددار اور متوکل علی اللہ انسان تھے۔ ساری زندگی دین اور جماعت کی خدمت میں گزاری۔ سمن آباد میں سیکرٹری جائیداد کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ سیکورٹی ڈیوٹی کے فرائض بھی نہایت ذمہ داری کے ساتھ انجام دیتے رہے۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

8۔ مکرم مقصود احمد بھٹی صاحب (گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

یکم مارچ 2018ء کو 53 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اپنی مقامی جماعت میں نائب صدر اور سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ قبل ازیں لمبا عرصہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق پائی۔ جماعتی خدمت کے جذبہ سے سرشار، بہت ہمدرد، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے مخلص، باوفا اور نیک انسان تھے۔

9۔ مکرمہ زاہدہ تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد لقمان خان صاحب (ماڈل ٹاؤن۔ لاہور)

23 فروری 2018ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، دوسروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والی، اچھے اخلاق کی مالک ایک نیک خاتون تھیں۔ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔ چندہ جات بھی بڑی باقاعدگی سے ادا کیا کرتی تھیں۔

10۔ مکرم عبدالماجد صاحب ابن مکرم محمد حسین صاحب (آسٹریا)

5 مئی 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 38 سال سے آسٹریا میں مقیم تھے۔ آپ کو آسٹریا جماعت کے پہلے صدر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ آپ نے اور آپ کی اہلیہ نے آسٹریا میں آنے والے ابتدائی احمدیوں کی بڑے اخلاص کے ساتھ خدمت کی۔ وہاں مسجد کی تعمیر کے لئے ایک خطیر رقم پیش کرنے کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ براہ کرم ان منتخب مضامین سے استفادہ کی صورت میں ’’الفضل انٹرنیشنل‘‘ کے اس کالم کا حوالہ ضرور دیں۔

حضرت ابودُجانہؓ انصاری

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 8 جون 2012ء میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کے قلم سے انصاری صحابی حضرت ابودُجانہؓ کے حالات وواقعات شائع ہوئے ہیں۔

حضرت ابودُجانہؓ کا نام سماک بن خرشہ تھا۔ بنوخزرج قبیلے سے تعلق تھا اور قبیلہ کے سردار حضرت سعدؓ بن عبادہ کے چچا زاد بھائی تھے۔ والدہ حزمہ بنت ہرملہ تھیں۔ ہجرت سے قبل اسلام قبول کرنے کی سعادت عطا ہوئی۔ نبی کریم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو عتبہ بن غزوان کے ساتھ حضرت ابودُجانہؓ کی مواخات قائم کی۔

حضرت ابودُجانہؓ کو رسول اللہ ﷺ کی معیت میں تمام غزوات میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔ شجاعت اور مردانگی میں آپ کا ایک خاص انداز تھا۔ سرخ رنگ کی پٹی سر پر باندھ لیتے۔ غزوۂ اُحد میں جب کفّار کے حملہ کی تاب نہ لاکر بعض مسلمانوں کو مجبوراً پیچھے ہٹنا پڑا تو آنحضرت ﷺ کے ہمراہ ثابت قدم رہنے والے چند صحابہ میں آپؓ بھی شامل تھے۔ اُس موقع پر آنحضرت ﷺ نے موت پر صحابہ کی بیعت لی۔ ابودُجانہؓ بھی اُن صحابہ میں شامل تھے۔ اُحد میں دوبارہ جب گھمسان کا رَن پڑا تو آنحضرت ﷺ کا خاص دفاع کرتے ہوئے آپؓ شدید زخمی ہوگئے مگر رسول اللہ ﷺ کی حفاظت سے پیچھے نہیں ہٹے۔

اُحد کے معرکہ کا وہ حیرت انگیز واقعہ آپؓ ہی سے متعلق ہے جب آنحضرت ﷺ نے اپنی تلوار لہراتے ہوئے پوچھا تھا کہ کوئی ہے جو آج میری اس تلوار کا حق ادا کرے؟ صحابہؓ کے دلوں میں خواہش تو پیدا ہوئی مگر اس ذمہ داری کے احساس نے بولنے نہ دیا۔ آنحضرت ﷺ نے دوبارہ اپنی بات دہرائی تو اس پر ابودُجانہؓ نے ایک عارفانہ شان کے ساتھ آگے بڑھ کر عرض کیا: ’یارسولؐ اللہ! مَیں یہ عہد کرتا ہوں کہ اس تلوار کا حق ادا کرکے دکھاؤں گا۔‘ آنحضرت ﷺ نے آپ کا عزم وحوصلہ دیکھ کر تلوار آپؓ کے حوالہ کردی۔ پھر ابودجانہؓ نے جرأت کرکے عرض کیا ’یارسولؐ اللہ! اس تلوار کا کیا حق مجھے ادا کرنا ہوگا؟‘ آپؐ نے فرمایا: یہ تلوار کسی مسلمان کا خون نہیں بہائے گی اور کوئی دشمن کافر اس سے بچ کے نہ جائے۔

ابودُجانہؓ نے واقعۃً تلوار کا یہ حق ادا کرکے دکھادیا۔ وادی اُحد گواہ ہے کہ وہ تلوار کفار کی گردنوں اور کھوپڑیوں پر چلی اور خوب چلی۔ ابودُجانہ جب تلوار لہراتے اور ایسے رجزیہ گیت گاتے ہوئے میدانِ اُحد میں نکلے (جس میں تلوار کا حق ادا کرنے کا عہد تھا) اور پھر اکڑتے ہوئے صفوں میں جاکر کھڑے ہوگئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عام حالات میں بڑائی کا ایسا اظہار اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں لیکن آج میدان جنگ میں دشمن کے مقابل پر ابودُجانہ کے اکڑ کر چلنے کی یہ ادا خدا تعالیٰ کو بہت پسند آئی ہے۔ حضرت ابودُجانہؓ نے اس تلوار کا حق ایسے ادا کیا کہ ولیم میور جیسے مستشرق کو بھی لکھنا پڑا کہ ’’جب اپنی خود کے ساتھ سرخ رومال باندھے ابودُجانہؓ ان پر اس تلوار کے ساتھ حملہ کرتا تھا جو اُسے محمدؐ نے دی تھی تو چاروں طرف گویا موت بکھیرتا جاتا تھا۔‘‘

اُحد سے واپسی پر حضرت علیؓ نے جب اپنی تلوار حضرت فاطمہؓ کے حوالے کرکے کہا کہ یہ میری تلوار سنبھالو اور دھوکر اسے رکھ دو کہ یہ تلوار کوئی ملامت والی تلوار نہیں، بلکہ قابلِ ستائش شمشیر ہے جس کے ذریعہ آج مَیں نے بھی حتی المقدور حق شجاعت ادا کرنے کی کوشش کی۔ آنحضرت ﷺ نے یہ بات سن کر تائید کرتے ہوئے فرمایا: ہاں اے علی! واقعۃً تم نے آج جنگ کا حق ادا کردیا اور تمہاری تلوار نے بھی۔ مگر تمہارے ساتھ کچھ اَور لوگوں نے بھی تو یہ حق ادا کیا ان میں حارث بن الصمّہ بھی ہے، ان میں ابودُجانہ بھی شامل ہے۔

حضرت ابودُجانہؓ کی شہادت حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں جنگ یمامہ میں ہوئی۔ اس جنگ میں مسیلمہ کذاب کے ساتھ جب مقابلہ ہوا تو وہ خود ایک باغ میں محصور تھا۔ درمیان میں ایک بہت بڑی دیوار حائل تھی۔ قلعہ کے دروازے بند تھے اور مسلمانوں کو کچھ سمجھ نہیں آتی تھی کہ وہ کس طرح سے اس باغ کے اندر داخل ہوکر قلعہ کو فتح کریں۔ اس موقع پر ابودُجانہؓ کو ایک تدبیر سوجھی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے میری تلوار سمیت اُٹھا کر اس باغ کے اندر پھینک دو۔ مسلمانوں نے ان کی اس خواہش کے مطابق انہیں دیوار کی دوسری طرف پھینک دیا لیکن اس کی وجہ سے اُن کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اس کے باوجود آپ قلعہ کے بڑے دروازہ پر کھڑے ہوکر تلوار سے اُس وقت تک لڑتے رہے جب تک مسلمان اس دروازہ سے باغ کے اندر احاطہ میں داخل نہیں ہوگئے۔ پھر اندر جاکر مسیلمہ کذاب کو ہلاک کرنے والوں میں حضرت ابودجانہؓ بھی شامل تھے۔ آپؓ پھر بڑی جرأت سے لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔ یوں آپؓ نے آنحضرت ﷺ کی عطافرمودہ تلوار کا حق حضورؐ کی وفات کے بعد بھی دکھادیا۔

حضرت ابودجانہؓ نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ ایک دفعہ بیمار ہوئے تو چہرہ چمک رہا تھا۔ کسی نے سبب پوچھا تو کہنے لگے کہ اپنے دو اعمال کی وجہ سے میرا دل خوش ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ ان کو قبول کرلے۔ ایک تو یہ کہ مَیں کبھی کوئی لغو کلام نہیں کرتا، نہ کسی کے بارہ میں کوئی غیبت، نہ کوئی لغو بات، نہ کوئی لایعنی کلمہ اپنی زبان پر لاتا ہوں۔ دوسرے یہ کہ اپنا دل مسلمان بھائیوں کے لئے ہمیشہ صاف رکھتا ہوں اور کبھی کسی مسلمان کے لئے میرے دل میں کوئی کینہ اور بغض پیدا نہیں ہوا۔

حضرت ابودُجانہؓ کی شادی اپنے ننھالی خاندان میں آمنہ بنت عمرو سے ہوئی جن سے ایک بیٹے خالد پیدا ہوئے جن کی اولاد مدینہ اور بغداد میں آباد ہوئی۔

...❁...❁...❁...

حضرت میاں عبدالکریم صاحبؓ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 21 جون 2012ء میں مکرم منور احمد خورشید صاحب نے اپنے دادا حضرت میاں عبدالکریم صاحبؓ کا ذکرخیر کیا ہے۔

حضرت میاں عبدالکریم صاحب کی پیدائش محترم علی احمد صاحب کے ہاں 1880ء کے قریب فتح پور ضلع گجرات میں ہوئی۔ پرائمری تک تعلیم اپنے گاؤں سے ہی حاصل کی اور کچھ عرصہ قریبی گاؤں کے سکول میں معلّم بھی رہے۔ اسی لئے منشی یا میاں صاحب کے طور پر مشہور ہوگئے۔

آپ بچپن سے ہی نہایت نیک طبع اور سعید فطرت کے حامل تھے۔ ایک صاحبِ رؤیا و کشوف ولی اللہ بزرگ حضرت سید محمود احمد شاہ صاحب آپ کے ہمسایہ میں رہتے تھے۔ ایک دن انہوں نے آسمان پر کچھ مخصوص ستاروں کی حرکات وسکنات کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہ نشان ظہور مہدی کی علامات میں سے ہے۔ پھر ایک دن جب وہ کسی کام کی غرض سے قریبی قصبہ جلال پور جٹاں گئے تو دیکھا کہ کچھ لوگ بازار میں ایک آدمی کو بڑی بے رحمی سے زدوکوب کررہے ہیں۔ آپ کے دریافت کرنے پر لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص کہتا پھرتا ہے کہ امام مہدی آگیا ہے۔ آپ نے کہا کہ اس بے چارے کو کیوں مارتے ہو، اگر مارنا ہے تو اُسے جاکر مارو جس نے دعویٰ کیا ہے۔

پھر حضرت شاہ صاحب اُس شخص کو قریبی ہوٹل پر لائے اور لسّی پیش کی۔ پھر پوچھا کہ یہ امام مہدی والا کیا قصہ ہے۔ وہ شخص احمدی تھا۔ اُس نے حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کے بارے میں آپ کو بتایا۔ آپ تو پہلے سے ہی اس نور کی تلاش میں سرگرداں تھے۔ چنانچہ واپس آکر اپنے چند مریدوں کو بغرض تحقیق قادیان بھجوادیا جو فتح پور ضلع گجرات سے پاپیادہ قادیان گئے۔ انہوں نے واپس آکر اپنی سمجھ کے مطابق حالات وواقعات بیان کئے تو کچھ عرصہ بعد شاہ صاحب نے خود قادیان جاکر حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا شرف پایا اور 313 خوش نصیب صحابہ میں شامل ہوگئے۔ قادیان سے واپس آکر آپؓ نے اپنے احمدی ہونے کا اعلان کیا تو مولویوں کی شدید مخالفت سے خائف ہوکر اکثر پیروکاروں نے آپؓ کا ساتھ چھوڑ دیا۔ تاہم جن چند دوستوں نے احمدیت قبول کرلی اُن میں حضرت میاں عبدالکریم صاحبؓ بھی شامل تھے۔

1903ء میں جب حضرت مسیح موعودؑ مقدمہ کرم دین کے سلسلہ میں حضرت میاں عبدالکریم صاحبؓ کے گاؤں سے چالیس میل کے فاصلہ پر واقع شہر جہلم تشریف لائے تو آپؓ نے دستی بیعت کی سعادت حاصل کرلی۔ احمدیت سے برگشتہ کرنے کے لئے آپؓ کو پہلے سمجھایا گیا اور پھر ہرقسم کی سختی روا رکھی گئی تاہم آپؓ ثابت قدم رہے۔ آپؓ اپنی جماعت میں امام الصلوٰۃ رہے اور عرصہ دراز تک سیکرٹری مال کے طور پر بھی خدمت کی سعادت حاصل کی۔

ایک دفعہ آپؓ کی زمینوں پر ایک مخالف نے اپنے جانور چھوڑ دیئے۔ آپؓ کے پوچھنے پر وہ مخالف کہنے لگا کہ مرزائی کافر ہیں اور اُن کی فصلیں تباہ کرنا کارثواب ہے۔ آپؓ نے فرمایا کہ اگر تمہارے دین کی یہی تعلیم ہے تو پھر میں تمہیں اس سے منع نہیں کروں گا۔ یہ کہہ کر آپؓ چلے گئے تو اُس شخص نے نادم ہوکر نہ صرف اپنے مویشی آپؓ کے کھیتوں سے نکال لئے اور آپؓ سے معافی مانگی بلکہ عمربھر آپؓ کا احترام بھی کیا۔ نیز اُس کے سب بچوں نے حضرت میاں صاحبؓ سے ہی دینی تعلیم حاصل کی۔

حضرت میاں صاحبؓ کی پہلی بیٹی چند ماہ کی عمر میں وفات پاگئی تو احمدی احباب نے بچی کو مقامی قبرستان میں دفنادیا لیکن رات کو مخالفین نے قبر اکھاڑ کر نعش کو قبر سے باہر پھینک دیا۔ احباب جماعت اکٹھے ہوئے اور دوبارہ تدفین کردی مگر اس مکروہ فعل کو دہرایا گیا۔ اس پر قریبی پولیس سٹیشن میں رپورٹ درج کرائی گئی۔ وہاں سے ایک سکھ پولیس آفیسر نے موقع پر آکر حالات کا جائزہ لیا اور شرپسندوں کو سخت سزا دینے کا اعلان کیا۔ اس کے بعد احمدیوں نے تیسری بار اس بچی کو سپردخاک کیا۔

حضرت میاں عبدالکریم صاحبؓ نہایت متّقی اور تہجد گزار تھے۔ غیراحمدی بھی آپؓ کا بہت احترام کرتے اور ایمانداری، تقویٰ وطہارت اور راست بازی میں آپؓ کی مثال دیا کرتے تھے۔ آپؓ کے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ جب اپنے جانور باہر لے جاتے تو اُن کے منہ باندھ لیتے تاکہ راہ چلتے وہ کسی کی فصل پر منہ نہ ماریں۔

حضرت سید محمود احمد شاہ صاحبؓ کی زندگی میں اُن کے ہاں روایتی طور پر تعلیم القرآن کا فیض جاری تھا۔ اُن کی وفات کے بعد یہ سلسلہ حضرت میاں صاحبؓ کے ہاں منتقل ہوگیا اور آپؓ کی وفات کے بعد آپؓ کی بہو (راقم الحروف کی والدہ) محترمہ عنایت بیگم صاحبہ کی نگرانی میں یہ سلسلہ جاری رہا۔ قریباً ایک صدی میں ہزاروں بچوں نے بلاتفریق مذہب وعقائد قرآن پاک اور بنیادی دینی تعلیم اسی درسگاہ میں حاصل کی۔

...❁...❁...❁...

اِنکا۔ جنوبی امریکہ کا ایک قدیم قبیلہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 21 جون 2012ء میں جنوبی امریکہ کے قدیم قبیلے اِنکا (Inca) کا تعارف اور طرز بود باش سے متعلق معلومات پیش کی گئی ہیں۔

بحرالکاہل کے کنارے پر آباد یہ جنوبی امریکہ کا ایک قدیم قبیلہ ہے جس کے لوگ 11ویں صدی عیسوی میں جنوب مشرق کی طرف سے پیرو (Peru) میں داخل ہوئے۔ یہ سورج کی پرستش کیا کرتے اور اپنے مُردوں کی لاشوں کو خراب ہونے سے بچانے کے لئے کوئی خاص مصالحہ لگاکر دفن کرتے تھے۔ فن تحریر سے وہ لوگ قطعی ناآشنا تھے لیکن فن تعمیر، برتن سازی اور کپڑے بننے میں اچھی مہارت رکھتے تھے۔ ان کے فن تعمیر کے نمونے آج بھی پیرو میں کھنڈرات کی شکل میں موجود ہیں۔

1200ء میں ان جنگجوؤں نے جنوبی پیرو میں ایک طاقتور بادشاہت کی بنیاد رکھی۔ 1438ء میں اِنکا سلطنت وجود میں آئی۔ ابتدائی دَور میں پیرو، بولیویا اور ایکویڈور اسی سلطنت کے حصے تھے۔ 16ویں صدی کے آغاز پر

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ امریکہ کے ماہنامہ ’’النور‘‘ جولائی 2012ء (رمضان المبارک نمبر) میں مکرم عبدالشکور صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے جس میں سے انتخاب پیش ہے:

ظاہر رضائے یار کے عنواں ہوئے تو ہیں
پورے تمہاری دید کے ارماں ہوئے تو ہیں
ہم نے بھی اپنے صبر کا دامن بہم رکھا
فرقت میں تیری، ہجر کے درماں ہوئے تو ہیں
اِن تیز وتُند موسموں کی دھوپ چھاؤں میں
اِک ’سائبانِ خیر‘ کے ساماں ہوئے تو ہیں
کرتا نہ کیوں مَیں شُکر ترے التفات کا
رستے لِقائے یار کے آساں ہوئے تو ہیں
بُجھنے کو تھی حیات گر ہوتا نہ تیرا ہاتھ
تھے مضمحل چراغ، فروزاں ہوئے تو ہیں
مدّ و جزر خیال کے اور سوچ کے بھنور
آسودۂ سکوں، کسی عنواں ہوئے تو ہیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
June 15, 2018 – June 21, 2018

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday June 15, 2018

00:30	World News
00:50	Dars-e-Ramadhan
01:00	Yassarnal Qur'an
01:20	Masjid Aqsa Rabwah
01:40	Hijrat
02:45	Tilawat
03:40	The Third Ashra Of Ramadhan
03:55	Khazain-ul-Mahdi
04:35	Darsul Qur'an: Surah Aale-Imran, verse 148. Recorded on February 12, 1994.
06:00	Tilawat: Part 30, episode 2.
06:45	Noor-e-Mustafwi
07:05	Dars-e-Ramadhan
07:20	Tehrik-e-Jadid
07:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 8.
08:05	Pakistan National Assembly 1974
09:15	Darsul Qur'an [R]
10:55	In His Own Words
11:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:30	Tilawat: Part 30, episode 3.
14:30	Shotter Shondhane: Recorded on May 26, 2017.
15:35	Zinda Log
15:55	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
16:30	Friday Sermon [R]
17:40	World News
18:00	Live Nashr-e-Ramadhan
18:45	Tilawat
19:40	Noor-e-Mustafwi
19:55	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw) [R]
20:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
21:35	Friday Sermon: Recorded on June 15, 2018
22:40	Pakistan National Assembly 1974 [R]
23:45	Noor-e-Mustafwi [R]

Saturday June 16, 2018

00:00	World News
00:30	Tilawat: Surah Al-Hijr, verses 59-91.
00:55	Yassarnal Qur'an
01:25	Liqa Ma'al Arab
02:25	In His Own Words
03:00	Islamic Jurisprudence
03:50	Friday Sermon
05:00	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
06:00	Tilawat: Surah Al-Hijr, verses 59-91.
06:15	Dars-e-Ramadhan
06:35	Hum Bhi Eid Manaen Ge
07:00	Qadian Main Eid
07:35	Indonesian Service
08:40	Eid Special Kids
09:00	Live Eid Proceedings
09:30	Live Eid-ul-Fitr Sermon
11:00	Live Eid Proceddings
13:10	Tilawat [R]
13:30	Dars-e-Ramadhan [R]
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Islami Mahino Ka Ta'aruf
15:25	Khazain-ul-Mahdi
16:00	Sub Ko Eid Mubarak
16:20	Aao Urdu Seekhein
16:55	Eid Special Kids [R]
17:20	Qadian Main Eid [R]
18:00	Eid Proceedings [R]
18:30	Eid-ul-Fitr Sermon [R]
20:00	Eid Proceedings [R]
22:00	Qadian Main Eid [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:35	Khazain-ul-Mahdi [R]

Sunday June 17, 2018

00:05	Tilawat
00:25	Dars-e-Ramadhan
01:00	Eid Proceedings
01:30	Eid-ul-Fitr Sermon
03:00	Eid Proceedings
05:15	Khazain-ul-Mahdi
05:50	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih IV
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 8.
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on June 9, 2018.
08:35	Roots To Branches
09:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal: Recorded on April 26, 2015.
10:10	Islami Mahino Ka Ta'aruf
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on June 15, 2018.
14:10	Shotter Shondhane: Recorded on May 26, 2017.
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R]
16:20	Tasheez-ul-Azhan
16:40	Spotlight
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat [R]
18:30	Story Time
19:00	Islamic Jurisprudence
19:35	Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]
20:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R]
21:25	In His Own Words
22:00	Tasheez-ul-Azhan [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	Roots To Branches [R]

Monday June 18, 2018

00:05	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal
02:25	In His Own Words
03:00	Spotlight
03:45	Friday Sermon
05:05	Braheen-e-Ahmadiyya
05:35	Roots To Branches
06:00	Tilawat: Surah An-Nahl, verses 15-30.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 33
07:00	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on August 8, 1997.
08:05	Seerat Hazrat Masih Ma'ood (as): A programme about the life and character of the Promised Messiah (as).
08:25	Jalsa Salana Speeches
09:00	Ijtema Khuddamul Ahmadiyya UK: Recorded om September 17, 2017.
09:50	In His Own Words
10:25	Swahili Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on January 5, 2018.
12:00	Tilawat [R]
12:10	Al-Tarteel [R]
12:40	Friday Sermon: Recorded on July 13, 2012.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Ijtema Khuddamul Ahmadiyya UK [R]
15:55	Aao Urdu Seekhain
16:15	Pakistan National Assembly 1974
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Swedish Service - Stoppa Krisen
19:05	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]
19:25	Jalsa Salana Speeches [R]
20:00	Ijtema Khuddamul Ahmadiyya UK [R]
20:55	In His Own Words [R]
21:30	Kasre Saleeb: A discussion series about Christianity and its beliefs.
22:05	Aao Urdu Seekhain [R]
22:30	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:35	Importance Of Higher Education

Tuesday June 19, 2018

00:00	World News
00:25	Tilawat
00:40	Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Ijtema Khuddamul Ahmadiyya UK
02:30	Kasre Saleeb
03:05	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
03:25	The Review Of Religions
04:00	Rencontre Avec Les Francophones
05:05	Aao Urdu Seekhain
05:25	Jalsa Salana Speeches
06:00	Tilawat: Surah An-Nahl, verses 31-45.
06:15	Dars-e-Hadith
06:40	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 9.
07:10	Liqa Ma'al Arab: A regular sitting of Arabic speaking guests with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra). Session no. 100.
08:15	Story Time
08:30	Attractions Of Australia
09:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal: Recorded on April 26, 2015.
10:00	In His Own Words
10:35	Annual Convention News Report
11:05	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:20	Dars-e-Hadith [R]
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on June 15, 2018.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R]
16:05	In His Own Words
16:40	Islamic Jurisprudence
17:10	Attractions Of Australia [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:40	Dars-e-Hadith [R]
19:00	Rah-e-Huda: Recorded on June 9, 2018.
20:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R]
21:30	In His Own Words [R]
22:05	Maidane Amal Ki Kahani
22:55	Liqa Ma'al Arab [R]

Wednesday June 20, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal
02:40	In His Own Words
03:20	Islamic Jurisprudence
04:00	Liqa Ma'al Arab
05:10	Taqareer
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 33.
07:00	Question And Answer Session: Recorded on November 26, 1994.
07:55	Seerat-un-Nabi: A series of programmes in response to the film 'Innocence of Muslims'.
09:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany: Recorded on June 15, 2014.
10:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on June 15, 2018.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany 2014 [R]
16:35	One Minute Challenge
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat: Surah Az-Zukhruf, verses 25-90.
18:35	French Service - L'Islam En Questions
19:20	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany 2014 [R]
21:30	One Minute Challenge [R]
22:30	Question And Answer Session [R]
23:25	Kuch Yaadain Kuch Baatein

Thursday June 21, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany 2014
02:55	Seerat-un-Nabi
04:00	Question And Answer Session
04:50	Kuch Yaadain Kuch Baatein
05:25	One Minute Challenge
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Tarjamatul Qur'an Class: Session no. 136, recorded on June 10, 1996.
08:00	Islamic Jurisprudence
08:35	The True Concept Of Khilafat
09:00	Jamia Convocation Shahid 2016: Recorded on March 4, 2017.
10:30	Hijrat
11:05	Japanese Service
11:20	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on April 20, 2018.
14:05	Islamic Jurisprudence [R]
14:55	In His Own Words
15:30	Persian Service
15:55	Friday Sermon [R]
17:00	Seerat-e-Ahmad
17:25	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Hijrat [R]
19:05	Islam Ahmadiyya In America
19:35	Annual Waqfe Nau Ijtema Pakistan
20:00	Friday Sermon [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:35	Seerat-e-Ahmad [R]
22:00	The True Concept Of Khilafat [R]
22:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:30	Discover Alaska

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 25 | Friday 15 June 2018 | Issue No. 24

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربی سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

... ...

آئیوری کوسٹ

آئیوری کوسٹ کے گاؤں امام ڈگو میں مسجد بیت سبحان کا بابرکت افتتاح

(خلاصہ رپورٹ مرسلہ: مکرم شہزاد احمد ساہی صاحب مبلغ سلسلہ بندوکو، ناسیاں ریجن)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کو 22/اپریل 2018ء کو ناسیاں ریجن کے گاؤں امام ڈگو میں مسجد بیت سبحان کی افتتاحی تقریب منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

IMAM DOUGOU ناسیاں ریجن میں ایک سے بڑا گاؤں ہے چنانچہ یہاں کے امام علاقے کے 44 دیہات کے چیف ہیں۔ اس گاؤں میں احمدیت کا پیغام 2014ء میں پہنچا۔ لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت ایک کچی مسجد تعمیر کی ہوئی تھی جس میں بمشکل 25 لوگ نماز ادا کر سکتے تھے۔ چیف امام صاحب نے مکرم امیر صاحب سے گزارش کی کہ ایک پکی مسجد تعمیر کرنے میں ہماری مدد کریں۔ مکرم امیر صاحب نے اپنے دورہ کے دوران گاؤں کا جائزہ لیا اور یہاں نئی پکی مسجد تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ اینٹیں بنا کر 48 مربع میٹر کی پکی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا جس میں تقریباً 80 لوگ آسانی سے نماز ادا کر سکتے ہیں۔

افتتاحی پروگرام پر گورنر ناسیاں کے نمائندہ کے ساتھ ناسیاں شہر کے میئر کے نائب نے جو کہ ناسیاں ریڈیو کے ڈائریکٹر بھی ہیں شرکت کی۔ مہمانوں میں چیف بریگیڈ ناسیاں اور ناسیاں کالج کے دو پروفیسرز سرفہرست ہیں۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز 11 بجے تلاوت قرآن کریم

گاؤں پاراهاڈی کا ذیلی گاؤں ہے (افریقہ میں چونکہ آبادی زیادہ نہیں ہے اس لئے بڑے گاؤں کے ساتھ کچھ ذیلی گاؤں بھی ہوتے ہیں۔ جہاں گاؤں کے لوگوں کے کھیت ہوتے ہیں۔ کھیتوں کا فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے لوگوں نے وہاں بھی گھر بنائے ہوتے ہیں۔ جب آبادی زیادہ ہو جاتی ہے تو یہی ذیلی گاؤں ایک مکمل گاؤں کی شکل اختیار کر جاتے ہیں۔) امام ڈگو کا فاصلہ آبی جان سے 700 کلومیٹر ہے۔ پارھاڈی، ناسیاں ریجن کا سب

سے ہوا۔ سب سے پہلے علاقہ کی روایات کے مطابق چیف امام کے نمائندہ نے تمام مہمانوں کا اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت احمدیہ نے ایک دور دراز علاقے میں پکی مسجد کی تعمیر کی ہے۔

جماعت کے تعارف کے بعد نائب میئر، مکرم امیر صاحب اور گورنر کے نمائندہ نے تقریر کی۔

نائب میئر نے کہا کہ میں مسلمان نہیں ہوں لیکن احمدیہ لٹریچر سے جو بات مجھے زیادہ سمجھ آئی ہے وہ یہ ہے کہ اسلام امن کا دین ہے اور امن کا درس دیتا ہے۔ لہٰذا آپ اگر احمدیت کی تعلیمات پر مکمل عمل کریں گے تو ہم میں مزید بھائی چارہ پیدا ہوگا۔

مکرم امیر صاحب نے شرائط بیعت کی روشنی میں ایک احمدی کی ذمہ داریوں پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ ایک احمدی کو پانچ نمازوں کے ساتھ ساتھ تہجد کی پابندی کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ نیز ایک احمدی ہونے کے ناطے ہر اُس برائی سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے جو خدا کے راستہ سے

دُور کرنے والی ہو۔ بعد ازاں گورنر کے نمائندہ نے اپنی تقریر میں جماعتی سرگرمیوں کو سراہا اور کہا کہ ہمارے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ جماعت احمدیہ یہاں فلاحی سرگرمیوں میں ہمہ تن مصروف ہے۔ نیز دور دراز کے دیہات میں مساجد کی تعمیر کر رہی ہے۔ جماعت کا یہ پیغام ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' ہی اسلام کا اصل پیغام ہے۔ اور ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے مجھے اس بات کا فخر ہے کہ میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر گورنر کی نمائندگی کر رہا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ احمدیت کی خوبصورت تعلیمات سے بھی روشناس ہوا ہوں۔

بعد ازاں مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ اور چیف امام صاحب نے افتتاحی تختی کی نقاب کشائی کی۔ مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور مہمانوں کو جماعتی لٹریچر بھی پیش کیا۔

اس کے بعد گاؤں والوں کی طرف سے ظہرانہ کا انتظام تھا۔

تقریب میں 20 مختلف جماعتوں سے تقریباً 300 خواتین وحضرات نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ اس مسجد کے مقاصد پورے فرمائے اور اس مسجد میں زیادہ سے زیادہ لوگ آ کر عبادت کے حق ادا کرنے والے ہوں۔ آمین۔

☆...☆...☆

ارجنٹائن (جنوبی امریکہ)

ارجنٹائن کے انٹرنیشنل بُک فیئر میں جماعت احمدیہ کی پہلی مرتبہ شرکت

(رپورٹ مرسلہ: مروان سرور گل۔ مربی سلسلہ ارجنٹائن)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ارجنٹائن کو 26 مارچ تا 15 مئی 2018ء ارجنٹائن کے دارالحکومت Buenos Aires میں منعقدہ انٹرنیشنل بُک فیئر میں پہلی مرتبہ شرکت کرنے کی توفیق ملی۔

اس بُک فیئر کا شمار دنیا کی پانچ اہم ترین بُک فیئرز میں ہوتا ہے اور اس میں ایک ملین سے زائد زائرین شامل ہوتے ہیں نیز یہ ارجنٹائن کا سب سے اہم cultural event خیال کیا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ ارجنٹائن نے 12 مربع میٹر کی جگہ حاصل کی اور اس بُک فیئر کی تیاری کا باقاعدہ آغاز فروری میں کیا گیا۔ اس سلسلہ میں کچھ کتب، بینرز اور فلائرز سپینش زبان میں تیار کی گئیں اور مقامی طور پر پرنٹ کی گئیں۔ نیز

مکرم امیر صاحب نے مزید لٹریچر فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

سپینش لٹریچر کے علاوہ جرمن اور انگریزی زبان میں بھی قرآن شریف اور دیگر جماعتی کتب جماعتی سٹال پر

ارجنٹائن کے دو نو مبایعین Nasir Nerio صاحب اور Gonzalo Huertas صاحب مکرم مروان سرور گل صاحب مربی سلسلہ کے ساتھ

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں